صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

۱۸۴۸ء - ۱۸۵۳ء

محمد عتیق صدیقی

Rs. 24/-
(society)

# صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

(۱۸۴۸ء — ۱۸۵۳ء)

# صوبۂ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

(۱۸۴۸ء — ۱۸۵۳ء)

محمد عتیق صدیقی

انجمن ترقی اردو (ہند)، علی گڑھ

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

LIBRARY
011943
MAIL S.I


| | |
|---|---|
| تعداد | ایک ہزار |
| اشاعت | پہلی بار |
| سال | ۱۹۶۲ء |

(کوہ نور پرنٹنگ پریس دہلی)

ایک ہم قلم اور عزیز دوست

قدسیہ زیدی مرحومہ

کی یاد میں

# پیش لفظ

آج سے تقریباً ایک صدی پہلے، ۱۸۶۸ء میں، گورنمنٹ پریس الہ آباد نے حکومت صوبۂ شمالی و مغربی کے مختلف محکموں کی سالانہ رپورٹوں کے انتخابات چھاپے تھے[1]۔ ان کی اشاعت صرف سرکاری حلقوں ہی تک محدود رہی تھی۔ اس سلسلے کی چوتھی جلد میں "دیسی مطابع" کے زیرِ عنوان ۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۳ء کی وہ رپورٹیں بھی شامل کی گئی تھیں، جن کا اس صوبے کے اخبارات و مطابع سے براہِ راست تعلق تھا۔ اس باب کے آخر میں ۱۸۵۸ء کی رپورٹ بھی شامل کر دی گئی تھی؛ جو مختصر اور اجمالی ہونے کے باوجود بے حد اہم ہے۔

صوبۂ شمالی و مغربی کے دیسی مطابع[2] کی یہ چھ برسوں کی سرگزشت (۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۳ء)، جو ایک سو ساٹھ مطبوعہ صفحات پر پھیلی ہے، اتر پردیش، دلی اور پنجاب کے ان علاقوں کی، جو اس وقت صوبۂ شمالی و مغربی کے حدود میں شامل تھے صحافتی و ادبی تاریخ کے بیش بہا اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان رپورٹوں میں چھیالیس اخبارات اور اڑتیس چھاپے خانوں کی تفصیلات ہم کو ملتی ہیں۔ ان میں سے کسی اخبار یا چھاپے خانے کا نام ہمارے لیے نیا نہیں ہے، لیکن ان کے متعلق جو تفصیلات ان رپورٹوں میں پیش کی گئی تھیں، وہ یقیناً نئی، اہم اور قابلِ قدر ہیں۔

ان رپورٹوں کی شانِ نزول یہ ہے کہ صوبۂ شمالی و مغربی کے لفٹنٹ گورنر کے ملاحظہ کے لیے ہر سال ایک رپورٹ

---

[1] Selections from the Records of the Government of N. W. P., Part IV, pp. 1—160.

[2] کان پور، میرٹھ، آگرہ اور بنارس کے انگریزی مطابع نیز عیسائی مشنریوں کے مرزا پور، آگرہ اور لدھیانہ کے چھاپے خانوں کا ذکر ان رپورٹوں کے حدود سے خارج تھا۔ لکھنؤ میں بھی اس وقت مطبع سلطانی کے علاوہ متعدد چھاپے خانے تھے، لیکن ان کا ذکر بھی قدرتاً ان رپورٹوں کے احاطہ سے باہر تھا۔

مرتب کی جاتی تھی، جو حیرت ناک حد تک تفصیلی اور پُر از معلومات ہوتی تھی۔ زیرِ تبصرہ سال کے صحافتی و ادبی رجحانات کا جائزہ لینے کے بعد ہر مطبع کا نام بہ نام الگ الگ ذکر کیا جاتا تھا۔ اس مطبع سے جو اخبار نکلتا تھا، اس کی پالیسی، زبان کے معیار، عبارت آرائی کے طرز، خبروں کی نوعیت، ان کے پیش کرنے کا انداز، خریداروں کی تفصیل (کتنے ہندو، کتنے مسلمان، اور کتنے یورپین خریدار ہیں، کتنے اخبار تبادلے میں اور کتنے مفت جاتے ہیں) اشاعت کی مجموعی تعداد اور طباعت کے حُسن و قبح کے ساتھ ساتھ بیش تر اخباروں کی آمدنی کے اجمالی اعداد و شمار اور اکثر اخباروں کی آمدنی و خرچ کے تفصیلی گوشوارے بھی پیش کیے جاتے تھے۔ زیرِ تبصرہ مطبع سے جو کتابیں شایع ہوتی تھیں، ان کی مجموعی تعداد یا فہرست مرتب کرنے ہی پر اکتفا نہیں کی جاتی تھی، بلکہ ہر کتاب کی لاگت، تعداد اشاعت، قیمت اور نکاسی کی تفصیلات بھی درج کی جاتی تھیں۔

اس عہد کے صحافتی مزاج اور رائے عامہ کے رجحانات کی جھلکیاں بھی ان رپورٹوں میں کہیں کہیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً یہ شکایت عام طور سے ملتی ہے کہ:

"جو اخبارات مغربی افکار کی تبلیغ کرتے ہیں، ان کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہوتی، جو دیسی عوام کے جذبات و تعصبات کی براہِ راست ترجمانی کرنے والے اخباروں کو نصیب ہوتی ہے۔"

اُس زمانے میں ہماری صحافت جس نازک دور سے گزر رہی تھی اس کا اندازہ اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے کہ:

"تمام مسایل میں عموماً اور سرکاری مفاد کے مسایل میں خصوصاً رائے زنی کرنے میں اخباروں کے اڈیٹر عموماً احتیاط برتتے ہیں۔"

یہی بات آگرے کے ایک فارسی اخبار "زبدۃ الاخبار" کے باب میں زیادہ واضح اور دل چسپ انداز میں بیان کی گئی تھی:

"اڈیٹر کسی معاملے میں عموماً نہ تو اپنی رائے ظاہر کرتا ہے، اور نہ کوئی قابلِ گرفت بات ہی لکھتا ہے۔ وہ بے حد محتاط ہے۔ بے اطمینانی کے اظہار کی اگر کبھی نوبت بھی آتی ہے، تو اپنے خیالات کو رنگین عبارت کا جامہ پہنا دیتا ہے۔"

زبدۃ الاخبار ہی کے باب میں یہ معنی خیز جملہ بھی لکھا گیا تھا کہ اس اخبار کا چوں کہ:

"ہمارے اسکولوں اور کالجوں سے تعلق نہیں ہے، اس لیے دیسی تعلیم یافتہ اصحاب اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔"

بہ الفاظ دیگر اس جملے میں اس بات کا اعتراف کیا گیا تھا کہ جو اخبار و رسایل سرکاری اسکولوں اور کالجوں سے نکلتے تھے ان کو مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔

متعلقہ سرکاری محکمہ دیسی اخباروں کا جتنا غائر مطالعہ کرتا تھا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جتنی گہری نظر رکھتا تھا اس کا ذیل کے بیان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جس کا بریلی کے سرکاری مدرسے کے اخبار "عمدۃ الاخبار" سے تعلق ہے :

"۷ رنومبر ۱۸۴۴ء کے شمارے میں صفحے ۱۸۷ و ۱۸۸ پر جو مضمون شایع ہوا ہے اس میں انگریزوں کو ہندستان بدر کرنے کے خیال کا مضحکہ اڑایا گیا ہے۔ لیکن مضمون نگار نے اپنے نقطۂ نظر کو اس بھونڈے انداز سے پیش کیا ہے کہ اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کی گنجایش رہ جاتی ہے۔ اگر احتیاط برتی جاتی تو اس تذبذب سے یقیناً احتراز کیا جاسکتا تھا"

اور یہ اسی "احتیاط" کا نتیجہ تھا کہ ان رپورٹوں میں جگہ جگہ یہ شکایت ہم کو ملتی ہے کہ :

"یہ تمام اخبارات اگرچہ خوش اسلوبی و خوش اطواری کے حامل ہیں، مگر حکومت کو نہ تو اپنے قوانین وغیرہ کے متعلق دیسی رائے عامہ کے رجحانات ہی کا ان سے کوئی اندازہ ہوسکتا ہے، اور نہ دیسی عوام کے جذبات و احساسات کا، یا ان کی ضروریات ہی کا ان کی وساطت سے گورنمنٹ کو علم ہوسکتا ہے"

با احتیاط اڈیٹروں کے جھرمٹ میں بعض ایسے منہ پھٹ اڈیٹر بھی ملتے ہیں، جو یہ لکھنے سے بھی نہ ڈرتے تھے کہ:

"کسی تازہ ولایت [جج] کے سامنے دلایل پیش کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کسی اندھے کے ہاتھ میں آئینہ دے دیا جائے یا بھینس کے سامنے سونا ڈال دیا جائے"

بعض اخبارات کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ان کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے، اور ان کے متعلق ہماری جو محدود معلومات ہیں، ان میں قابلِ ذکر اضافہ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً مولوی محمد باقر کے دہلی اردو اخبار کے متعلق لکھا گیا ہے کہ :

"یہ ایک دریدہ دہن اخبار ہے جو ذاتیات سے بھرا رہتا ہے۔ ذی اثر مقامی شرفا، جو اس اڈیٹر کے مذہبی خیالات سے اختلاف رکھتے ہیں، وہ ان کی پگڑیاں اچھالا کرتا ہے"

دہلی اردو اخبار کے متعلق ایک نئی اور اچھی بات بھی ہم معلوم ہوتی ہے، جو یہ ہے :

"مطبع کے آمد و خرچ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے مہتمم اخبار نے بتلایا ہے کہ مطبع کے اخراجات وضع کرنے کے بعد جو رقم بچ رہتی ہے وہ غریبوں کی امداد و اعانت پر صرف کی جاتی ہے"

سیدالاخبار کے متعلق ہماری معلومات حد درجہ محدود ہیں۔ افسوس ہے کہ ان رپورٹوں سے بھی ان میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوتا۔ بس صرف اتنی سی نئی بات معلوم ہوتی ہے کہ دہلی اردو اخبار کی۔

"طباعت اتنی اچھی نہیں ہوتی جتنی کہ سیدالاخبار کی ہوتی ہے"

مطابع کے سلسلے میں ہر چھاپے خانے کی مطبوعات کی فہرست ہی مرتب کردینے پر اکتفا نہیں کی جاتی تھی، بلکہ مطبوعات کی نوعیت، قیمت، تعدادِ اشاعت اور کھپت کی تفصیلات کے ساتھ زیر تبصرہ سال کے علمی و ادبی رجحانات

پر روشنی بھی ڈالی جاتی تھی ، مثلاً :

" ۱۸۴۹ء میں ۱۴۱ کتابوں کے ۳۶۴۰۰ نسخے چھاپے گئے ، جن کی مجموعی قیمت ۴۲۵۰۰ روپے ہوئی ۔
... ان میں سے بیش تر پرانی کتابوں کے جدید ایڈیشن ہیں ۔ طبی کتابوں کی اور قرآن کی سب سے زیادہ مانگ معلوم ہوتی ہے ۔ نو تصنیف کتابوں میں کالی رائے ڈپٹی کلکٹر کا فتح گڑھ نامہ ہی ایک اچھی کتاب ہے ، جو مصنّف کی قابلیت و اہلیت پر بھی روشنی ڈالتی ہے ۔"

یا یہ کہ :

" گزشتہ سال (۱۸۵۰ء) کے مقابلے میں اس سال کتابیں کم چھپیں ، اور جو چھپی بھی ہیں ، وہ گھٹیا درجے کی ہیں ۔ جوتش اور نجوم کی بھی متعدد کتابیں نظر آتی ہیں ، جن کی موجودگی افسوس ناک ہے ۔ مذہبی کتابوں کی اشاعت ہی کتابوں کے کاروبار کی جان معلوم ہوتی ہے ۔ اور پھر کریما اور خالق باری جیسی کتابوں کی تو بھرمار ہے ۔"

ان رپورٹوں میں جو معلومات پیش کی جاتی تھیں ، اُن کا فراہم کرنا بھی آسان نہ تھا ۔ یہ کام جس طرح انجام پاتا تھا اس کا اجمالی حال بھی ایک سال کی رپورٹ میں برسبیل تذکرہ ہم کو مل جاتا ہے ، جو خاصا اہم ہے ، کیوں کہ ان رپورٹوں کی قدر و قیمت اور ان کی اہمیت کا اندازہ لگانے میں اس بیان سے ہم کو مدد ملتی ہے ۔ رپورٹ مرتب کرنے میں ہر سال دیر ہو جاتی تھی ، ایک سال غیر معمولی تاخیر ہو گئی ، تو اس کے اسباب بیان کرتے ہوئے سکریٹری گورنمنٹ (مرتب رپورٹ) نے لکھا کہ اس کام میں ہر سال جو تاخیر ہوتی ہے ۔

" اس پر یقیناً قابو حاصل کیا جا سکتا ہے ، اگر اضلاع کے مجسٹریٹوں کی معرفت معلومات حاصل کی جائیں ۔ لیکن لفٹنٹ گورنر نے اسی طریق کار کو اس لحاظ سے ناپسند کیا کہ حاکمانہ دست اندازی معلومات کی صحت پر اثر انداز ہو گی ۔ کیوں کہ دیسی لوگ حد سے زیادہ شکّی ہیں ، ان پر جہاں کسی قسم کا دباؤ ڈالا گیا ، وہ سمجھیں گے کہ حکومت ادب پر بھی ٹیکس لگانا چاہتی ہے ، اور اس کے ساتھ ہی ' اخبارات کے مہتمم ' اپنی رپورٹ مرتب کرنے میں ہر ممکن غلط بیانی سے کام لینے لگیں گے ۔ چناں چہ سرکاری دباؤ ڈالنے کی جگہ منشی سے ان کو نجی طور پر لکھوایا جاتا ہے ۔"

ان ہی رپورٹوں سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ نیم سرکاری مقامی یورپین اصحاب کی وساطت سے بھی نجی طور پر معلومات فراہم کی جاتی تھیں ۔ مثلاً بعض جگہ مسٹر ٹیلر اور ڈاکٹر اشپرانگر کے حوالوں سے دہلی کے بعض اخبارات کے متعلق معلومات درج کی گئی ہیں ۔

اس کتاب کی ترتیب و تدوین سے متعلق ایک بات واضح کرنی ضروری ہے، اور وہ یہ ہے کہ جن ضروریات کے ماتحت یہ رپورٹیں لکھی گئی تھیں، وہ ان ضروریات سے مختلف ہیں جن کے پیش نظر یہ کتاب مرتب کی جا رہی ہے۔ جن متذکرہ بالا انتخابات سے یہ رپورٹیں اخذ کی گئی ہیں، وہ حکومت کی انتظامی ضرورتوں کے پیش نظر مرتب کیے گئے تھے۔ اس کے برعکس اب ان رپورٹوں کی مدد سے صحافتی و ادبی تاریخ کے خلاؤں کو پر کرنا مقصود ہے۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

رپورٹوں میں جس تسلسل کے ساتھ معلومات پیش کی گئی تھیں، اس تسلسل کو اگر برقرار رکھا جاتا تو اس کتاب کے مقاصد بہ درجہ اتم پورے نہ ہوتے۔ جہاں تک اصل رپورٹوں کا تعلق ہے، ہر سال کی رپورٹ میں مطابع، اخبارات و مطبوعات کا قدرتاً یک جائی ذکر کیا جاتا تھا۔ لیکن اس کتاب میں اخبارات اور مطابع و مطبوعات کو دو الگ الگ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر مطبع اور ہر اخبار کے متعلق سال بہ سال جو باتیں لکھی گئی تھیں ان کو بھی الگ الگ کر کے یک جا کر دیا گیا ہے۔ مثال کے لیے زبدۃ الاخبار کو لیجیے جو اس کتاب کا پہلا اخبار ہے۔ ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۳ء تک ہر سال کی رپورٹ میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں زبدۃ الاخبار کے تحت تمام معلومات، بہ ترتیب سن، ایک جگہ مرتب کی گئی ہیں۔ اسی طرح مطابع کے باب میں بھی مطبع زبدۃ الاخبار سے متعلق تمام معلومات یک جا ملیں گی۔

اکثر اخبارات کے متعلق بعض ایسی باتیں بھی ہم کو ملتی ہیں، جو ہر سال کی رپورٹ میں متواتر دہرائی گئی ہیں۔ ان کو ایک مرتبہ درج کرنے کے بعد دوبارہ درج نہیں کیا گیا ہے۔ اس غیر ضروری تکرار کو حذف کر دینے کے علاوہ معلومات میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی گئی ہے۔

مطابع، اخبارات و مطبوعات سے متعلق جو معلومات ان رپورٹوں میں درج کی گئی تھیں، ان کے علاوہ مزید معلومات جو دیگر ذرایع سے فراہم ہو سکی ہیں، ان کو حواشی میں درج کیا گیا ہے۔ ہر سال کی رپورٹ کے ابتدائی حصے میں اخبارات، مطابع اور مطبوعات کا جو اجمالی جائزہ لیا جاتا تھا، ان کو بھی یک جا کر کے اس کتاب کا مقدمہ بنا دیا گیا ہے۔ کتاب کی موجودہ ترتیب موضوع کے تقاضوں اور تدوین کے مطالبات کو زیادہ خوش اسلوبی سے پورا کرتی ہے اسی کے پیش نظر رپورٹوں کے مسلسل ترجمے کی جگہ پر موجودہ ترتیب کو اختیار کیا گیا ہے۔ ان رپورٹوں میں جن اخبارات پر تبصرہ کیا گیا ہے، ان میں بیشتر حوادث زمانہ کی نذر ہو چکے ہیں۔ یہی حال بڑی حد تک مطبوعات کا بھی ہے۔ جو اخبارات مل سکے ہیں، ان کے ایک ایک شمارے "ضمیمے" میں نقل کیے گئے ہیں۔ ان اخبارات نیز اس دور کی بعض مطبوعات کے سرورق کی تصویریں بھی "ضمیمے" ہی میں شامل کر دی گئی ہیں۔

"ہندستانی اخبار نویسی" کی ترتیب و تالیف کے وقت مولف ان رپورٹوں کے وجود سے بے خبر تھا، چنانچہ

ان رپورٹوں کے قابل قدر مواد سے استفادہ نہیں کیا جا سکا تھا۔ اُس کتاب کی اشاعت کے بعد ایک نوجوان "ہم تحقیق" دوست شری سیج دیو، کو یہ رپورٹیں ملیں جو "انیسویں صدی کے نصف اول کی دلی اور اس کے قرب جوار کی سماجی واقتصادی زندگی" پر ڈاکٹریٹ کے لیے تحقیقی کام کر رہے تھے۔ انھوں نے ازراہ علم دوستی، یہ رپورٹیں مجھے دکھلائیں۔ اس عنایت کے لیے میں ان کا ممنون ہوں۔

ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے، جو ان رپورٹوں کے مرتب تھے۔ ان کی فہرست حسب ذیل ہے:

## مُرتّبین رپورٹ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اے، شیکس پی یر | ، اسسٹنٹ سکریٹری | حکومت صوبہ شمالی ومغربی | مرتب رپورٹ | ۱۸۴۸ء |
| آر، تھارن ٹن | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۴۹ء |
| جے، ڈبلو، شے رر (عارضی) | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۵۰ء } |
| | | | | ۱۸۵۱ء } |
| سی، بی، سی، اس تھ | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۵۲ء |
| [1] | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۵۳ء |
| ۔ | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۵۴ء |
| ۔ | ایضاً | ایضاً | ایضاً | ۱۸۵۸ء |

۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء

محمد عتیق صدیقی

[1] مؤخر الذکر تین برسوں کی رپورٹوں کے مرتبین کے نام رپورٹوں میں درج نہیں ہیں۔

# ترتیب



## پہلا حصّہ ــــــــ اخبارات

## دوسرا حصّہ ——— مطبوعات

| | | |
|---|---|---|
| مطبع سدھاکر | بنارس | ۱۷۰ |
| مطبع بنارس اخبار | بنارس | ۱۷۱ |
| مطبع باغ و بہار | بنارس | ۱۷۴ |
| مطبع گل زار ہمیشہ بہار | بنارس | ۱۷۵ |
| مطبع مفاد ہند | بنارس | ۱۷۷ |
| مطبع ری کارڈا | بنارس | ۱۷۸ |
| مطبع کاشی | بنارس | ۱۷۹ |
| مطبع صفدری | بھرت پور | ۱۸۰ |
| مطبع دہلی اردو اخبار | دہلی | ۱۸۱ |
| مطبع جعفریہ | دہلی | ۱۸۴ |
| مطبع فوایدالشائقین | دہلی | ۱۸۵ |
| مطبع العلوم | دہلی | ۱۸۶ |
| مطبع دارالسلام | دہلی | ۱۹۳ |
| مطبع مصطفائی | دہلی | ۱۹۶ |
| مطبع شملہ اخبار | شملہ | ۲۰۰ |
| مطبع مصطفائی | کان پور | ۲۰۱ |
| مطبع محمدی | کان پور | ۲۰۹ |
| مطبع فتح الاخبار | کول | ۲۱۰ |
| مطبع عالی جاہ | گوالیار | ۲۱۱ |
| مطبع کوہ نور | لاہور | ۲۱۲ |
| مطبع دریائے نور | لاہور | ۲۱۷ |
| مطبع لاہور گزٹ | لاہور | ۲۱۸ |
| مطبع نور علیٰ نور | لاہور | ۲۱۹ |
| مطبع جام جمشید | میرٹھ | ۲۲۰ |
| مطبع قادری | میرٹھ | ۲۲۲ |

# ضمیمے

# مقدّمہ

## صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

۱۸۴۸ء —— ۱۸۵۳ء

۱۸۴۸ء

صوبہ شمالی ومغربی میں اس وقت لیتھو کے حسب ذیل سترہ چھاپے خانے ہیں، جن سے دیسی زبانوں کے اخبار و رسائل شایع ہوتے ہیں۔ عیسائی مبلغوں کے جو چھاپے خانے مرزا پور اور دوسرے شہروں میں کام کر رہے ہیں، وہ ان کے علاوہ ہیں۔[۱]

| شمار | مطبع | مقام | مہتمم |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | مطبع العلوم | دہلی | سید اشرف علی |
| ۲ | دارالسلام | دہلی | منشی نورالدین احمد |
| ۳ | جعفریہ | دہلی | امداد حسین |
| ۴ | سلطانی | دہلی | رستم علی خاں |
| ۵ | سیدالاخبار | دہلی | سید عبدالغفور |
| ۶ | دہلی اردو اخبار | دہلی | پنڈت موتی لال |
| ۷ | مرزائی | دہلی | حافظ مرزائی بیگ |
| ۸ | آگرہ کالج | آگرہ | مسٹر فے لن |
| ۹ | زبدۃ الاخبار | آگرہ | منشی واجد علی خاں |
| ۱۰ | اسعدالاخبار | آگرہ | قمرالدین خاں |
| ۱۱ | حسینی | آگرہ | منشی خادم علی خاں |
| ۱۲ | اخباری [اکبری] | آگرہ | بدرالحسن |
| ۱۳ | عمدۃ الاخبار | بریلی | مسٹر ٹری گر |

[۱] مرزا پور کے علاوہ بنارس، الہ آباد، آگرہ اور لدھیانہ میں عیسائی مبلغوں کے چھاپے خانے کام کر رہے تھے۔ مرزا پور کے چھاپے خانے سے خیر خواہ ہند (اردو) اور لدھیانہ سے لدھیانہ اخبار (فارسی) نکلتا تھا۔

| شمار | مطبع | مقام | مہتمم |
|---|---|---|---|
| ۱۴ | جام جمشید | میرٹھ | بابو شب چندر |
| ۱۵ | بنارس اخبار | بنارس | گوبند رگھو ناتھ ٹھانٹھے |
| ۱۶ | سدھاکر | بنارس | پنڈت رت نیش ور |
| ۱۷ | شملہ اخبار | شملہ | شیخ عبداللہ |

مطبع مرزائی (دہلی) اور مطبع حسینی (دہلی) کے علاوہ باقی تمام چھاپے خانوں سے اخبارات شایع ہوتے ہیں، جن میں حسب ذیل تین فارسی کے اخبار ہیں :-

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | سراج الاخبار | دہلی | قلعہ معلیٰ کا اخبار |
| ۲ | صادق الاخبار | دہلی | |
| ۳ | زبدۃ الاخبار | آگرہ | |

حسب ذیل تین ناگری رسم خط کے اخبار ہیں :-

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | بنارس اخبار | بنارس |
| ۲ | سدھاکر اخبار | بنارس |
| ۳ | شملہ اخبار | شملہ |

باقی تمام اخبارات اردو میں چھپتے ہیں۔ مطبع مرزائی اور مطبع حسینی سے صرف مذہبی کتابیں شایع ہوتی ہیں فارسی اخبارات کا جہاں تک تعلق ہے، اگر سراج الاخبار سے قطع نظر کر لیا جائے، جس کے نام سے قلعہ معلیٰ کے باہر بہت کم لوگ واقف ہیں، تو قابل ذکر صرف زبدۃ الاخبار ہی ہے۔

اس صوبے سے دیسی زبانوں میں جتنے اخبارات شایع ہوتے ہیں ان سب کا حال (علاوہ ان اخباروں کے جن کو عیسائی مبلغین نکالتے ہیں اور جو مذہبی مباحث کے لیے وقف ہوتے ہیں) لکھا گیا ہے۔ صرف باغ و بہار اور مفید ہند کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ باغ و بہار کا پہلا شمارہ چند ہی روز ہوئے، ماہ حال [ستمبر ۱۸۴۸ء] میں موصول ہوا ہے۔ مفید ہند جو غالباً مطبع اردو اخبار، دہلی سے شایع ہوا ہے، اب تک اس دفتر تک نہیں پہنچا ہے۔

بنارس کا اخبار [باغ و بہار] اردو میں شایع ہوتا ہے اور اس کو بابو کدار ناتھ گھوش نکالتے ہیں۔ اس کی لیتھو کی طباعت تو صاف ہوتی ہے۔ مگر اتنی مختصر واقفیت پر کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

۳۰ ستمبر ۱۸۴۸ء

اے۔ شیکسپیر
اسسٹنٹ سکریٹری حکومت صوبۂ شمالی و مغربی

۱۸۴۹ء

۱۸۴۸ء میں جو ۱۷ چھاپے خانے تھے، اُن میں سے تین گزشتہ سال [۱۸۴۹ء میں] بند ہوگئے لیکن اسی دوران میں ۹ نئے چھاپے خانے قائم بھی ہوگئے۔

بند ہونے والے چھاپے خانوں کے نام یہ ہیں:-

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | مطبع سید الاخبار | دہلی |
| ۲ | مطبع مرزائی | دہلی |
| ۳ | مطبع حسینی | آگرہ |

نئے حسب ذیل چھاپے خانے قائم ہوئے:-

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | مطبع قادری | آگرہ |
| ۲ | مطبع مصدر النوادر | آگرہ |
| ۳ | مطبع جام جمشید | آگرہ |
| ۴ | مطبع کوہ نور | لاہور |
| ۵ | مطبع باغ و بہار | بنارس |
| ۶ | مطبع گل زار ہمیشہ بہار | بنارس |
| ۷ | مطبع قادری | میرٹھ |
| ۸ | مطبع مالوہ اخبار | اندور |
| ۹ | مطبع مصطفائی | کان پور |

ان [قدیم و جدید] چھاپے خانوں سے ۲۶ اخبار و رسایل شایع ہوتے ہیں، جن میں ۲۴ کو اخبار کہا جاسکتا ہے، اور باقی ۲ کو رسالہ (میگزین) کہنا مناسب ہوگا۔ ان کی تفصیل یہ ہے:-

| | |
|---|---|
| فارسی اخبار | ۳ |
| اردو اخبار | ۱۹ |
| ہندی اخبار | ۳ |
| بنگلہ اخبار | ۱ |
| کل | ۲۶ |

ان میں سے بیش تر ہفتے وار ہیں۔ ان کی مجموعی اشاعت ۱۵۰۰ اور مجموعی سالانہ آمدنی ۱۵۰۰۰ روپے ہوتی ہے۔

ان مطابع سے کتابیں بھی شایع ہوتی ہیں۔ ۱۸۴۹ء میں ۱۰۱ کتابوں کے ۳۶۴۰۰ نسخے چھاپے گئے، جن کی مجموعی قیمت تقریباً ۴۲۵۰۰ روپے ہوئی۔

اندور اور بنارس کے چھاپے خانوں نے مقامی آبادی کے لیے صرف ۴۰ مذہبی کتابیں سنسکرت، ہندی اور مرہٹی زبانوں کی چھاپی ہیں۔ باقی تمام کتابیں [جن کی مجموعی تعداد ۱۰۱ ہوتی ہے] عربی، فارسی اور اردو کی ہیں، لیکن ان میں سے بیشتر پرانی کتابوں کے جدید ایڈیشن ہیں۔ طبی کتابوں کی اور قرآن کی سب سے زیادہ مانگ معلوم ہوتی ہے۔ نئی کتابوں میں کالی راے ڈپٹی کلکٹر کا فتح گڑھ نامہ ہی ایک ایسی کتاب ہے، جو مصنف کی لیاقت اور تحقیق کی اہلیت پر روشنی ڈالتی ہے، اور ایک قابل تعریف کارنامہ ہے۔

## موضوع کے لحاظ سے مطبوعات کا نقشہ

| موضوع | کتابوں کی تعداد | مجموعی اشاعت | مجموعی قیمت |
|---|---|---|---|
| طب | ۸ | ۲۲۹۷ | ۷۰۵۸ |
| مذہب | ۱۶ | ۵۳۰۱ | ۸۳۶۱ |
| تاریخ، سائنس وزراعت | ۱۶ | ۴۳۱۰ | ۱۰۱۸۶ |
| شعر و ادب | ۲۷ | ۵۰۴۵ | ۵۵۳۰ |
| قوانین فوج داری و مال | ۸ | ۲۷۰۰ | ۵۳۰۰ |
| درسی | ۲۶ | ۶۳۰۸ | ۲۶۸۱ |
| | ۱۰۱ | ۲۵۹۶۱ | ۳۹۱۱۶ |

ان چھاپے خانوں سے شایع ہونے والے بیشتر اخباروں میں عام خبروں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ جو اخبارات مغربی افکار کی تبلیغ کرتے ہیں، ان کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہوتی، جو دیسی عوام کے جذبات و تعصبات کی براہ راست ترجمانی کرنے والے اخباروں کو نصیب ہوتی ہے۔

ان اخباروں کی خبریں عموماً اچھی ہوتی ہیں، اور بیشتر انگریزی اخباروں سے اخذ کی جاتی ہیں۔ مضامین یا مراسلات میں کبھی کبھی اگر غلطیاں یا غلط بیانیاں ہوتی ہیں، تو ان کی گرفت مشکل نہیں ہوتی۔ تمام مسائل میں عموماً اور سرکاری مفاد کے مسائل میں خصوصاً راے زنی کرنے میں اخباروں کے اڈیٹر بالعموم احتیاط برتتے ہیں۔ [پنجاب کی] گزشتہ لڑائیوں کے دنوں میں یہ بات زیادہ واضح طور پر سامنے آئی۔ چناں چہ اپنے انگریزی معاصرین کے برعکس، جن کی اکثر بحثیں

قابل اعتراض ہوتی تھیں، دیسی اخباروں میں ایک جملہ بھی ایسا نہیں لکھا گیا، جو قابل گرفت ہوتا۔

اخبارات اور مطبوعات کی تعداد میں روز افزوں اضافے سے یہ گمان ہوتا ہے کہ اس نوع کے مال کی مانگ بڑھ رہی ہے، تاہم ان کی محدود اشاعت اور اڈیٹروں کے خیالات کی عدم وسعت اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ اُن کا اثر و رسوخ برائے نام ہی ہے۔ اور یہ لوگ اپنے پڑھنے والوں کو سرکاری احکام کے ترجموں اور مقامی خبروں میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں۔

۱۸۴۹ء میں صوبۂ شمالی و مغربی میں جو چھاپے خانے کام کر رہے تھے، ان کی فہرست کا نیز ان کی آمدنی کا ذیل کے نقشے سے اندازہ ہو گا۔ جہاں تک اخباروں کی آمدنی کا تعلق ہے، بیشتر حالتوں میں وہ کم بتلائی گئی ہے کیوں کہ اس آمدنی میں وہ رقمیں شامل نہیں ہیں، جو مقامی رجواڑوں سے ان کو اس لیے ملتی ہیں کہ ان کو اخبار کی ہمدردی و ہم نوائی حاصل رہے اور ان کے صفحات میں کوئی ایسی بات نہ لکھی جائے جس سے ان کی بدنامی کا احتمال ہو۔

صوبہ شمالی و مغربی کے صرف تین جدید چھاپے خانوں کا حال اس رپورٹ میں درج نہیں کیا گیا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں:-

| | |
|---|---|
| مطبع کوہ نور | لاہور |
| مطبع جام جمشید | آگرہ |
| مطبع مصطفائی | کان پور |

گزشتہ چند ہفتوں کے اندر ہی ان کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس وقت ان کے متعلق رائے ظاہر کرنا قبل از وقت ہو گا۔

اے، تھارن ٹن

اسسٹنٹ سکریٹری حکومت شمالی و مغربی ؁

۱۸۵۰ء

گزشتہ سال ایک اور چھاپے خانے کا اضافہ ہوا ہے۔ چناں چہ ۱۸۵۰ء کے اواخر میں ان کی تعداد ۲۳ سے بڑھ کر ۲۴ ہو گئی، لیکن اخبارات کی تعداد ۲۶ ہی رہی:-

---

؁ ہر سال کی رپورٹ کے ساتھ اخبارات و مطبوعات کا ایک طویل اور تفصیلی گوشوارہ بھی منسلک ہوتا تھا۔ یہ اشارہ اسی گوشوارے کی طرف ہے۔ یہ تمام گوشوارے مقدمے کے اخیر میں یک جا نقل کیے گئے ہیں۔

؁ اس رپورٹ پر مرتب ہونے کی تاریخ درج نہیں ہے، گمان غالب ہے کہ ۱۸۴۹ء کے اواخر میں مرتب کی گئی ہو گی۔

| | |
|---|---|
| فارسی کے اخبار | ۲ |
| اردو کے اخبار | ۲۰ |
| ہندی کے اخبار | ۳ |
| بنگلہ کا اخبار | ۱ |
| کل | ۲۶ |

ان تمام اخبارات کا رویہ بھی گزشتہ سال سے کچھ مختلف نہیں رہا۔ ان کی خبریں متفرق اور غیر سنجیدہ قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض بلند حوصلہ اخبارات مقامی انگریزی اخباروں کے اقتباسات بھی شایع کرتے ہیں، اور باقی اخبارات چھوٹی چھوٹی بازاری گپیں چھاپ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ کچھ اخباروں کے اڈیٹر خبریں شایع کرنے کے علاوہ مذہبی مسایل پر بھی خامہ فرسائی کرتے ہیں، اور مذہبی کتابوں کے اقتباسات شایع کرتے ہیں۔ بعض روشن خیال اخبارات میں [انگلستان کے] پے نی (Peny) اور سیٹرڈے میگزین (Saturday Magazine) کی طرح سوانح اور سائنس وغیرہ کے ملے جلے معلوماتی مضامین بھی ہوتے ہیں۔ یہ تمام اخبارات بالعموم معقول اور باعزت آدمیوں کے زیر اہتمام شایع ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں صرف ایک اخبار بنارس اخبار کا چلن، بلکہ اس کی بدچلنی قابل ذکر ہے۔ اس کا اڈیٹر گوبند رگھوناتھ ہے اس اخبار میں اکثر ذاتیات کے علاوہ گالی گلوج بھی ہوتی ہے اور اڈیٹر اپنی خاموشی کو فروخت کرنے کی ناپاک تجارت کو فروغ دینے میں لگا رہتا ہے۔

اس اخبار کی اشاعت صرف ۲۶ ہے، اس لیے اس کا حلقۂ اثر بھی قدرتاً محدود ہو گا۔ اس بے راہ روی کے ساتھ ساتھ اڈیٹر میں قابلیت کا کوئی شائبہ بھی نظر نہیں آتا۔ اس اخبار کا ایک اقتباس جو اس وقت میرے سامنے میز پر پڑا ہے، مسٹر ٹوکر (Tucker) کے متعلق ہے، جو بنارس میں تعینات تھے۔ ایک مقدمہ جو ان کی عدالت میں پیش تھا، اس کے متعلق اس اڈیٹر کا خیال ہے کہ وہ اُس کی نوعیت کو سمجھ ہی نہ سکے۔ اُس نے لکھا ہے کہ:

"کسی تازہ ولایت [جج] کے سامنے دلایل پیش کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کسی اندھے کے ہاتھ میں آئنہ دے دیا جائے یا بھینس کے آگے سونا ڈال دیا جائے۔"

یہ نمونہ ہے اس اڈیٹر کے بھونڈے مگر بے ضرر طنز کا۔ "عزت" کے معاملے میں دیسیوں کی بڑھی ہوئی حس کے پیش نظر، یہ امر حیرت ناک ہے کہ دوسرے بے اصول لوگوں نے بھی اُن کی اس حس سے ناجایز فائدہ اٹھانے کی اب تک کوشش نہیں کی ہے۔ اگر اس بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ چھاپے خانوں نے ابھی کچھ ہی عرصے سے کام شروع کیا ہے اور اس مختصر مدت میں اتنے اخبارات نکلنے لگے ہیں، تو یہ امر یقیناً بے حد قابل تعریف ہے کہ اتنے اخباروں میں صرف یہی ایک ایسا اخبار ہے، جس نے اخباروں کی اس آزادی سے ناجایز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے، جو تمام اخبارات

کو حاصل ہے۔

یہ سب اخبارات اگرچہ خوش اسلوبی و خوش اطواری کے حامل ہیں، مگر حکومت کو نہ تو اپنے قوانین وغیرہ کے متعلق دیسی رائے عامہ کے رجحانات ہی کا ان سے کوئی اندازہ ہو سکتا ہے، اور نہ دیسی عوام کے جذبات و احساسات کا، یا ان کی ضروریات ہی کا ان کی وساطت سے گورنمنٹ کو علم ہو سکتا ہے۔ ان کاموں کے لیے یہ اخبار بالکل بے مصرف ہیں۔ مناسب تو یہ تھا کہ صورتِ حال اس سے مختلف ہوتی۔ کیوں کہ اخبارات، ایک دوسرے کی اس واقفیت کو دور کرنے کا اچھا ذریعہ ہو سکتے ہیں، جو حاکم و محکوم کے عادات و اطوار میں عدم واقفیت سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز دیسیوں کے غیر معمولی لحاظ اور ان کی خود غرضانہ دہشت نے ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کرنے کی راہ میں جو دشواریاں حایل کر دی ہیں، ان کا بھی اخبارات کے وسیلے سے ازالہ ہو سکتا تھا۔

گزشتہ سال کے مقابلے میں کتابیں اس سال کم چھپیں، (۱۸۴۹ء میں مطبوعہ کتابوں کی تعداد ۱۴۱ تھی، جو ۱۸۵۰ء ۱۳۶ رہ گئی)، اور جو چھپیں بھی، وہ گھٹیا درجے کی ہیں۔ جوتش اور نجوم کی بھی متعدد کتابیں نظر آتی ہیں، جن کی موجودگی افسوس ناک ہے۔ مذہبی کتابوں کی اشاعت ہی، کتابوں کے کاروبار کی جان معلوم ہوتی ہے اور پھر کریما و خالق باری جیسی کتابوں کی تو بھرمار ہے۔

اس سال جو قابل قدر کتابیں شایع ہوئی ہیں، ان میں مرأۃ دولت عباسیہ، ہدایت نامہ پیمائش، مجمع الفوائد اور تاریخ پنجاب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ پہلی دونوں کتابیں مطبع دہلی اردو اخبار نے اور آخری دونوں کتابیں مطبع عمدۃ الاخبار [بریلی] نے شایع کی ہیں۔ بریلی کے لچھمن پرشاد کی ایک چھوٹی سی کتاب جواہر معنیٰ بھی قابل ذکر ہے جس میں رسوم کو اخلاق کی کسوٹی پر کسنے کی کوشش کی گئی ہے ـــــ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر گالی گلنے کی رسم۔ یہ کتاب جو صفات الٰہی کے ذکر سے شروع ہو کر کلورافارم کے بیان پر ختم ہوتی ہے، دل چسپ حد تک جامع اور پادری برکلے (Berkelay) کے "ٹار واٹر" ـــ کا دوسرا رُخ ہے۔ جدّت ہر حال میں تازگی بخش ہوتی ہے، خصوصاً اس وقت جب کہ حالات اس کے برعکس ہوں۔

۱۸۵۰ء کے اخبارات، مطابع اور اس سال کی مطبوعات کا تفصیلی حال اس نقشے سے معلوم ہوگا [جو مقدمے کے آخر میں درج کیا جا رہا ہے]

جے، ڈبلو، شے رر
عارضی سکریٹری حکومت صوبہ شمالی و مغربی

۱۸۵۱ء

گزشتہ سال حد درجہ ہمت شکن رہا ہے۔ اخباروں کے معیار، ان کے دائرہ اثر، نیز مطبوعات کے مواد میں کسی قسم

کی ترقی نظر نہیں آتی۔ اس سال ہماری فہرست میں ۳۲ چھاپے خانوں کے اور ۳۰ اخباروں کے نام نظر آئیں گے۔ ان میں دو چھاپے خانے لاہور میں اور ایک لدھیانہ میں ہے۔

۱۸۵۰ء میں ۲۴ چھاپے خانے تھے۔ ۱۸۵۱ء میں ان کی تعداد میں ۶ کا اضافہ ہوا، اور ایک بند ہوگیا۔ ۶ نئے اخباروں کا اجرا بھی ہوا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:۔

چھاپے خانے اور اخبارات جو ۱۸۵۱ء میں جاری ہوئے

| مقام | مطبع | اخبار |
|---|---|---|
| دہلی | دقیق الاخبار | دقیق الاخبار |
| میرٹھ | جام جہاں نما | جام جہاں نما |
| بنارس | ری کارڈ پریس | بنارس ہرکارہ |
| بنارس | کاشی | کاشی یاترا پترکا |
| لدھیانہ | نور اعلیٰ نور | نور اعلیٰ نور |
| بھرت پور | صفدری | مظہر السرور |

اخبارات اور چھاپے خانے جو بند ہو گئے

| مقام | مطبع | اخبار |
|---|---|---|
| میرٹھ | جام جمشید | جام جمشید |
| بنارس | . | چند روزے |
| دہلی | . | محب ہند |

بھرت پور میں جو نیا مطبع صفدری قائم ہوا ہے، اس کو راجا بھرت پور کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس سال اخبارات اور چھاپے خانوں کی تعداد میں اگرچہ اضافہ ہوا ہے، لیکن اسی مناسبت سے ان کی اشاعت میں اضافہ نہیں ہوا۔ ۱۸۵۰ء میں ان کی مجموعی اشاعت ۱۵۱۳ تھی، جو ۱۸۵۱ء میں ۱۵۳۹ ہوگئی۔ مطبوعات کی تعداد ۱۸۵۰ء میں ۱۳۶ تھی، جو ۱۸۵۱ء میں گر کر ۱۲۶ ہوگئی۔ یہ کمی کچھ ایسی قابل لحاظ نہیں ہے، کیوں کہ اس سال سرکاری فارم وغیرہ بھی نسبتاً کم چھپے۔

افسوس ہے کہ کتابوں کے معیار کے متعلق کوئی اچھی رائے نہ دی جاسکے گی۔ مطبوعہ کتابوں کی فہرست میں معقول کتابوں کے نام تلاش کرنے سے آنکھیں قاصر رہتی ہیں۔ جوتش، معجزات اور عشقیہ مثنویوں کے انبار در انبار کے مقابلے میں طب، حساب اور قواعد وغیرہ کی اکا دکا کتابیں نظر آتی ہیں۔

اخبارات کی روش میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جو گنے چُنے اخبارات، پے نی (Peny) میگزین کے طرز کے مفید مضامین شایع کرتے ہیں، ان میں شملہ اخبار خصوصیت سے قابل ہے۔ باقی تمام اخبارات عموماً اور مسلمان اخبارات خصوصاً، صرف خبریں اور مذہبی کتابوں کے اقتباسات اور اسی نوع کی دوسری چیزیں شایع کرنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ یہ اخبارات دیسی رائے عامہ کی قطعاً نمائندگی نہیں کرتے۔ اس کی موٹی سی مثال یہ ہے کہ گزشتہ سال موسم گرما میں جب شاہراہوں پر ٹول ٹیکس لگانے کا قانون شایع کیا گیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ دیسی عوام میں اس کی وجہ سے خاصا ہیجان ہے۔ جس کی بڑی وجہ غالباً یہ غلط فہمی تھی کہ لوگوں نے عموماً یہ سمجھا تھا کہ ایکٹ میں ٹیکس کی جو زیادہ سے زیادہ رقم درج کی گئی ہے، وہی عام طور پر نافذ کی جائے گی۔ اس موقع پر میں نے دیسی اخبارات پر خاص طور سے نظر رکھی۔ اور مولوی اسمٰعیل کو ہدایت کی کہ اُن تمام خبروں کی وہ باضابطہ فہرست مرتب کریں، جن میں ٹول ٹیکس کا ذکر ہو، تاکہ میں خود دیکھوں کہ ان میں کیا لکھا گیا ہے۔ لیکن ان کو پڑھنے کے بعد مجھے کسی قسم کے ہیجان کا سراغ نہ مل سکا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو میری اطلاعیں بے بنیاد تھیں، یا پھر ان اخبارات کو عوام کے جذبات و احساسات کا آئینہ دار سمجھ کر ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ موخرالذکر خیال زیادہ قرین صحت ہے۔

اس سلسلے میں ایک اسکیم جو بڑی حد تک عملی ہے، پیش کرنے کی میں جرأت کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دیسی اخبارات کی رہنمائی کے لیے ہم لوگ اپنے زیر اہتمام ایک دیسی اخبار جاری کریں، جس میں دیسیوں کے مفاد کی باتوں پر مناسب اور جایز تبصرہ کیا جائے۔ ممکن ہے کہ اس کی دیکھا دیکھی دیسی اخبارات بھی کچھ لکھنا شروع کریں۔ اس طرح محکوم طبقہ اگر ایسی باتیں نہ بھی پیش کر سکے، جو قابلِ غور ہوں، تو ان کے تعصبات سے تو ہم باخبر ہو ہی سکتے ہیں، اور پھر اُن کے بے معنی شبہات سے واقف ہونے کے بعد ان کا ازالہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رپورٹ کے ساتھ ہی میں اپنی اسکیم نیز مجوزہ اخبار کا ایک خاکہ نمونے کے طور پر منسلک کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میری اس جرأت کے یہ معنی نہ سمجھے جائیں گے کہ اپنی اسکیم کو میں غیر معمولی اہمیت دے رہا ہوں۔

[اس مطبوعہ رپورٹ کے ساتھ متذکرہ بالا اسکیم یا نمونے کا اخبار موجود نہیں ہے۔ لیکن اس مجوزہ اخبار میں جس طرح کے مضامین چھاپے جاسکتے تھے، ان کا حسبِ ذیل اجمالی ذکر ضرور ملتا ہے]۔

کچھ دن ہوئے بعض دیسی دوستوں نے مجھ سے کہا تھا کہ "بونس فنڈ" BONUS FUND کا مطلب وہ نہیں سمجھتے ہیں، اور "صاحب لوگوں" کا اپنے عہدوں کو فروخت کرنے کا مفہوم بھی ان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ چناں چہ اسی موضوع کو ایک مختصر مضمون کے لیے انتخاب کیا گیا ہے، جس میں اس فنڈ کے مقاصد کی تشریح کی گئی ہے۔ اور جو لوگ خود غرضی کی نیت سے اس میں شریک ہوئے ہیں ان کی مذمت کی گئی ہے۔ بہ ظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے، جو قابل ذکر بھی نہیں معلوم ہوتی، لیکن غلط فہمی خواہ وہ کتنی ہی بے حقیقت کیوں نہ ہو، اس کا ازالہ کرنا، اس کو یوں ہی چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔

دوسرا مضمون بے کن کے مشہور مقالے ESSAY ON DEATH کا سلیس ترجمہ ہے، جو اچھا اخلاقی مضمون ہونے سے قطع نظر، اپنی گہرائی و لطافت کی وجہ سے بھی دیسی حلقوں میں پسند کیا جائے گا۔ خالی جگہیں خبروں کے لیے چھوڑی گئی ہیں۔

اخبار جاری کرنے کی تجویز پیش کر کے اگر میں نے کوئی غیر متعلق مسئلہ چھیڑ دیا ہے تو اس کے لیے میں پھر معذرت پیش کرتا ہوں، لیکن اس خیال کے پیش نظر میں نے یہ جرأت کی ہے کہ ہر سال مطابع اور اخبارات کی جو فہرست مرتب کی جاتی ہے، اس کا مقصد صرف اعداد و شمار کی فراہمی نہیں، بلکہ عوام کی رائے اور ان کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔

آخری قابل ذکر بات یہ ہے کہ اخبارات کی آزادی سے ناجایز فائدہ اٹھا کر بے راہ روی اختیار کرنے کی کوئی مثال ہمارے سامنے نہیں ہے۔ رپورٹ میں بنارس کے ایک اخبار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جس نے مقامی عیسائی مبلغوں کی تعلیمی سرگرمیوں کی مخالفت میں مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون کی زبان حیرت ناک حد تک معتدل ہے اگرچہ کسی ہندو کے قلم سے اس طرح کا مضمون نکلنا، قدرتی بات ہے۔

جے، ڈبلو، شے رر

اسسٹنٹ سکریٹری حکومت شمالی و مغربی

۱۸۵۲ء

اس سال کی رپورٹ میں صوبے کے ہر اخبار کا ذکر نہیں ہے، بلکہ قابل ذکر اخباروں پر تبصرہ کیا جا رہا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر قران السعدین اور فوائد الناظرین ہیں، جو الگ الگ میدانوں میں مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دونوں اخباروں کے اڈیٹر اپنے صفحات کو یورپین علوم کی اشاعت کا ذریعہ بناتے ہیں۔ روز بہ روز ان کے انداز تحریر میں پختگی پیدا ہو رہی ہے۔ ان کی اداراتی تحریریں اُن حلقوں کے سماجی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتی ہیں، جن میں اُن کی کھپت ہوتی ہے۔

دوسرے نمبر پر بنارس کے کاشی ناتھ کا اخبار آفتاب ہند ہے، جو بنگلہ کے "کاشی باترا پترکا" کا اردو حصہ ہے ان دونوں اخباروں کے مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کی طباعت اچھی نہیں ہوتی۔ یہی باتیں بنارس کے اخبار باغ و بہار کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہیں، جس کا نمبر ان اخباروں کے بعد ہی آتا ہے۔ یہ اخبارات ہمارے وطن [انگلستان] کے ہفتے وار رسایل سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ روزمرہ کی خبروں کے علاوہ ان میں طب تاریخ، اور نجوم پر مضامین بالاقساط شایع ہوتے ہیں۔ یہ اخبارات وسیع الاشاعت ہونے سے بہت دور ہیں، مگر ہمت افزائی کے یقیناً مستحق ہیں۔

نورالابصار جو ہندی میں بھی بدھی پرکاش کے نام سے نکلتا ہے، کچھ ہی دن ہوئے جاری ہوا ہے، اور قابل قدر

اخبار بننے کی صلاحیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سدا سکھ لال جو اس اخبار کے اڈیٹر ہیں انگریزی سے کلّی واقفیت رکھتے ہیں، اور اپنی اس واقفیت کو آسان زبان میں دوسروں تک پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ہندی اخبار کی زبان صاف اور اردو کے اخبار کی زبان سادہ ہوتی ہے۔ عبارت آرائی سے معرّا ہونے کی وجہ سے دیسی اصحاب اس کی زبان کو بہت شستہ نہیں سمجھتے۔

کوہ نور، ان صوبوں کے تمام اخباروں میں بہترین طرز تحریر کا حامل ہے اور قابلیت کے ساتھ نکالا جا رہا ہے اس اخبار کے چھاپے خانے سے بہت سی مفید کتابیں بھی شایع ہوئی ہیں۔ اس مطبع اور اخبار کو چوں کہ گورنمنٹ کی سرپرستی بھی حاصل ہے، اس لیے اس کے متعلق کچھ مزید لکھنا بے سود ہے۔

باقی اور اخبارات کا جہاں تک تعلق ہے، ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ادارتی مضامین میں علوم مخفیہ منطق اور مذہبیات کا پلّہ بھاری رہتا ہے اور جو صفحات بچ رہتے ہیں، وہ روزمرہ کی بازاری افواہوں سے، انگریزی اخباروں کی خبروں کے اقتباسات سے، عجیب الخلقت بچوں کی پیدایش کی خبروں سے، یا فقرا کی کرامتوں کے بیان سے بھرے رہتے ہیں۔ اخبار کی قیمت کی عدم ادائیگی کے شکوے کے ساتھ ساتھ چھاپے خانے کو بند کر دینے کی دھمکیاں بھی عام ہیں۔

ان اخبارات میں کسی سیاسی مسئلے پر مشکل ہی سے کوئی بحث مل سکتی ہے۔ مقامی حکومتوں کے احکام کی حمایت بھی شاذ ہی کی جاتی ہے۔ عوام کے سیاسی خیالات کے ترجمان کی حیثیت سے، جن سے ہواؤں کا رُخ پہچانا جا سکے، یا جو رائے عامّہ کے تلاطم کی نشان دہی کر سکیں، یہ اخبارات نسبتاً بے سود ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انتہائی احتیاط، جو دیسی فطرت کا خاصّہ ہے، ان اخباروں کے اڈیٹروں کو ان میدانوں میں جو خطرے سے خالی نہیں ہیں گام زن ہونے سے روکتی ہے، بلکہ ان کی طرف ادنیٰ اشارہ بھی مہمل احتیاطوں سے محبوس کر دیا جاتا ہے۔ کسی خیال کے اظہار کی جرأت بھی اگر کی جاتی ہے تو وہ بھی انگریزی اخباروں سے مستعار لیا جاتا ہے، اور ان کا حوالہ بھی دے دیا جاتا ہے۔ دیسیوں کے اس کردار کی وجہ سے ضروریات و خواہشات کے اظہار کی راہ میں ایسی دیواروں کا حائل ہو جانا، افسوس ناک ہے، جس کی وجہ سے دیسی رائے عامہ کے اظہار کا ایک قدرتی راستہ آہستہ آہستہ مسدود ہو گیا ہے۔ اسی کے مقابلے میں [دیسی اخباروں کا یہ طرز عمل بھی] قابل ذکر ہے، اور اس بیان میں کوئی مبالغہ نہیں ہے، کہ آپس میں بحث کرتے ہوئے ملامت کے اکھاڑے میں اُتر آنا ان کا پہلا قدم اور گالی گلوچ پر اُتر آنا ان کا دوسرا قدم ہوتا ہے۔ دیسی طبقے کا ذہن ہمارے ان اقدامات پر، جو ان کی فلاح و بہبود کے لیے ہم کرتے ہیں، غیر متعصبانہ طور پر غور کرنے کے لیے تیار نہیں ہوا ہے۔

ان اخبارات میں سے بیش تر کے اڈیٹر مفلوک الحال ہوتے ہیں، جو پیٹ کی روٹی کمانے کے لیے یہ پیشہ اختیار کرتے ہیں، اور کسی نہ کسی کے زرخرید ہوتے ہیں۔ ان میں سے صرف دو اڈیٹروں نے گزشتہ سال اپنی ادارتی

حیثیت سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے ایک نے تو اخبار کو اس شکایت کے اظہار کا وسیلہ بنایا کہ ایک مقامی افسر نے کسی مقدمے میں گواہی دینے کے لیے اس کو سمن کے ذریعہ سے اپنی عدالت میں طلب کیا۔ ایک دوسرے اڈیٹر کو کسی تحصیل دار کے خلاف ہتک آمیز مضمون شایع کرنے کے جرم میں دو مہینے کی سزا بھی ہوئی۔ ان دو کے علاوہ باقی اڈیٹروں کی روش قابل تعریف رہی۔ کتابیں جو اس سال چھپی ہیں ان کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ گزشتہ سال کی مطبوعات سے وہ کچھ مختلف نہیں ہیں۔

مطابع و اخبارات جو ۱۸۵۲ء میں بند ہوئے

| مطبع | مقام | اخبار |
|---|---|---|
| مفاد ہند | بنارس | زائرین ہند |
| شملہ اخبار | شملہ | شملہ اخبار |

مطابع و اخبارات جو ۱۸۵۲ء میں جاری ہوئے

| | | |
|---|---|---|
| نور الابصار | آگرہ | نور الابصار |
| " | آگرہ | بدھی پرکاش |
| جام جمشید | میرٹھ | جام جمشید |
| محمدی | کان پور | ۰ |
| ریاض نور | ملتان | ریاض نور |
| عالی جاہ | گوالیار | گوالیار اخبار |
| ۰ | بنارس | آفتاب ہند |

۱۸۵۰ء-۱۸۵۲ء تک شایع ہونے والی کتابوں کے اعداد و شمار

۱۸۵۰ء میں ۱۳۶ کتابوں کے ۷۲۴۰۰ نسخے چھپے

۱۸۵۱ء میں ۱۲۶ کتابوں کے ۵۰۴۴۴ نسخے چھپے

۱۸۵۲ء میں ۱۲۹ کتابوں کے ۸۲۴۵۰ نسخے چھپے

پی، سی، اِس ہتھ

اسسٹنٹ سکریٹری حکومت شمالی و مغربی

۱۸۵۳ء

اس سال چھاپے خانوں کی تعداد ۴۰ ہوگئی، جہاں سے ۳۷ اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ اخباروں کی مجموعی اشاعت ۱۸۳۹، اور ان کی تخمینی آمدنی ۱۹۹۵۰ روپے ہے۔ آمدنی کے سلسلے میں 'تخمینی' کا اضافہ اس لیے کیا گیا ہے کہ قطعی اعداد و شمار حاصل کرنا ناممکن ہے۔ جہاں تک اشاعت کا تعلق ہے، مفت اور تبادلے میں کافی تعداد میں اخبارات بھیجے جاتے ہیں، جن کی صحیح تفصیلات کا علم نہیں ہو سکتا۔

چالیس میں سے پانچ نئے چھاپے خانے ہیں جو اسی سال وجود میں آئے ہیں، اور ۴ پرانے چھاپے خانے بند بھی ہو گئے۔ پانچ نئے اخبارات جاری ہوئے اور پانچ پرانے اخبار بند بھی ہو گئے۔

گزشتہ سال ۱۹۵ کتابوں کے ۱۰۳۶۱۵ نسخے چھاپے گئے۔ بنارس کے مطبع بنارس اخبار نے جس کے مالک گوبند رگھوناتھ ہیں، اور دہلی کے مطبع مصطفائی نے، اپنی مطبوعات کی تعداد اشاعت فراہم نہیں کی ہیں۔ یہ دونوں بڑے چھاپے خانے ہیں۔ مطبع بنارس اخبار کی مطبوعات کی تعداد ۱۸، اور مطبع مصطفائی (دہلی) کی ۶۴ ہے۔ ان میں سے ہر کتاب کم از کم دو دو سو تو چھپی ہی ہوگی۔ اور یہ تصوّر کرنا بھی غلط نہ ہوگا کہ ان میں سے کچھ کتابیں اس سے بھی زیادہ تعداد میں چھپی ہوں گی۔ کیوں کہ موخر الذکر مطبع کثیر تعداد میں کتابیں چھاپنے، اور ان کو کامیابی کے ساتھ فروخت کرنے کے لیے مشہور ہے۔

کوہِ نور

اخبار و رسایل کی مقبولیت کو پرکھنے کا یہ عام مسلّمہ اصول ہے کہ جس اخبار کی جتنی زیادہ اشاعت ہوگی، وہ اسی قدر مقبول ہوگا۔ لیکن یہ کلیہ کوہ نور اور نور الابصار پر صادق نہیں آتا۔ ان میں سے اول الذکر کی اشاعت ۲۵۹ بتلائی گئی ہے، لیکن اس امر کی تصریح نہیں کی گئی ہے کہ ان میں سے کتنے اخبار گورنمنٹ براہِ راست خریدتی ہے۔ گزشتہ سال، اور اس سے پہلے بھی، چوں کہ اس مطبع نے پنجاب گورنمنٹ کی سرپرستی میں بہت سی مفید کتابیں شایع کی ہیں، اور خود یہ اخبار بھی اس بات کا علانیہ اظہار کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق اس کو مرتب کیا جاتا ہے، اس لیے یہ قیاس کرنا غلط نہ ہوگا کہ اس اظہار سے، نیز مطبع کو جو سرکاری سرپرستی حاصل ہے، اس کی وجہ سے اخبار کو ایک مخصوص نوعیت کی مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے، اور سرکاری عمّال اس کی خریداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

نور الابصار

نور الابصار کو سداسکھ لال مسٹر ایچ، اس، ریڈ، وزیٹر جنرل آف اسکولس کی براہ راست سرپرستی میں شایع کرتے ہیں۔ یہی اخبار ہندی میں بدھی پرکاش کے نام سے نکلتا ہے۔ اردو کے اخبار کی اشاعت ۲۴۴، اور ہندی اخبار کی ۲۱۷ ہے۔ ان دونوں اخباروں کی دو دو سو کاپیاں گورنمنٹ خریدتی ہے، یہ اُن تحصیلی اسکولوں اور مکتبوں

میں مفت میں تقسیم کیے جاتے ہیں، جو گورنمنٹ نے آٹھ اضلاع میں تجربے کے لیے قائم کیے ہیں۔ ان کے علاوہ اردو کے سات اور ہندی کے دو اخبار تبادلے میں جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی اصلی اشاعت زیادہ سے زیادہ ۳۷، اور ۱۵ بالترتیب رہ جاتی ہے۔ یہ اعداد و شمار، پہلی نظر میں یقیناً بے حد حقیر معلوم ہوتے ہیں، لیکن اس کی ایک اطمینان بخش توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ اولاً یہ اخبار آگرہ سے شایع ہوتے ہیں، جہاں ان کو کم از کم آٹھ حریفوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان اخباروں میں اگرچہ عام دلچسپی کی خبریں بھی ہوتی ہیں، لیکن بنیادی طور پر ان کے مضامین کا مقصد اسکولوں کے لیے مفید معلومات فراہم کرنا ہے۔ چناں چہ علم الحیوانات، جغرافیہ، تاریخ (خصوصاً جدید تاریخ) تعلیم، اور اسی طرح کے دوسرے موضوعات پر سلیس اردو میں مختصر مضامین ان اخباروں میں چھاپے جاتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ دونوں اخباروں کے خریداروں کی جو تعداد بتلائی گئی ہے ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ، ان اخباروں کو چھوڑ کر جو بڑے شہروں سے نکلتے ہیں، اردو اخبار کے حقیقی خریداروں کی تعداد بھی اس صوبے کے اور اردو اخباروں کے خریداروں سے کم نہیں۔

### ڈاک کی شرح کی زیادتی

آخری بات جو تمام اخباروں کے متعلق یک ساں طور پر کہی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ ڈاک کی شرح کی زیادتی نے اخباروں کی اشاعت کو صرف ان مقامات کے شایقین تک محدود کر دیا ہے جو اُن شہروں میں یا ان کے مضافات ہی میں مل سکتے ہیں، جہاں سے اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ یہ بات ہندی اخبارات کے لیے زیادہ خصوصیت سے کہی جا سکتی ہے۔

### فوائد الناظرین اور قران السعدین

سابقہ رپورٹ میں دو اخباروں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا گیا تھا، جن کے صفحات علمی مضامین کے لیے وقف ہوتے تھے۔ اس سال ان میں سے ایک ــــ یعنی فوائد الناظرین بند ہو چکا ہے، اور دوسرا اخبار ــــ قران السعدین بھی اسی راہ پر گام زن نظر آتا ہے۔ اس کی اشاعت بھی اب صرف ۱۴ رہ گئی ہے۔ یہ اس اعتبار سے بھی افسوس ناک ہے کہ یہ دونوں اخبار بڑی خوش اسلوبی سے نکالے جا رہے تھے۔ قران السعدین کو دہلی کالج کے ایک استاد اب بھی نکال رہے ہیں۔

### مالوہ اخبار

مہاراجا ہلکر اور مسٹر ہملٹن[1] کی سرپرستی میں مالوہ اخبار اندور سے نکل رہا ہے۔ یہ بہت اچھا اخبار ہے، اور اندور کالج کے ایک استاد اس کے اڈیٹر ہیں۔ اس اخبار میں مقامی خبروں کے علاوہ اندور کے گرد و نواح

---

[1] مسٹر ہملٹن اندور میں رزیڈنٹ تھے۔

کی ریاستوں کی خبریں بھی شایع ہوتی ہیں۔اڈیٹر نے ان ریاستوں کی خود سیاحت کی ہے اور وہاں کے حالات سے کلّی واقفیت رکھتا ہے۔

## سدھاکر

اس صوبے میں جتنے بھی اچھے اخبار نکلتے ہیں اُن میں سدھاکر بھی اعلیٰ معیار کا حامل اور مفید علوم کی اشاعت کا اچھا وسیلہ ہے۔ وہ ہمت افزائی اور اعانت کا بھی مستحق ہے۔گزشتہ سال جو مضامین اس اخبار میں شایع ہوئے ہیں، اُن میں سے کچھ کے عنوانات یہ ہیں —— امداد باہمی، عام غلطیاں، عالم حیوانات و نباتات پر چاند کا اثر، شیکس پی یر کے ڈرامے Midsummer Night's Dream کا ترجمہ۔یہ سب مضامین بہت اچھے تھے اور ترجمہ تو خصوصاً بہت خوب تھا۔

## نورمغربی

ان صوبوں میں جو بہت سے اخبار شایع ہوتے ہیں، اُن میں سے اچھے اخبارات کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ان کے علاوہ کچھ اور بھی اچھے اخبارات ہیں۔لیکن کچھ ایسے اخبارات بھی ہیں، جو ان کے برعکس ہیں۔اسی سلسلے کا ایک اخبار نورمغربی (دہلی) بھی ہے، جو غالباً انڈین اسٹینڈرڈ (Indian Standard) یا دھلی اڈورٹائزر (Advertiser) سے تعلق رکھتا ہے۔یہ اخبار سول سروس کے ملازمین کی بڑی فیاضی سے برائی کرتا ہے۔

## دہلی اردو اخبار

دہلی اردو اخبار ایک دریدہ دہن اخبار ہے، جو ذاتیات سے بھرا رہتا ہے۔ذی اثر مقامی شرفا، جو اس اخبار کے اڈیٹر کے مذہبی خیالات سے اختلاف رکھتے ہیں، وہ ان کی پگڑیاں اُچھالا کرتا ہے۔

## چشمۂ فیض

اس رپورٹ کے پڑھنے سے اندازہ ہوگا کہ مقامی اسسٹنٹ کمشنر کی مالی اعانت نے سیال کوٹ کے چشمۂ فیض کو ختم ہونے سے بچالیا۔

گزشتہ سال جو کتابیں شایع ہوئی ہیں، اب ہم ان کا ذکر کرتے ہیں۔

## مطبع نورالابصار

اس مطبع نے بہت سی درسی کتابوں کے علاوہ، تاریخ ہند کے تین ہزار نسخے، اور دو نقشے۔ ایک ہندستان کا اور ایک صوبہ شمالی و مغربی کا، مسٹر ریڈ، ڈی ٹرجنرل آف اسکولس کے لیے چھاپے ہیں۔

مطبع اسعد الاخبار

مطبع اسعد الاخبار جو اب ختم ہو چکا ہے اس نے بھی گزشتہ سال ۹ کتابیں شایع کیں، جو حقیقتاً بے حد مفید ہیں۔ ان کتابوں میں صدر دیوانی عدالت کے فیصلوں کا مجموعہ خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔

مطبع العلوم

دہلی کے مطبع العلوم نے کچھ اچھی علمی کتابیں گزشتہ سال شایع کی ہیں جن میں اردو کی تاریخ بنگالہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

مطبع کوہ نور

مطبع کوہ نور نے کچھ مفید کتابیں چھاپی ہیں۔ ان میں چند پنجابی زبان کی بھی ہیں۔ کتابوں کے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامی حکومت کے اشارے، یا اس کے خرچ سے یہ کتابیں چھاپی گئی ہیں۔ مثال کے لیے مانٹ گمری کے مجموعہ قانون فوج داری کا اردو ترجمہ یا دستور العمل دار وغیرہ کے نام لیے جا سکتے ہیں۔

پنجاب میں دختر کشی کے موضوع پر دو مفید کتابیں اردو اور پنجابی میں، اس مطبع نے شایع کی ہیں۔ اس کتاب کے پانچ سو نسخے امرتسر کے ایک جلسے میں مفت تقسیم کیے گئے۔

مطبع مصدر النوادر

حکیم جواہر لال جو آگرہ کالج کے سابق طالب علم ہیں۔ ان کے مطبع مصدر النوادر نے عام تعلیمی مقاصد کے پیش نظر گورنمنٹ کے خرچ سے، کچھ مفید کتابیں شایع کی ہیں۔ ان میں اردو میں اقلیدس کی کتاب، ہندی کہانیاں، پند نامہ کاشتکاران اور عربی و فارسی الفاظ کا فرہنگ خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

مطبع مصطفائی

ان سب مطابع سے کہیں زیادہ کتابیں دہلی کے مطبع مصطفائی نے اور اس کی شاخ کان پور نے شایع کی ہیں، جن کے کردار کا تفصیلی ذکر مناسب جگہ پر کیا جائے گا۔ یہاں اس قدر اشارہ کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ میجر اولڈ فیلڈ (Oldfield) کا یہ خیال بلاشبہ صحیح ہے کہ اس مطبع کی کتابوں کا عام رجحان غیر اخلاقی ہوتا ہے، اسی وجہ سے ان کو اسکولوں کے نصاب میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔

میجر موصوف نے سہارن پور کے مکتبوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں اس طرف اشارہ کیا تھا کہ بچوں کے لیے اچھے اخلاقی قصوں کے فقدان نے مضرت رساں کتابوں کو اسکولوں میں بھی روشناس کر دیا ہے۔ بہرکیف حکومت نے اب اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور اسکولوں کے لیے مفید کتابیں مسٹر ریڈ کی نگرانی میں ترتیب دی جا رہی ہیں۔

اس سال جو کتابیں شایع ہوئی ہیں، ان کے متعلق مطابع کے باب میں جو کچھ لکھا گیا ہے، اس سے زیادہ اور کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذیل میں نئی مطبوعات کی فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ اور جتنی کتابیں شایع ہوئی ہیں وہ پرانی کتابوں کی جدید اشاعتیں ہیں۔

## ۱۸۵۳ء کی جدید مطبوعات

۱۔ مولود شریف۔
۲۔ بیان الکاہل فی تنبیہ الجاہل ـــ قران کی حقّانیت کے موضوع پر ایک عربی کتاب۔
۳۔ چراغِ حقیقت وشمعِ معرفت ـــ فقرا کے مسلک پر ایک اردو کتاب
۴۔ گلشنِ رنگیں ـــ فارسی کی ایک عشقیہ داستان۔
۵۔ مخزن التواریخ ـــ تاریخ ہند، اردو
۶۔ موجدِ غرائب ـــ کہاوتوں اور تعویذوں وغیرہ کی فارسی کتاب
۷۔ مجمع اللغات ـــ عربی و فارسی الفاظ کا لغت۔
۸۔ خلاصۃ التواریخ ـــ اردو
۹۔ دُرجنُ مُکھ چپیٹی کا ـــ ہندوؤں کی ایک مذہبی سنسکرت کتاب۔
۱۰۔ مسائل متعلق حقہ ـــ اسلامی فقہ کے مطابق جن باتوں کی ممانعت ہے، ان کے متعلق عربی کتاب۔
۱۱۔ لوگارتم [علم حساب کی ایک شاخ] کے متعلق ایک کتاب
۱۲۔ قصیدۂ ذوق ـــ ولی عہد سلطنت کا سہرا۔
۱۳۔ قصیدہ ظفر ـــ ولی عہد سلطنت کا سہرا
۱۴۔ مجموعہ مخمسات پیغمبر
۱۵۔ پنجاب میں چار کی کاشت کے موضوع پر ایک اردو کتاب۔
۱۶۔ تنخواہوں کا حساب لگانے کا اردو میں ایک نقشہ
۱۷۔ کیمیا ـــ اردو میں پولی ٹی کل اکانمی
۱۸۔ تنبیہ الغافلین ـــ دختر کشی کی رسم کے خلاف ایک اردو کتاب
۱۹۔ کنتز کوش ـــ دختر کشی کی رسم کے خلاف ایک پنجابی کتاب۔
۲۰۔ دستور العمل داروغہ
۲۱۔ شہتوت کے درخت لگانے کے متعلق ایک اردو رسالہ

۲۲- بیاضِ دل کشا — ملفوظات۔

## نئے مطابع و اخبارات جو ۱۸۵۳ء میں قائم ہوئے

| مقام | مطبع | اخبار |
|---|---|---|
| میرٹھ | فتح الاخبار | فتح الاخبار |
| دہلی | مصطفائی | صادق الاخبار |
| دہلی | نور مغربی | نور مغربی |
| ملتان | شعاع شمس | شعاع شمس |
| سیال کوٹ | چشمۂ فیض | چشمۂ فیض[1] |

## مطابع و اخبارات جو ۱۸۵۳ء میں بند ہو گئے

| | | |
|---|---|---|
| آگرہ | جام جمشید | اخبار بند ہو گیا |
| میرٹھ | جام جمشید | مطبع و اخبار دونوں بند ہو گئے |
| بنارس | باغ و بہار | مطبع و اخبار دونوں بند ہو گئے |
| دہلی | دقیق الاخبار | مطبع و اخبار دونوں بند ہو گئے |
| دہلی | فوائد الناظرین | اخبار بند ہو گیا |
| بنارس | بنارس گزٹ | اخبار بند ہو گیا |

[اس رپورٹ میں مرتب کا نام اور تاریخ درج نہیں ہے]

---

[1] مطبع چشمۂ فیض کا اجرا ۱۸۵۲ء میں ہوا تھا، کیوں کہ ۱۸۵۳ء ہی کی اسی رپورٹ سے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ "مقامی اسسٹنٹ کمشنر کی مالی اعانت نے سیال کوٹ کے مطبع چشمۂ فیض کو ختم ہونے سے بچا لیا۔"
اخترِ شہنشاہی میں مطبع چشمۂ فیض کا سنہ اجرا ۱۸۵۲ء لکھا ہے۔

(اخترِ شہنشاہی ص ۱۰۸)

# گوشوارہ اخبارات و مطبوعات
## بابت ۱۸۴۹ء[۱]

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اڈیٹر | اشاعت | سالانہ آمدنی: آنے | سالانہ آمدنی: روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت | مجموعی قیمت: آنے | مجموعی قیمت: روپے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آگرہ | زبدۃ الاخبار | زبدۃ الاخبار | واجد علی خاں | ۱۵۱ | ۰ | ۱۶۴۴ | ۲ | ۵۰۰ | ۰ | ۳۵۰۰ |
| آگرہ | مدرسۂ آگرہ | اخبار الحقائق | مسٹر فی بن | ۷۷ | ۰ | ۷۴۴ | ۱ | ۵۰۰ | ۰ | ۴۵۰ |
| آگرہ | اکبری | مطلع الاخبار | شیخ خادم علی | ۳۶ | ۰ | ۳۲۴ | ۲ | ۴۵۰ | ۰ | ۴۰۶ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | اسعد الاخبار | قمر الدین خاں | ۱۲۰ | ۰ | ۶۰۶ | ۶ | ۲۰۲۵ | ۰ | ۵۰۶۲ |
| آگرہ | قادری | قطب الاخبار | محمد امیر | ۴۸ | ۰ | ۳۷۸ | ۴ | ۲۴۰۰ | ۰ | ۷۳۵۰ |
| آگرہ | مصدر النوادر | اخبار النواح | جواہر لال | ۴۳ | ۰ | ۴۵۱ | ۱ | ۲۶۰ | ۰ | ۵۰۰ |
| آگرہ | جام جمشید | جام جمشید | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | [۲] |
| دہلی | سلطانی | سراج الاخبار | رستم علی خاں | ۳۵ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | دہلی اردو اخبار | دہلی اردو اخبار | محمد حسین | ۸۰ | ۰ | ۱۴۶۴ | ۹ | ۲۲۲۳ | ۰ | ۲۵۱۱ |
| دہلی | دہلی اردو اخبار | فوائد الشائقین | پربھو دیال | ۷۵ | ۰ | ۲۲۵ | ۵ | ۱۸۰۰ | ۰ | ۱۴۳۷ |
| دہلی | جعفریہ | مظہر حق | محمد علی | ۵ | ۰ | ۶۰ | ۱ | ۱۰۰ | ۰ | ۱۵۰ |
| دہلی | دار السلام | صادق الاخبار | عنایت حسین | ۱۰ | ۰ | ۱۲۰ | ۷ | ۲۴۶۰ | ۰ | ۲۵۵۰ |
| دہلی | مطبع العلوم | قران السعدین | موتی لال | ۲۲ | ۰ | ۵۲۸ | ۲۰ | ۴۸۷۵ | ۰ | ۶۶۱۹ |
| دہلی | مطبع العلوم | فوائد الناظرین | رام چندر | ۱۴۰ | ۰ | ۳۶۰ | ۰ | ۰ | | ۰ |

---

۱۔ ۱۸۴۸ء کی رپورٹ کے ساتھ گوشوارہ منسلک نہیں ہے۔

۲۔ یہ مطبع حال میں قائم ہوا ہے۔ (نوٹ مرتب)

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اڈیٹر | اشاعت | سالانہ آمدنی: آنے | سالانہ آمدنی: روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت | مجموعی قیمت: آنے | مجموعی قیمت: روپے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دہلی | مطبع العلوم | محب ہند | رام چندر | ۵۰ | ۰ | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | | ۰ |
| میرٹھ | جام جمشید | جام جمشید | بابو شب چندر | ۱۰۶ | ۰ | ۱۱۸۸ | ۸ | ۲۱۵۰ | ۰ | ۳۴۱۲ |
| میرٹھ | قادری | مفتاح الاخبار | حکیم محبوب علی | ۶۸ | | ۷۳۲ | ۷ | ۱۷۵۰ | ۰ | ۱۷۹۴ |
| لاہور | کوہ نور | کوہ نور | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | [1] |
| بریلی | عمدۃ الاخبار | عمدۃ الاخبار | لچھمن پرشاد | ۶۵ | ۰ | ۶۹۶ | ۲۱ | ۴۱۱۷ | ۰ | ۲۴۶۰ |
| کانپور | مصطفائی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | [2] |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس اخبار | گوبند رگھوناتھ | ۲۵ | ۰ | ۹۰۲ | ۶ | ۱۰۴۸ | ۰ | ۱۳۰ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس گزٹ | گوبند رگھوناتھ | ۲۵ | ۰ | ۰ | ۰ | - | ۰ | ۰ |
| بنارس | سدھاکر | سدھاکر | رتن بشیشور تیواری | ۵۰ | ۰ | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | گل زار ہمیشہ بہار | ۰ | بیر سنگھ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۶ | ۳۲۳۲ | ۰ | ۱۱۳۶ |
| بنارس | باغ وبہار | باغ وبہار | رادھاناتھ گھوش | ۴۰ | ۰ | ۵۶۰ | ۲ | ۲۰۰ | ۰ | ۱۸۲ |
| بنارس | باغ وبہار | بنارس چندرودے | روماکانت ٹاٹھے | ۴۰ | ۰ | ۲۷۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| شملہ | شملہ اخبار | شملہ اخبار | شیخ عبداللہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| اندور | مالوہ اخبار | مالوہ اخبار | دھرم نرائن | ۱۰۸ | ۰ | ۱۱۲۸ | ۲۳ | ۶۳۲۰ | ۰ | ۲۸۰۲ |

[1] یہ مطبع حال ہی میں قائم ہوا ہے، (نوٹ مرتب رپورٹ)

[2] یہ مطبع حال ہی میں قائم ہوا ہے، (نوٹ مرتب رپورٹ

# گوشوارہ اخبارات و مطبوعات

## (بابت ۱۸۵۰ء)

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اخبارات: اڈیٹر | اخبارات: اشاعت | اخبارات: سالانہ آمدنی (آنے) | اخبارات: سالانہ آمدنی (روپے) | مطبوعات: مجموعی تعداد | مطبوعات: مجموعی اشاعت | مطبوعات: مجموعی قیمت (آنے) | مطبوعات: مجموعی قیمت (روپے) |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آگرہ | زبدۃ الاخبار | زبدۃ الاخبار | واجد علی خاں | ۱۲۰ | ۰ | ۱۵۴۸ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | مدرسۂ آگرہ | اخبار الحقائق | مسٹر فبے بن | ۶۰ | ۰ | ۱۰۸۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | اکبری | مطلع الاخبار | شیخ خادم علی | ۳۶ | ۰ | ۳۲۴ | ۱ | ۱۰۰ | ۰ | ۷۵ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | اسعد الاخبار | قمر الدین خاں | ۱۲۵ | ۰ | ۷۵۰ | ۱۱ | ۵۰۴۰ | ۰ | ۱۱۷۱۵ |
| آگرہ | قادری | قطب الاخبار | امیر خاں | ۳۳ | ۰ | ۲۹۷ | ۵ | ۲۳۷۸ | ۱۲ | ۶۵۲۴ |
| آگرہ | مصدر النوادر | اخبار النواح | جواہر لال | ۴۷ | ۸ | ۳۲۵ | ۵ | ۱۰۹۰ | ۱۲ | ۱۰۰۱ |
| آگرہ | جام جمشید | ۰ | شب چندر ناتھ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲ | ۹۴۴۵ | ۰ | ۱۸۵۱ |
| دہلی | سلطانی | سراج الاخبار | رستم علی خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | دہلی اردو اخبار | دہلی اردو اخبار | محمد حسین | ۷۳ | ۰ | ۱۷۵۲ | ۸ | ۳۳۵۵ | ۱۲ | ۶۵۹۳ |
| دہلی | جعفریہ | مظہر حق | محمد علی | ۵ | ۰ | ۶۰ | ۱ | ۳۰۰ | ۸ | ۳۷ |
| دہلی | دار السلام | صادق الاخبار | نور الدین احمد | ۲۸ | ۰ | ۵۰۴ | ۶ | ۲۳۰۰ | ۰ | ۵[1] |
| دہلی | مطبع العلوم | قران السعدین | مولوی اشرف علی | ۲۵ | ۰ | ۷۴۴ | ۱۱ | ۲۸۰۰ | ۰ | ۲۳۲۵ |
| دہلی | مطبع العلوم | فوائد الناظرین | رام چندر | ۵۲ | ۰ | ۶۲۴ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | مطبع العلوم | محب ہند | رام چندر | ۳۳ | ۰ | ۹۹ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| میرٹھ | جام جمشید | جام جمشید | رام شنکر | ۷۱ | ۰ | ۸۵۲ | ۵ | ۱۷۱۹ | ۱۱ | ۸۷۵ |

[1] اس کالم کے متعلق معلومات فراہم نہیں کی گئیں ۔ (نوٹ مرتب رپورٹ)

| مقام | مطبع | اخبارات | | | سالانہ آمدنی | | مطبوعات | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | اخبار | اڈیٹر | اشاعت | آنے | روپے | مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت | مجموعی قیمت آنے | مجموعی قیمت روپے |
| میرٹھ | قادری | مفتاح الاخبار | محبوب علی | ۴۰ | ۰ | ۴۸۰ | ۱۱ | ۴۳۵۰ | ۰ | ۷۵۱۴ |
| لاہور | کوہ نور | کوہ نور | ہرسکھ رائے | ۲۲۷ | ۰ | ۴۰۸۶ | ۱۰ | ۸۶۰ | ۰ | ۳۶۸۰ |
| لاہور | دریائے نور | دریائے نور | محب الدین حسین | ۱۰۱ | ۰ | ۲۱۱۲ | ۷ | ۵۳۱۶ | ۲ | ۵۵۲ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس اخبار | گوبند رگوناتھ | ۲۳ | ۰ | ۳۴۵ | ۳ | ۸۲۷ | ۸ | ۶۵۱ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس گزٹ | گوبند رگوناتھ | ۱۷ | ۰ | ۲۰۴ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | سدھاکر | سدھاکر | رتن بشیور تیواری | ۴۰ | ۰ | ۴۸۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | باغ وبہار | باغ وبہار | کدارناتھ گھوش اور | | | | | | | |
| بنارس | باغ وبہار | چندرودے | کالی پرشاد بنرجی | ۳۴ | ۰ | ۴۰۸ | ۴ | ۱۱۷۵ | ۰ | ۴۵۰ |
| بنارس | مفاد ہند[1] | زائرین | ہربنس لال | ۷۵ | ۰ | ۴۵۰ | ۵ | ۱۵۹۰ | ۱۳ | ۱۲۴۷ |
| بریلی | عمدۃ الاخبار | عمدۃ الاخبار | لچھمن پرشاد | ۵۶ | ۰ | ۶۷۲ | ۳ | ۵۴۰ | ۸ | ۷۴۷ |
| کان پور | مصطفائی | ۰ | مصطفےٰ خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲ | ۷۰۰۰ | ۱۵ | ۲۳۱۰ |
| شملہ | شملہ اخبار | شملہ اخبار | شیخ عبداللہ | ۶۶ | ۰ | ۷۹۲ | ۴ | ۹۰۰ | ۴ | ۱۳۱ |
| اندور | مہاراجا ہولکر | مالوہ اخبار | دھرم نرائن | ۹۵ | ۰ | ۱۱۴۰ | ۱۲ | ۳۰۰۰ | ۰ | ۱۲۷۵ |

---

[1] رپورٹوں میں مطبع کا نام کسی جگہ مفاد ہند لکھا ہے، اور کسی جگہ مفید ہند۔ اول الذکر نام کو اس وجہ سے ترجیح دی گئی ہے کہ مولف اختر شاہنشاہی نے بھی بنارس کے "مفاد ہند" کا ذکر کیا ہے، جس کے مالک ہربنس لال اور کالی پرشاد تھے۔ اختر شاہنشاہی کا اندراج حسب ذیل ہے:

"بنارس، محلہ پانڈے کی حویلی، علاقہ بھیل پورہ، بحکم مسٹر ولیم ولکنس، صاحب ڈپٹی کمشنر، مالک لالہ ہربنس لال، مہتمم بھیرون پرشاد اجرای ۱۸۵۳ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۳۲)

اختر شاہنشاہی کے مندرجہ بالا اقتباس میں سنہ اجرا صحیح نہیں ہے۔

# گوشوارہ اخبارات و مطبوعات

## (بابت ۱۸۵۱ء)

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اخبارات: اڈیٹر | اخبارات: اشاعت | اخبارات: سالانہ آمدنی | | مطبوعات: مجموعی تعداد | مطبوعات: مجموعی اشاعت | مطبوعات: مجموعی قیمت | | مطبع کی مجموعی سالانہ آمدنی | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | آنے | روپے | | | آنے | روپے | آنے | روپے |
| آگرہ | زبدۃ الاخبار | زبدۃ الاخبار | واجد علی خاں | ۱۱۰ | ۰ | ۱۳۲۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۳۲۰ |
| آگرہ | مدرسۂ آگرہ | اخبار الحقائق | فیلن | ۶۰ | ۰ | ۱۰۸۰ | ۱ | ۶۵۰ | ۰ | ۳۲۵ | ۰ | ۱۴۰۵ |
| آگرہ | اکبری | مطلع الاخبار | شیخ خادم علی | ۵۴ | ۰ | ۴۸۶ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۸۶ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | اسعد الاخبار | قمرالدین خاں | ۷۱ | ۰ | ۴۲۶ } | ۷ | ۲۱۰۰ | ۰ | ۳۶۷۵ | ۰ | ۴۱۱۹ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | معیار الشعرا | قمرالدین خاں | ۲۵ ۵ا | ۰ | ۱۸ } | ۰ | - | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | قادری | قطب الاخبار | وزیر خاں و احمد خاں | ۲۹ | ۰ | ۳۴۸ | ۲ | ۰ | ۰ | ۵۲ | ۰ | ۳۴۸ |
| آگرہ | مصدر النوادر | اخبار النواح | حکیم جواہر لال | ۳۵ | ۴ | ۲۳۶ | ۵ | ۱۹۵۰ | ۸ | ۲۶۱۲ | ۱۲ | ۲۸۴۸ |
| آگرہ | جام جمشید | ۰ | شب چندر ناتھ | ۰ | ۰ | ۰ | ۸ | ۹۳۰۰ | ۶ | ۱۰۴۸ | ۶ | ۱۰۴۸ |
| دہلی | سلطانی | سراج الاخبار | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | | ۵۳ |
| دہلی | دہلی اردو اخبار | دہلی اردو اخبار | سید حسین | ۴۴ | ۰ | ۱۰۵۶ | ۵ | ۳۸۹۰ | ۰ | ۲۷۷۲ | ۰ | ۳۸۲۸ |
| دہلی | جعفریہ | مظہر حق | محمد علی | ۵ | ۰ | ۶۰ | ۱ | ۱۰۰۰ | ۰ | ۲۵۰ | ۰ | ۳۲۱۰ |
| دہلی | دار السلام | صادق الاخبار | نور الدین احمد | ۰ | ۰ | ۳۷۸ | ۸ | ۲۹۵۰ | ۰ | ۰ | | ۰ |
| دہلی | مطبع العلوم | قران السعدین | اصغر علی | ۳۳ | ۰ | ۷۹۲ } | ۱۲ | ۲۱۲۵ | ۰ | ۴۹۱۹ | ۰ | ۵۹۶۳ |
| دہلی | مطبع العلوم | فوائد الناظرین | رام چندر | ۸۴ | ۰ | ۲۵۲ } | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

ھ۱ خریدار صرف تین ہی ہیں (نوٹ مرتب رپورٹ)

ھ۲ دونوں کتابیں زیر طبع ہیں (نوٹ مرتب رپورٹ)

ھ۳ کسی قسم کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں (نوٹ مرتب رپورٹ)

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اڈیٹر | تعداد اشاعت | سالانہ آمدنی: آنے | سالانہ آمدنی: روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت | مجموعی قیمت: آنے | مجموعی قیمت: روپے | مطبع کی مجموعی سالانہ آمدنی: آنے | مطبع کی مجموعی سالانہ آمدنی: روپے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دہلی | دقیق الاخبار[1] | دقیق الاخبار | ہرپایاداس | ۱۸ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۵۶ |
| میرٹھ | قادری | مفتاح الاخبار | محبوب علی | ۲۴ | ۰ | ۲۸۸ | ۱ | ۳۰۰ | ۴ | ۵۶ | ۴ | ۳۴۴ |
| میرٹھ | جام جہاں نما[2] | جام جہاں نما | چنی لال و اشیورسہائے | ۴۱ | | ۴۹۲ | ۳ | ۱۰۰۰ | ۰ | ۵۸۶ | ۰ | ۱۵۷۸ |
| لاہور | کوہ نور | کوہ نور | ہرسکھ رائے | ۱۸۹ | ۰ | ۳۴۰۲ | ۱۲ | ۳۸۷۸ | ۱۲ | ۳۶۶۰ | ۱۲ | ۷۰۶۲ |
| لاہور | دریائے نور | دریائے نور | سندر لال | ۱۰۷ | ۰ | ۱۲۸۴ | ۱۰ | ۱۶۸۶ | ۰ | ۸۳۰ | ۰ | ۲۷۵۶ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس اخبار | گوبندر گوناتھ | ۲۳ | ۰ | ۳۴۵ } | ۷ | ۲۱۱۰ | ۲ | ۱۹۳۳ | ۲ | ۹۳۲۲ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس گزٹ | گوبندر گوناتھ | ۷ | ۰ | ۱۰۵ } | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | سدھاکر | سدھاکر | بندابن | ۴۰ | ۰ | ۲۴۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۸۰[؟] |
| بنارس | باغ وبہار | باغ وبہار | کالی پرشاد | ۱۹ | ۰ | ۲۲۸ | ۱ | ۱۰۵ | ۰ | ۳۱۵ | ۰ | ۳۵۴ |
| بنارس | مفاد ہند | زائرین ہند | ہنس لال و بھیرن پرشاد | ۵۶ | ۰ | ۲۳۶ | ۳ | ۱۵۰۰ | ۰ | ۶۵۸ | ۰ | ۹۹۴ |
| بنارس | ری کارڈر پریس | بنارس ہرکارہ | مسٹر واس | ۲۵ | ۰ | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۰۰ |
| بنارس | کاشی | کاشی یاترا پترکا | کاشی داس مسترا | ۹۲ | ۰ | ۲۵۲ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۱۰۴[؟] |
| بریلی | عمدۃ الاخبار | عمدۃ الاخبار | لچھمن پرشاد | ۴۳ | ۰ | ۵۱۶ | ۲ | ۱۵۰ | ۸ | ۵۵ | ۸ | ۴۸۵ |
| کان پور | مصطفائی | ۔ | مصطفےٰ خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۷ | ۹۷۰۰ | ۱۰ | ۸۹۵۸ | ۱۰ | ۸۹۵۸ |
| شملہ | شملہ اخبار | شملہ اخبار | شیخ عبداللہ | ۹۸ | ۰ | ۱۱۷۶ | ۴ | ۴۰۰ | ۰ | ۱۰۰ | ۰ | ۱۲۷۶ |
| اندور | مہاراجا ہولکر | مالوہ اخبار | دھرم نراین | ۹۰ | ۰ | ۱۰۸۰ | ۱۴ | ۴۰۵۰ | ۰ | ۱۶۶۲ | ۰ | ۲۷۰۲ |
| لدھیانہ | نور اعلیٰ نور | نور اعلیٰ نور | محمد حسین خاں | ۸۲ | ۰ | ۹۸۴ | ۵ | ۱۶۰۰ | ۱۲ | ۵۹۳ | ۱۲ | ۱۵۷۷ |
| بھرت پور | صفدری | مظہر السرور | صفدر علی خاں | ۱۴ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | | ۰ |

ف۱ یہ مطبع دسمبر ۱۸۵۱ء ہی میں قایم ہوا ہے (نوٹ مرتب رپورٹ)

ف۲ یہ مطبع اگست ۱۸۵۱ء میں قایم ہوا ہے (نوٹ مرتب رپورٹ)

# گوشوارہ اخبارات و مطبوعات

## ( بابت ۱۸۵۲ء )

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اخبارات: اڈیٹر | اخبارات: اشاعت | اخبار کی آمدنی: آنے | اخبار کی آمدنی: روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مطبوعات: مجموعی اشاعت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| آگرہ | زبدة الاخبار | زبدة الاخبار | منشی واجد علی خاں | ۷۰ | ۰ | ۸۴۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | مدرسۂ آگرہ | اخبار الحقائق | فنے لن اورہیل | ۵۰ | ۰ | ۹۰۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | اکبری | مطلع الاخبار | شیخ خادم علی | ۴۶ | ۰ | ۴۱۴ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | اسعد الاخبار | قمر الدین | ۵۸ | ۰ | ۳۴۸ | ۱۳ | ۱۷۶۰۰ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | معیار الشعرا | قمر الدین | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | قادری | قطب الاخبار | وزیر خاں و احمد خاں | ۴۵ | ۰ | ۴۵۰ | ۱ | ۳۰۰ |
| آگرہ | مصدر النوادر | اخبار النواح | حکیم جواہر لال | ۴۰ | ۰ | ۳۰۰ | ۱۳ | ۱۵۲۵۰ |
| آگرہ | جام جمشید | ۰ | بابو شب چندر | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۸۰۰ |
| آگرہ | نور الابصار | نور الابصار | سدا سکھ لال | ۲۳۱ | ۰ | ۱۳۸۶ | ۲ | ۲۳۰۰ |
| آگرہ | نور الابصار | بدھی پرکاش | سدا سکھ لال | ۲۰۹ | ۰ | ۱۲۵۴ | | |
| بریلی | عمدة المطابع | عمدة الاخبار | لچھمن پرشاد | ۴۲ | | ۵۰۴ | ۳ | ۴۲۰ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس اخبار | گوبندر گوناتھ | ۳۱ | ۰ | ۴۶۵ | ۰ | ۰ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس گزٹ | گوبندر گوناتھ | ۲۱ | ۰ | ۳۱۵ | ۰ | ۰ |
| بنارس | سدھاکر | سدھاکر | بندرابن تیواری | ۵۰ | ۰ | ۶۰۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | باغ و بہار | باغ و بہار | کالی پرشاد | ۱۳ | ۰ | ۲۷۶ | ۰ | ۰ |
| بنارس | کاشی | کاشی یاترا پترکا | کاشی داس متر | ۱۳۰ | | ۷۸۰ | ۰ | ۱۰۰ |
| بنارس | کاشی | آفتاب ہند | کاشی داس متر | ۱۱۰ | | ۶۶۰ | ۰ | ۰ |

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اڈیٹر | اشاعت | اخبار کی آمدنی: آنے | روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بنارس | ری کارڈر پریس | بنارس ہرکارہ | سید احمد علی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بھرت پور | صفدری | مظہر السرور | صفدر علی | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۲ | ۱۲۰۰ |
| کان پور | مصطفائی | ۰ | مصطفےٰ خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۸ | ۸۸۲۷ |
| کان پور | محمدی | ۰ | محمد حسین | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | سلطانی | سراج الاخبار | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | دہلی اردو اخبار | دہلی اردو اخبار | سید حسین | ۴۷ | ۰ | ۱۱۰۸ | ۳ | ۱۵۰۰ |
| دہلی | جعفریہ | مظہر حق | محمد علی | ۵ | ۰ | ۶۰ | ۲ | ۱۰۰۰ |
| دہلی | دار السلام | صادق الاخبار | نور الدین احمد | ۱۷ | ۰ | ۲۰۴ | ۶ | ۳۲۵۰ |
| دہلی | مطبع العلوم | قران السعدین | کریم بخش | ۳۱ | ۰ | ۷۴۴ | ۱۵ | ۳۴۵۰ |
| دہلی | مطبع العلوم | فوائد الناظرین | رام چندر | ۶۳ | ۰ | ۱۸۹ | ۰ | ۰ |
| دہلی | دقیق الاخبار | دقیق الاخبار | پیرایا داس | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| گوالیار | عالی جاہ | گوالیار اخبار | لچھمن پرشاد | ۰ | ۰ | ۰ | ۱ | ۱۰۰۰ |
| اندور | مہاراجا ہولکر | مالوہ اخبار | دھرم نرائن | ۹۱ | ۰ | ۱۰۹۲ | ۵ | ۱۴۲۵ |
| لاہور | کوہ نور | کوہ نور | ہرسکھ رائے | ۲۰۵ | ۰ | ۲۴۶۰ | ۱۶ | ۹۸۰۰ |
| لاہور | دریاے نور | دریاے نور[1] | سندر لال | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| لدھیانہ | نورٌ علیٰ نور | نورٌ علیٰ نور[2] | محمد حسین خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| میرٹھ | قادری | مفتاح الاخبار | حکیم محبوب علی | ۲۴ | ۰ | ۲۸۸ | ۱ | ۱۵۰ |
| میرٹھ | جام جہاں نما | جام جہاں نما | چنی لال و ایشور سہائے | ۲۴ | ۰ | ۵۲۸ | ۱۱ | ۲۹۲۸ |
| میرٹھ | جام جمشید | جام جمشید | رام شنکر | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ملتان | ریاض نور[3] | ریاض نور | مہدی حسین خاں | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

[1] یہ مطبع ۱۸۵۲ء کے اواخر میں بند ہو گیا۔ [2] گزشتہ سال بند ہو گیا۔ [3] ۱۸۵۲ء کے اواخر میں بند ہو گیا۔

## گوشوارہ اخبارات و مطبوعات

### (بابت ۱۸۵۳ء)

| مقام | مطبع | اخبارات | | | | | مطبوعات | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | اخبار | اڈیٹر | اشاعت | اخبار کی سالانہ آمدنی (آنے) | اخبار کی سالانہ آمدنی (روپے) | مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت |
| آگرہ | زبدۃ الاخبار | زبدۃ الاخبار | منشی واجد علی خاں | ۵۳ | ۰ | ۶۳۶ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | نور الابصار | نور الابصار | منشی سداسکھ لال | ۲۴۴ | ۰ | ۱۴۲۲ | ۴ | ۶۵۰۰ |
| آگرہ | نور الابصار | بدھی پرکاش | منشی سداسکھ لال | ۲۱۷ | ۰ | ۱۲۹۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | اکبری | مطلع الاخبار | شیخ خادم علی | ۳۶ | ۰ | ۴۳۲ | ۲ | ۰ |
| آگرہ | قادری | قطب الاخبار | وزیر خاں احمد خاں | ۳۳ | ۰ | ۲۹۷ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | اسعد الاخبار | منشی قمر الدین خاں | ۴۴ | ۰ | ۲۶۴ | ۱۲ | ۲۰۳۲۵ |
| آگرہ | اسعد الاخبار | معیار الشعرا | منشی قمر الدین خاں | ۰ | ۰ | [1] | ۰ | ۰ |
| آگرہ | جام جمشید | ۰ | بابو شب چندر ناتھ | [2] | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| آگرہ | آگرہ کالج | اخبار الحقائق | فیلن | ۵۵ | ۰ | ۶۴۸ | ۵ | ۴۳۱۱ |
| آگرہ | مصدر النوادر | اخبار النواح | حکیم جواہر لال | ۴۰ | ۰ | ۳۰۰ | ۶ | ۱۱۶۰ |
| بریلی | عمدۃ المطابع | عمدۃ الاخبار | منشی لچھمن پرشاد | ۳۳ | ۰ | ۳۲۴ | ۱ | ۱۰۰ |
| بنارس | ری کارڈر پریس | بنارس ہرکارہ | سید علی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | [3] |
| بنارس | سدھاکر | سدھاکر | بندرابن تیواری | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

[1] مفت تقسیم کیا جاتا ہے

[2] مطبع بند ہو گیا

[3] مطبع نے معلومات فراہم نہیں کیں

| مقام | مطبع | اخبارات: اخبار | اڈیٹر | اشاعت | سالانہ آمدنی: آنے | سالانہ آمدنی: روپے | مطبوعات: مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس اخبار | گوبند رگھوناتھ | ۳۵ | ۱۴ | ۲۱ | ۱۸ | ۳۶۰۰ |
| بنارس | بنارس اخبار | بنارس گزٹ | گوبند رگھوناتھ | ۱؎ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| بنارس | کاشی | کاشی یاترا پترکا | گوبند رگھوناتھ تھرالی | ۹۷ | ۰ | ۵۴۶ | ۰ | ۰ |
| بنارس | کاشی | آفتاب ہند | گوبند رگھوناتھ تھرالی | ۷۱ | ۰ | ۶۰۳ | ۰ | ۰ |
| بنارس | باغ و بہار | باغ و بہار | ۰ | ۲؎ | | ۰ | ۰ | ۰ |
| بھرت پور | صفدری | مظہر السرور | ۰ | ۰ | | ۰ | ۱ | ۳۰۰ |
| کان پور | مصطفائی ۳؎ | ۰ | مصطفےٰ خاں | ۰ | | ۰ | ۱۶ | ۲۱۰۰ |
| کان پور | محمدی | ۰ | محمد حسین | ۰ | | ۰ | ۴؎ | ۰ |
| کول | فتح الاخبار | فتح الاخبار | محمد عثمان خاں | ۴۲ | ۰ | ۳۵۱ | ۶ | ۱۰۵۰ |
| دہلی | مصطفائی | صادق الاخبار | مصطفےٰ خاں | ۱۱ | ۰ | ۱۳۲ | ۶۴ | ۱۲۸۰ |
| دہلی | ہدایت | نور مشرقی | سید امیر علی | ۵۶ | ۰ | ۱۶۸ | ۰ | ۰ |
| دہلی | اردو اخبار | دہلی اردو اخبار | سید حسین | ۴۶ | ۰ | ۱۱۰۴ | ۲ | ۴۶۰ |
| دہلی | جعفریہ | مظہر حق | محمد علی | ۵ | ۰ | ۶۰ | ۲ | ۶۵۰ |
| دہلی | نور مغربی | نور مغربی | بل دیو سنگھ | ۶۰ | ۰ | ۷۳۰ | ۰ | ۰ |
| دہلی | دار السلام | صادق الاخبار | منشی نور الدین احمد | ۲۵ | ۰ | ۸۴ | ۶ | ۲۸۰۵ |
| دہلی | سلطانی | سراج الاخبار | ۰ | ۵؎ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱؎ مطبع بند ہوگیا۔

۲؎ مطبع بند ہوگیا۔

۳؎ یہ مطبع کان پور سے منتقل کیا گیا۔

۴؎ مطبع نے معلومات فراہم نہیں کیں۔

۵؎ مطبع نے معلومات فراہم نہیں کیں۔

| مقام | مطبع | اخبارات | | | | | مطبوعات | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | اخبار | اڈیٹر | اشاعت | اخبار کی سالانہ آمدنی آنے | روپے | مجموعی تعداد | مجموعی اشاعت |
| دہلی | مطبع العلوم | قران السعدین | کریم بخش | ۳۵ | ۰ | ۳۳۶ | ۱۵ | ۵۴۵۰ |
| دہلی | دقیق الاخبار | دقیق الاخبار | پرایا داس | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| گوالیار | عالی جاہ | گوالیار اخبار | منشی لچھمن پرشاد | ۱۰۵ | ۰ | ۱۲۶۰ | ۰ | ۰ |
| اندور | اندور | مالوہ اخبار | پنڈت دھرم نرائن | ۹۱ | ۰ | ۹۶۰ | ۱۲ | ۲۷۵۰ |
| میرٹھ | جام جہاں نما | جام جہاں نما | چنی لال و اشیو سہائے | ۳۹ | ۰ | ۴۳۲ | ۵ | ۱۷۰۰ |
| میرٹھ | جام جمشید | جام جمشید | بابو شب چندر | [1] | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| لاہور | کوہ نور | کوہ نور | ہرسکھ رائے | ۲۵۹ | | ۵۸۰۱ | ۱۶ | ۷۵۹۵ |
| لاہور | لاہور گزٹ | لاہور گزٹ | تیج چند سرکار | ۰ | | ۰ | ۵ | ۷۲۰ |
| ملتان | ریاض نور | ریاض نور | مہدی حسین خاں | ۹۳ | ۰ | ۱۵۴۴ | ۰ | ۰ |
| ملتان | شعاع شمس | شعاع شمس | فقیر غلام نصیر الدین | [2] | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| سیالکوٹ | چشمۂ فیض | چشمۂ فیض | دیوان چند | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | [3] |

[1] مطبع بند ہو گیا۔

[2] مطبع نے معلومات فراہم نہیں کیں۔

[3] یہ نیا مطبع ہے جو حال ہی میں قائم ہوا ہے۔

صوبۂ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

# پہلا حصّہ

# اخبارات

# زبدۃ الاخبار
## (آگرہ)

۱۸۴۸ء

یہ اخبار ہر جمعہ کو شایع ہوتا ہے۔ اس کے مالک و اڈیٹر منشی واجد علی خاں بے حد ہوش مند اور باعزت انسان ہیں۔ ضخامت چار صفحات اور قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ منشی واجد علی خاں گزشتہ پندرہ سال سے اس اخبار کے مہتمم رہے ہیں[1]، اور اب پچھلے دو برس سے وہی اس کے مالک بھی ہیں۔ یہ اخبار اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں انگریزی کے "آگرہ اخبار" سے بھی تعلق رکھتا تھا[2]۔

خریداروں سے زبدۃ الاخبار کی آمدنی تقریباً ایک سو چالیس روپے ماہوار ہے۔ اس رقم کے علاوہ دور و نزدیک کے ان راجوں اور نوابوں سے بھی سو روپے کے قریب مل جاتے ہیں، جو اس اخبار کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے متمنی رہتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ اس اخبار میں کوئی ایسی بات نہ چھپے جس سے ان کی سبکی ہو۔ ان ذرایع سے اخبار کی جو آمدنی ہوتی ہے، اس کی تفصیل یہ ہے:۔

---

[1] اس حساب سے ۱۸۳۳ء میں زبدۃ الاخبار کا اجرا ہوا ہوگا۔ یہ فارسی کا اخبار تھا۔ مولف اختر شاہنشاہی نے بھی مختصراً حسب ذیل الفاظ میں اس اخبار کا ذکر کیا ہے:

"زبدۃ الاخبار — آگرہ، ہفتہ وار، چار ورق، اجرائی ۸ نومبر ۱۸۵۳ء"

پیش نظر مواد کی روشنی میں مولف اختر شاہنشاہی کا یہ بیان صحیح نہیں ہے کہ زبدۃ الاخبار ۱۸۵۳ء میں جاری ہوا تھا۔

[2] ولیم کیری کے بیان کے مطابق ڈاکٹر ہنڈرسن نے آگرہ اخبار کے نام سے "دیسی زبان کا اخبار فارسی رسم خط" میں جاری کیا تھا۔ اخبار چل نہیں سکا اس لیے نومبر ۱۸۳۲ء میں انھوں نے اس کو انگریزی کا اخبار بنا دیا۔

Good Old Days of Hon'ble John Company, pp. 447-448.

نیشنل آرکائیوز میں آگرہ اخبار کے سلسلے میں بعض سرکاری یادداشتیں، اور ڈاکٹر ہنڈرسن کے چند خطوط محفوظ ہیں جو اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ "آگرہ اخبار پریس" جنوری ۱۸۳۱ء میں قایم ہو چکا تھا۔

| | |
|---|---|
| راجا بھرت پور سے | ۳۰ روپے ماہوار |
| راجا الور سے | ۲۰ روپے ماہوار |
| نواب جھجر سے | ۱۵ روپے ماہوار |
| نواب جاورا سے | ۱۰ روپے ماہوار |
| نظام حیدر آباد سے | ۱۵ روپے ماہوار |
| سیٹھ لچھمی چند سے | ۱۵ روپے ماہوار |
| کل آمدنی | ۱۰۵ روپے ماہوار |

زبدۃ الاخبار کے اخراجات اگر چالیس روپے ماہوار مان لیے جائیں، تو اس حساب سے دو سو روپے ماہوار کی خالص بچت ہوتی ہے۔ اخبار میں شایع ہونے والے اشتہارات سے جو یافت ہوتی ہوگی، وہ ان دو سو روپیوں کے علاوہ ہے۔

زبدۃ الاخبار کی خبریں عموماً مصدقہ ہوتی ہیں، جو انگریزی اخباروں سے یا دیگر معتبر ذرایع سے حاصل کی جاتی ہیں۔ اڈیٹر کسی معاملے میں عموماً نہ تو اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور نہ کوئی قابل گرفت بات ہی لکھتا ہے۔ وہ حد درجہ احتیاط برتتا ہے۔ بے اطمینانی کے اظہار کی اگر کبھی نوبت بھی آتی ہے تو وہ اپنے خیالات کو رنگین عبارت کا جامہ پہنا دیتا ہے۔ فحش نگاری سے اس کو دور دور کا واسطہ نہیں ہے۔

۱۸۴۷ء کے اوایل میں آگرہ کالج کے ایک استاد مسٹر فنک (Fink)، اڈیٹر صدر الاخبار سے اس اخبار کے اڈیٹر کی اَن بن ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی زبدۃ الاخبار کے نام میں "تحفۃ الاخیار و مقراض الاشرار" کا بھی اضافہ ہوگیا۔ اس صوبہ میں چوں کہ یہی ایک ایسا وقیع اخبار ہے جس کا ہمارے اسکولوں اور کالجوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے یہاں کے تعلیم یافتہ اصحاب اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اس سے دل چسپی رکھتے ہیں، مذہبی مسائل اور دوسرے معاملات میں اس کو اپنا ترجمان بھی سمجھتے ہیں۔ خصوصاً اُن اُن اخبارات کے مقابلے میں جن کو ہمارے اسکولوں اور کالجوں کے تعلیم یافتہ نوجوان نکال رہے ہیں، اور جن کی وساطت سے مغربی خیالات کی ترویج و اشاعت کی جارہی ہے۔ جہاں تک مغربی خیالات کا تعلق ہے ان کی براہ راست اشاعت تو شاذ ہی کی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود زبدۃ الاخبار کا اڈیٹر جو غالی مسلمان ہے مسلمانوں کے حسب دل خواہ تنقیدیں کرنے کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۱۸۴۹ء

فارسی کے زبدۃ الاخبار کو صوبہ شمالی و مغربی کے دیسی اخباروں میں سب سے زیادہ وقیع اور کثیر الاشاعت

اخبار ہونے کا جو امتیاز حاصل تھا، وہ بدستور قائم ہے۔ روزمرّہ کے واقعات پر اڈیٹر کی رائے زنی کا لہجہ مناسب اور معتدل ہوتا ہے۔ اخبار کی اشاعت ۱۰۱ ہے۔

اڈیٹر کے بیان کے مطابق گزشتہ سال اخبار پر ۸۷۲ روپے خرچ ہوئے اور جہاں تک آمدنی کا تعلق ہے اخبار اور کتابوں کے اگر تمام نسخے فروخت ہو جائیں تو مجموعی آمدنی ۱۶۴۴ روپے ہوتی ہے۔

۱۸۵۰ء

فارسی کا زبدۃ الاخبار گزشتہ سال بھی منشی واجد علی خاں ہی کی ملک رہا، اور صوبہ شمالی و مغربی کے وقیع ترین اخبار ہونے کا امتیاز بھی حسب سابق اس کو حاصل رہا، اگرچہ گزشتہ سال اس کی اشاعت بہ قدر ۲۲ کم ہوگئی۔ ۱۸۴۹ء کے اواخر میں اس کی اشاعت ۱۵۱ تھی، جو ۱۸۵۰ء میں ۱۲۹ رہ گئی۔

۱۸۵۱ء

۱۸۵۰ء کے اواخر میں زبدۃ الاخبار کی اشاعت ۱۲۹ تھی جو ۱۸۵۱ء میں گر کر ۱۱۰ رہ گئی۔ اشاعت کے گرنے کا سبب یہ نہیں ہے کہ اس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے، بلکہ اصلی سبب نئے نئے اخبارات کا اجرا ہے۔ زبدۃ الاخبار جو آگرے کا قدیم ترین اخبار ہے، اس کی اشاعت بہ تدریج گر رہی ہے۔ پنجاب کی لڑائی کے دوران میں اس کی رفتار رک گئی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں لوگوں کو خبروں سے غیر معمولی شغف پیدا ہو گیا تھا۔

۱۸۵۲ء

زبدۃ الاخبار کی اشاعت ۱۱۰ سے بھی گر کر صرف ۶۰ یا ۷۰ رہ گئی ہے۔ اڈیٹر اپنی فارسی دانی کے لیے مشہور ہے۔ زبدۃ الاخبار کے بیش تر خریدار اخبار بینی کی غرض سے نہیں بلکہ اڈیٹر کی فارسی تحریر پڑھنے کے شوق میں اس کو خریدتے ہیں۔

۱۸۵۳ء

منشی واجد علی خاں جو اب تک زبدۃ الاخبار کے یکہ و تنہا روحِ رواں تھے، گزشتہ سال کے اوائل میں انھوں نے اخبار کا اہتمام شیخ کریم اللہ کو سونپ دیا۔ ۱۸۵۰ء سے اخبار کی حالت برابر گر رہی ہے۔ اس وقت اس کی اشاعت ۱۵۰ تھی، جو اب صرف ۵۳ رہ گئی ہے۔ ڈر ہے کہ اخبار کا یہ تدریجی زوال کہیں اس کی زندگی کا چراغ ہی گل نہ کر دے۔

اخبار کی آمدنی بھی، سرپرستی کی عدم فراوانی سے، بہت کم ہو گئی ہے۔ سابق اڈیٹر کی دور رس نگاہوں نے اس گراوٹ کے آخری نتائج کا اندازہ لگا کر اس نازک صورت حال سے بجا طور پر چھٹکارا حاصل

کر لیا، تاکہ وہ زیادہ پُر منافع اور مستقل سرکاری ملازمت کر سکے۔

منشی واجد علی خاں فارسی کے معروف عالم ہیں۔ اپنے اخبار کے لیے جو مضامین وہ پسند کرتے تھے، وہ ان کی غیر معمولی ذہانت اور ان کے حُسنِ انتخاب کے آئینہ دار ہوتے تھے۔ ان کا دل کش اندازِ تحریر ان مضامین کو اور زیادہ دل فریب بنا دیتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ [زبدۃ الاخبار کے] سابق اڈیٹر [واجد علی خاں] نے ہمیشہ اس امر کی کوشش کی کہ اپنے خیالات واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ناظرین کے سامنے پیش کریں، وہ اس بات کی بھی کوشش کرتے تھے کہ ان کے طرزِ تحریر کی خوش گواری و دل فریبی اُن کے خیالات کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول بنا دے۔

ان کی ادارت میں زبدۃ الاخبار کا دامن رنگین اور طولانی طرزِ تحریر سے نیز اُس مبالغہ آمیزی سے پاک رہا، جو مشرقی اقوام کی انشا پردازی کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس لیے اخبار کی ناکامی کا سبب یہ نہیں ہو سکتا کہ عموماً لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ ہاں اڈیٹر کی عدم مقبولیت اس کی ایک ممکن وجہ ہو سکتی ہے۔

جس وقت یہ سطریں لکھی جا رہی تھیں معلوم ہوا کہ اخبار بند ہو گیا ہے۔

## زبدۃ الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کلُ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۵۱ | ۸۴ | ۸ | ۱۴ | ۱۵۷ |
| ۱۸۴۹ء | ۵۲ | ۷۸ | ۷ | ۱۴ | ۱۵۱ |
| ۱۸۵۰ء | ۴۹ | ۵۷ | ۸ | ۱۵ | ۱۲۹ |
| ۱۸۵۱ء | ۳۹ | ۵۱ | ٦ | ۱۴ | ۱۱۰ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۲ | ۳۸ | ۳ | ۰ | ۵۳ |
| ۱۸۵۴ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | بند ہو گیا |

# اخبار الحقایق
## ( آگرہ )

۱۸۴۸ء

گزشتہ جون میں اس اخبار نے "صدر الاخبار" کی جگہ پر "اخبار الحقایق" کا نام اختیار کیا ہے۔ نام کی تبدیلی کی ضرورت یوں پیش آئی کہ صدر الاخبار میں کچھ قابل اعتراض اور اہانت آمیز مضامین شایع ہوئے تھے۔ بلکہ اسی وجہ سے دیسی اخبارات و مطابع اور اس صوبے کے سرکاری مدارس کے باہمی تعلق کی نگہداشت کے لیے گورنمنٹ کو آئین و ضوابط مرتب کرنے کی ضرورت بھی پیش آئی۔

صدر الاخبار کو مسٹر فنک (Fink) نے ۱۸۴۶ء میں جاری کیا تھا، اور آگرہ کالج سے تعلق رکھنے والے بہت سے صاحبان نے اس چھاپے خانے کے حصے بھی خریدے تھے۔ اس کا سرمایہ پانچ پانچ روپیوں کے دو سو حصوں پر مشتمل تھا۔ اس اخبار کے اجرا کا مقصد سائنٹفک تعلیم کی ترویج و اشاعت تھا، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسٹر فنک نے اسی مطمح نظر کو ہمیشہ پیش نظر رکھا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد ایشوری پرشاد اس کے اڈیٹر کے فرایض انجام دینے لگے، جو اس کالج کے پرانے طالب علم رہ چکے ہیں اور اب یہیں علم ریاضی کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان ہی کی ادارت میں وہ مضامین شایع ہوئے تھے، جن کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، اور اسی کے نتیجے میں ان کو اخبار سے الگ ہونا پڑا۔ ان کی جگہ پر مسٹر فےلن (Fallon) کو اخبار کا نیا اڈیٹر مقرر کیا گیا، جو کالج میں زاید استاد ہیں اور حسب ضرورت مختلف علوم کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس ادارتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اخبار کا نام بھی بدل کر "اخبار الحقایق" ہو گیا، اور اس کے پہلے ہی نمبر میں قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کے متعلق معذرت بھی شایع کی گئی۔

نئے اڈیٹر مسٹر فےلن کی نگرانی میں خوش اسلوبی کے ساتھ اخبار نکل رہا ہے۔ لیکن دیسی آبادی کے مذہبی معتقدات سے متعلق مضامین کی اشاعت کے باب میں اس وقت جتنی احتیاط برتی جا رہی ہے، اس سے بھی زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ ہردوار کے گرد و نواح میں ذبیحہ گاو کے سوال پر کچھ عرصہ ہوا، اس اخبار میں بعض غیر منصفانہ خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔ میرٹھ کے اخبار جام جمشید نے قدرتاً، ترش لہجے میں اس کا

جواب دیا۔ اس نوع کے مضامین کی اشاعت سے کلّی احتراز نہ کیا گیا، تو ان فواید کا اگر سرے سے خاتمہ نہ بھی ہو، جو مسٹر فیلن کی ادارت سے حاصل کیے جا سکتے ہیں، تو ان میں بڑی حد تک کمی ضرور واقع ہو گی۔

اخبار الحقایق ہفتے میں دو بار بدھ اور سنیچر کو شایع ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے اخراجات تقریباً سو روپے ماہوار تبلائے جاتے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے :-

| مد | آنے | روپے | |
|---|---|---|---|
| نایب اڈیٹر | ۰ | ۱۵ | ماہوار |
| کاتب | ۰ | ۱۰ | ماہوار |
| محاسب وغیرہ | ۰ | ۷ | ماہوار |
| پریس مین | ۰ | ۵ | ماہوار |
| دھلائی کرنے والا اور دو قلی | ۰ | ۸ | ماہوار |
| چپراسی و چوکی دار | ۰ | ۸ | ماہوار |
| بھشتی | ۱۲ | ۰ | ماہوار |
| کاغذ | ۰ | ۲۲ | ماہوار |
| متفرقات | ۰ | ۶ | ماہوار |
| خرچ ڈاک | ۰ | ۸ | ماہوار |
| کرایہ مکان | ۸ | ۲ | ماہوار |
| اخراجات مرمت | ۰ | ۲ | ماہوار |
| اتفاقی اخراجات | ۰ | ۵ | ماہوار |
| کل اخراجات | ۴ | ۹۹ | |

اخبار کی آمدنی جو ۳۰۸ خریداروں سے وصول ہوتی ہے، ایک سو دو روپے آٹھ آنے بتائی جاتی ہے۔ خریداروں میں مسلمان ۱۳۰، یورپین ۲۷، اور ہندو ۲۵ ہیں۔ ان کے علاوہ ۲۰ کاپیاں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔

قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کی وجہ سے کالج سے اخبار کا رشتہ منقطع کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ توقع کی جاتی ہے کہ جو تنبیہ کی گئی ہے، وہ کارگر ثابت ہو گی، اور قابل اعتراض مضامین کی اشاعت سے اب کلّی

احتراز کیا جائے گا۔

۱۸۴۹ء

۱۸۴۸ء کے اواخر میں اخبار الحقایق کی اشاعت ۱۰۲، اور اس کی ماہوار آمدنی سو روپے سے زیادہ تھی۔ ۱۸۴۹ء کے اواخر میں اس کی اشاعت گر کر ۷۷، اور آمدنی ۶۲ روپے ماہوار رہ گئی، لیکن خرچ ۷۲ روپے ماہوار رہا، جس کی تفصیل یہ ہے:۔

| مد | آنے | روپے | |
|---|---|---|---|
| مزدوری و تنخواہ عملہ | ۱۰ | ۵۱ | ماہوار |
| کاغذ | ۰ | ۲۰ | ماہوار |
| روشنائی وغیرہ | ۱۰ | ۳ | ماہوار |
| کل | ۴ | ۷۵ | ماہوار |

یہ اخبار حصہ داری کے اصول پر ۱۸۴۶ء میں جاری کیا گیا تھا، لیکن اس سے نفع قطعاً نہیں ہوا۔ آگرہ کالج سے اگر اس کا تعلق نہ ہوتا تو شاید یہ ختم بھی ہو چکا ہوتا۔ یہ صورتِ حال افسوس ناک ہے۔ موجودہ منتظمین کے زیر اہتمام اخبار اگرچہ خوش اسلوبی سے نکالا جا رہا ہے، لیکن لوگ اس کی طرف کم توجہ دے رہے ہیں، جس کا اصل سبب یورپین علوم سے ان کی عدم رغبت ہے، اور اخبار الحقایق یورپین علوم کی اشاعت ہی کے لیے نکالا گیا تھا۔

۱۸۵۰ء

مطبع آگرہ کالج سے جو اخبار شایع ہوتا ہے، اس کا پورا نام "اخبار الحقایق و تعلیم الخلایق" ہے۔ اس کے مہتمم آگرہ کالج کے زائد استاد مسٹر فنِ لن ہی ہیں۔ یہ ایک علمی رسالہ ہے۔ پچھلے سال اس کا جو معیار رہا تھا، وہ اب بھی بحال ہے۔ اشاعت البتہ کم ہو کر ۶۰ رہ گئی ہے۔

۱۸۵۱ء

اخبار الحقائق میں آگرہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات اور خبروں کے علاوہ مفید مضامین بھی شایع ہوتے ہیں۔ اب اڈیٹر کا لہجہ معتدل ہو گیا ہے۔ دو تین سال قبل بدزبانی اور ذاتیات کی اشاعت کے لیے اخبار کی جو بدنامی ہوئی تھی، وہ اب دور ہو گئی ہے۔ تاہم اس وقت تک اخبار اپنے ان وعدوں کو پورا نہیں کر سکا ہے، جو اس کے پہلے اشتہار میں شایع کیے گئے تھے۔ اس سال بھی اشاعت گزشتہ سال کی طرح ۶۰ ہی رہی۔

اخبار کی قیمت قلیل ہے — سالانہ پیشگی چودہ روپے، ورنہ ڈیڑھ روپے ماہوار۔

۱۸۵۲ء

اخبار الحقایق کی اشاعت ۶۰ سے گر کر صرف ۴۰ رہ گئی — ہندو خریدار پانچ، مسلمان آٹھ، عیسائی گیارہ اور تبادلہ ومفت ۲۴۔

۱۸۵۳ء

روزمرہ کی خبروں اور مختلف نوعیت کی مفید معلومات کے علاوہ مقامی حکومت کے احکام و قوانین بھی گورنمنٹ گزٹ سے حرف بہ حرف ترجمہ کرکے اخبار الحقایق میں شایع کیے جاتے ہیں۔

## اخبار الحقایق کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین یا عیسائی | تبادلہ ومفت | گورنمنٹ | مجموعی اشاعت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۸ | ۲۰ | ۲ | ۶ | ۰ | ۳۶ |
| ۱۸۴۹ء | ۲۴ | ۲۳ | ۱۵ | ۱۵ | ۰ | ۷۷ |
| ۱۸۵۰ء | ۵۷ | ۴۹ | ۸ | ۱۵ | ۰ | ۱۲۹ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۵ | ۱۳ | ۱۶ | ۱۰ | ۶ | ۶۰ |
| ۱۸۵۲ء | ۵ | ۸ | ۱۱ | ۱۶ | ۰ | ۴۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۴ | ۱۰ | ۸ | ۱۷ | ۶ | ۵۵ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۰ | ۱۲ | ۱۸ | ۱۹ | ۰ | ۵۹ |

# اسعد الاخبار

## (آگرہ)

۱۸۴۸ء

یہ آگرہ کا دیسی اخبار ہے[1]۔ اس کا بھی بہ ظاہر کچھ اثر نہیں ہے۔ قمرالدین خاں جو اخبار کے مالک اور اڈیٹر ہیں کٹر مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ علم حدیث اور اسلامی تاریخ پر عبور رکھتے ہیں۔ عام خبروں کے علاوہ اس اخبار میں عموماً مذہبی مضامین شایع ہی ہوتے ہیں۔

اسعد الاخبار کی ہفتے وار اشاعت ۵۲ کاپیاں بتلائی گئی ہے، اور آٹھ آنے مہینہ پیشگی اس کا چندہ ہے۔ مسلمان ۴۸، اور ہندو ۴ خریدار ہیں۔ اخبار کی بکری سے اگر کچھ آمدنی ہوتی بھی ہے تو برائے نام ہوتی ہے۔ اڈیٹر کے کسب معاش کا ذریعہ کتابوں کی طباعت ہے۔

۱۸۴۹ء

اسعد الاخبار، اخبار نہیں بلکہ رسالہ ہے، جو چار صفحے کا ہوتا ہے۔ تین صفحات میں قابل ذکر مسلمانوں کے حالات بھرے رہتے ہیں، اور باقی ایک صفحے میں روزمرّہ کی خبریں درج کی جاتی ہیں۔

گزشتہ سال اس کی اشاعت ۵۲ تھی جو اس سال بڑھ کر ۱۲۰ ہوگئی ہے۔

۱۸۵۰ء

اسعد الاخبار اردو میں شایع ہوتا ہے، اب اس کی اشاعت ۱۲۵ ہوگئی ہے۔ یعنی گذشتہ سال کے مقابلے میں اس کی اشاعت بہ قدر پانچ بڑھ گئی ہے۔ مسلمان مولفین و مصنفین کے اقتباسات کے علاوہ اخبار میں بہت کم کوئی اور چیز ہوتی ہے۔ چناں چہ اس کی اشاعت صرف اسی حلقے تک محدود ہے، جو اس نوع کی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔

---

[1] یہ اردو اخبار تھا۔ مہتمم اخبار کی ایک تحریر کے مطابق "شہر جمادی الاول ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۷ مئی ۱۸۴۷ عیسوی" کو اس اخبار کا اجرا ہوا تھا۔

۱۸۵۱ء

اس مطبع سے اب دو اخبار شایع ہوتے ہیں ۔۔ اسعد الاخبار اور معیار الشعرا۔ پہلا ہفتے وار اور دوسرا پندرہ روزہ۔ مطبع کے مالک قمر الدین خاں ہی ہیں، جو اپنے اخبار میں سیرت، بزرگانِ دین کے سوانح، اور دیگر مذہبی موضوعات کے کے علاوہ اور کچھ نہیں چھاپتے۔ یہ اخبار صرف مسلمانوں ہی کے لیے نکالا جاتا ہے۔

گزشتہ سال کے مقابلے میں اسعد الاخبار کی اشاعت بہت زیادہ گر گئی ہے۔ ۱۸۵۱ء کے اواخر میں اس کی اشاعت صرف ۷۱ رہ گئی ہے۔

۱۸۵۲ء

اردو کا اسعد الاخبار، جو مطبع اسعد الاخبار سے شایع ہوتا ہے، اب اس کی اشاعت صرف ۵۸ رہ گئی ہے۔

۱۸۵۳ء

اسعد الاخبار اب اتنا پُر منافع نہیں رہا جتنا کہ پہلے تھا۔ اس کی اشاعت بہت گر چکی ہے۔ حسب دستور اس کا تنزل تدریجی مگر قطعی ہے۔

اسعد الاخبار کی ناکامی کی بہ ظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس طبقے کے لیے یہ اخبار نکالا جاتا ہے، اس کے مذاق کے پیش نظر، اس اخبار کے طرزِ تحریر، خبروں کی نوعیت، اور ترتیب کی باقاعدگی وغیرہ میں مشکل ہی سے کوئی خامی نکالی جا سکتی ہے۔

## اسعد الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | مسلمان | ہندو | یوروپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۴۸ | ۴ | ۰ | ۰ | ۵۲ |
| ۱۸۴۹ء | ۹۳ | ۲ | ۶ | ۱۹ | ۱۲۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۸۴ | ۱۶ | ۸ | ۱۷ | ۱۲۵ |
| ۱۸۵۱ء | ۶۳ | ۵ | ۳ | ۰ | ۷۱ |
| ۱۸۵۲ء | ۵۰ | ۶ | ۲ | ۰ | ۵۸ |
| ۱۸۵۳ء | ۳۹ | ۳ | ۲ | ۰ | ۴۴ |
| ۱۸۵۴ء | ۴۲ | ۳ | ۱ | ۰ | ۴۶ |

# مطلع الاخبار[1]

## (آگرہ)

۱۸۴۸ء

یہ ایک ہفتے وار اردو اخبار ہے جو آگرے کے مطبع اخباری (اکبری)[2] سے شایع ہوتا ہے۔ شیخ خادم علی اس کے مالک اور اڈیٹر ہیں۔ قیمت بارہ آنے ماہانہ ہے۔ بتلایا گیا ہے کہ اس کی صرف ۳۶ کاپیاں چھپتی ہیں تیس چالیس روپے ماہوار خرچ آتا ہے، اور اخبار کی آمدنی سے کوئی بچت نہیں ہوتی۔ لیکن کتابوں اور رسالوں کی طباعت سے تیس روپے ماہوار کے قریب بچ رہتے ہیں۔ اخبار کا مالک غالباً غریب آدمی ہے۔

۱۸۴۹ء

یہ ایک گم نام سا اخبار ہے اور اڈیٹر شیخ خادم علی کے بیان کے مطابق اخبار مشکل ہی سے اپنے اخراجات نکال پاتا ہے۔ اس کی صرف ۳۶ کاپیاں چھپتی ہیں۔

۱۸۵۰ء

اس اخبار کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور اشاعت بھی صرف ۳۶ ہی ہے۔ گزشتہ سال بھی اس کی اتنی ہی اشاعت تھی۔

۱۸۵۱ء

یہ مطبع چل نہیں رہا ہے، لیکن اب تک شیخ خادم علی ہی کی ملکیت ہے، اور ان کی رپورٹ کے مطابق حسب دستور مطلع الاخبار اپنے اخراجات کا کفیل نہیں ہے۔ اور مقروض ہونے کی وجہ سے اس سال مطبع نے کوئی کتاب نہیں چھاپی۔ اخبار میں عمومی خبروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ بایں ہمہ تمام مقامی اخباروں میں یہی ایک ایسا اخبار ہے جس میں

---

[1] بعض رپورٹوں میں اس اخبار کا نام مطبع الاخبار بھی لکھا ہے۔ لیکن "بہی اخبارات" میں مطلع الاخبار درج ہے، اور یہی قرین صحت ہے گارساں دی تاسی نے بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ "مطبع الاخبار شہر آگرہ میں خوب بکتا ہے۔" (خطبات، ص ۳۰) گارساں دی تاسی کا ماخذ بھی بالعموم ان ہی رپورٹوں، کے مرتبین ہی ہوا کرتے تھے۔

[2] ۱۸۴۸ء، ۱۸۴۹ء کی رپورٹوں میں مطبع کا نام "مطبع اخباری" لکھا گیا ہے اور بعد کی رپورٹوں میں "مطبع اکبری" درج ہے۔ موخرالذکر زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے۔

آگرے کی تفصیلی خبریں ملتی ہیں۔ اس کی طباعت بھی اچھی ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے اس سال اشاعت میں ۱۸ کا اضافہ ہوا ہے یعنی ۱۸۵۱ء کے اواخر میں مطلع الاخبار کی اشاعت ۵۱ ہو گئی۔

جلد خبریں چھاپنے کی موجودہ روش کے ساتھ ساتھ اڈیٹر مفید مضامین کا بھی اگر اضافہ کر دے، تو اس کی اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔

۱۸۵۲ء

خادم علی ہی اخبار اور مطبع کے مالک ہیں۔ جہاں تک مقامی خبروں کے چھپنے کا تعلق ہے، آگرے کے تمام اخباروں میں مطلع الاخبار ممتاز حیثیت کا مالک ہے۔ لیکن اشاعت ۵۶ سے گر کر ۴۶ ہو گئی ہے۔

۱۸۵۳ء

مطبع اکبری کے مالک شیخ خادم علی کا اردو ہفتے وار — مطلع الاخبار بدستور جاری ہے۔ لیکن مطبع کی ملکیت میں تبدیلی رونما ہوئی ہے، جس سے کچھ اچھے نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ مطبع اور اس کا سامان یا تو بک چکا ہے، یا رہن رکھا جا چکا ہے اور اخبار کسی دوسرے مطبع میں اب ٹھیکے پر چھپتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اڈیٹر نے اخبار کے کاموں میں اتنی دلچسپی نہیں لی، جو اس کی کامیابی کے لیے ضروری تھی۔ ان کی متعدد مشغولیتیں ہیں۔ صرف اخبار ہی کو خصوصیت کے ساتھ اپنی توجہ کا مرکز انھوں نے نہیں بنایا۔ مقامی خبریں چھاپنے کا جہاں تک تعلق ہے اس اڈیٹر کو اپنے تمام معاصرین پر ہمیشہ تفوق حاصل رہا ہے۔ مقامی خبروں کی اس اخبار میں ہمیشہ بہتات رہی ہے۔

اخبار کے طرز تحریر کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے، جو قابل ذکر ہو۔ یہ ہفتے وار شائع ہوتا ہے اور ۳۶ روپے سالانہ اس کا چندہ ہے۔

مطلع الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | مسلمان | ہندو | یوروپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۲۰ | ۸ | ۲ | ۶ | ۳۶ |
| ۱۸۴۹ء | ۲۴ | ۱۰ | ۲ | ۰ | ۳۶ |
| ۱۸۵۰ء | ۲۳ | ۱۰ | ۳ | ۰ | ۳۶ |
| ۱۸۵۱ء | ۲۹ | ۱۷ | ۸ | ۰ | ۵۴ |
| ۱۸۵۲ء | ۱۹ | ۱۸ | ۹ | ۰ | ۳۶ |
| ۱۸۵۳ء | ۲۱ | ۱۰ | ۵ | ۰ | ۳۶ [۱] |
| ۱۸۵۴ء | ۳۴ | ۱۰ | ۲ | ۰ | ۴۶ |

[۱] گارساں دی تاسی ۱۸۵۳ء کے خطبے میں کہتا ہے کہ مطلع الاخبار "شہر آگرہ میں خوب بکتا ہے"۔ (خطبات: ص ۳۰)

# اخبار النّواح

## (آگرہ)

۱۸۴۹ء

مطبع مصدر النوا در گزشتہ سال قائم ہوا ہے۔ اسی مطبع سے اخبار النواح شایع ہوتا ہے۔ اس کے اڈیٹر جواہر لال آگرہ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ دس آنے ماہانہ کے حساب سے اس کے ۳۴ خریدار ہیں۔ عام معمولی باتیں اس میں بہت ہوتی ہیں۔

اس اخبار کے ہندو خریدار چوں کہ زیادہ ہیں، اسی لیے ہر ہفتے ایک مزید ورق ان کے لیے الگ سے چھاپا جاتا ہے، جو قدیم مہمل توہمات اور دیو مالا سے بھرا رہتا ہے۔ اس مزید ورق کے لیے تین روپے سالانہ وصول کیے جاتے ہیں۔

۱۸۵۰ء

اس اخبار کا پورا نام "اخبار النواح و نزہت الارواح" ہے۔ ہندو فرقے کی جو توقعات اس اخبار سے وابستہ تھیں، وہ پوری نہیں ہوئیں۔ ہندو خریداروں کے لیے جو مخصوص ضمیمہ ہر ہفتے شایع کیا جاتا تھا، اس کا سلسلہ بھی اب منقطع کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال سے جواہر لال اس کارخانے کے یکہ و تنہا مالک ہو گئے ہیں[1]۔

۱۸۵۱ء

قیاس ہے کہ یہ مطبع ترقی کرے گا، لیکن یہ ترقی اس اردو اخبار کی وجہ سے نہ ہو گی جو اس مطبع سے شایع ہوتا ہے، بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ اس مطبع میں چھپائی کا کام بے حد صفائی و خوش سلیقگی کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔

"اخبار النواح و نزہت الارواح" کی اشاعت زیادہ نہیں ہے، اس کی صرف ۳۶ کاپیاں چھپتی ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ اس سال اخبار اس قابلیت سے مرتب نہیں کیا گیا، جیسا کہ سابق میں کیا جاتا تھا۔ کیوں کہ اس سال علمی مضامین اس میں نظر ہی نہیں آئے۔ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات سے اور مسٹر کورکرن (Corcoran)

---

[1] اس جملے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدا میں جواہر لال کے علاوہ کوئی اور بھی مطبع و اخبار میں حصہ دار تھا۔

کی تاریخ چین سے بھرا رہا۔

۱۸۵۲ء

حکیم جواہر لال جو مطبع مصدر النوادر کے مالک اور اخبار النواح کے اڈیٹر ہیں، ان کے بیان کے مطابق گزشتہ سال اخبار کی اشاعت ۴۰ تھی۔ انھوں نے ایسے خریداروں کو اخبار بھیجنا بند کر دیا ہے، جو پابندی سے چندہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اخبار کا معیار حسب سابق ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ اخبار پڑھنے والوں کے لیے اڈیٹر خبریں فراہم کرنے میں محنت و کاوش سے کام لیتا ہے۔ مثلاً ۱۸ر جولائی کے اخبار میں سرکاری احکام کے علاوہ گوالیار، برہما، بنجارا، کلکتہ، مرشد آباد، اور دوسری جگہوں کی خبریں بھی ملتی ہیں۔

۱۸۵۳ء

گزشتہ سال کے مقابلے میں، اخبار کے خریداروں کی فہرست میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے اور ان کی تعداد حسب سابق ۴۰ ہی ہے۔ یہ اخبار دیسی آبادی کے تمام طبقوں میں جاتا ہے[1]۔

اخبار النواح کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۹ء | ۔ | ۔ | ۔ | ۔ | ۴۳ |
| ۱۸۵۰ء | ۔ | ۔ | ۔ | ۔ | ۴۷ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۵ | ۴ | ۵ | ۱۱ | ۳۵ |
| ۱۸۵۲ء | ۔ | ۔ | ۔ | ۔ | ۴۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۔ | ۔ | ۔ | ۔ | ۴۰ |

[1] گارساں دی تاسی کے بیان کے مطابق:

"اخبار النواح پہلے ایک علمی پرچہ تھا، مگر (۱۸۵۳ء میں) معمولی خبروں کا اخبار ہے۔"

(خطبات ص ۳۱)

# قطب الاخبار

(آگرہ)

۱۸۴۹ء

قطب الاخبار مطبع قادری سے شایع ہوتا ہے، جو اسی سال کے اوائل سے شروع ہوا ہے۔ اس میں خبروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ قیمت بارہ آنے ماہوار ہے۔ خریداروں کی تعداد ۲۴ ہے، اس لیے اخبار سے منافع کی زیادہ توقع نہیں ہو سکتی۔ اڈیٹر کتابوں کی طباعت کو اپنی آمدنی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

۱۸۵۰ء

محمد امیر خاں مطبع قادری سے قطب الاخبار نکالتے ہیں، جس میں خبروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ خریداروں کی تعداد ۳۳ ہے جو گزشتہ سال ۴۸ تھی۔ اس اعتبار سے اشاعت میں کمی نمایاں ہے۔

۱۸۵۱ء

گزشتہ سال مطبع اور اخبار دونوں کی ملکیت میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اب وزیر خاں و احمد خاں مشترکہ طور سے مطبع و اخبار کے مالک و مہتمم ہیں۔ قطب الاخبار کے نام میں بھی تبدیلی عمل میں آئی ہے، جس کی وجہ سے اس کا نام بہت طویل ہو گیا ہے — "قطب الاخبار و تذکرۃ الاشعار و احکام سرکار و تواریخ الاخیار"۔ اخبار کے نام ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں خبروں اور غزلوں کے علاوہ گورنمنٹ کے احکام نیز پیغمبروں اور شہدا کے حالات ہوتے ہیں۔ اشاعت بہت کم ہے، صرف ۲۹۔

۱۸۵۲ء

وزیر خاں اور احمد خاں جو اب قطب الاخبار کو چلا رہے ہیں انھوں نے اس کی اشاعت ۲۹ سے بڑھا کر ۴۵ کر دی ہے۔

۱۸۵۳ء

گزشتہ سال اخبار کی اشاعت ۴۵ سے گر کر ۳۳ ہو گئی۔

اخبار کا طرزِ تحریر انتہائی بے جان اور اوسط درجے سے بھی کم تر ہے۔ اس کے ٹائپ کی طباعت

بھی حد درجہ گھٹیا ہوتی ہے۔ روزمرّہ کی خبریں، سرکاری قوانین و احکام، پیر پیغمبروں اور شہدا کے حالات اور شعر و شاعری سے اخبار کو زینت دی جاتی ہے[1]۔

## قطب الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۲ |
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۳ |
| ۱۸۵۱ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۹ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۵ |
| ۱۸۵۳ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۳ |
| ۱۸۵۴ء | ۷ | ۸ | ۱ | ۰ | ۱۶ |

[1] گارساں دی تاسی کے بیان کے مطابق:
" قطب الاخبار .... میں مذہب اسلام کے متعلق بحث ہوتی ہے۔ اس میں اخبار اسلام (احادیث) انبیا، شہدا اور اولیا ے اسلام کے حالات شایع ہوتے ہیں اور قدیم مصنفین کی کتابوں کے اقتباسات بھی درج کیے جاتے ہیں۔"
(خطبات ص ۳۱)

# معیار الشعرا

## (آگرہ)

۱۸۵۱ء

مطبع اسعد الاخبار سے دو اخبار شایع ہوتے ہیں ــــ اسعد الاخبار اور معیار الشعرا[1]۔ مطبع کے مالک قمر الدین خاں ہیں۔ معیار الشعرا میں قدیم و جدید شعرا کا کلام چھاپا جاتا ہے۔ یہ پندرہ روزہ ہے۔ اشاعت بہت کم ہے۔ صرف پندرہ

---

[1] معیار الشعرا اخبار نہیں بلکہ گل دستہ تھا۔ سرکاری رپورٹوں میں پہلی بار ۱۸۵۱ء میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ۱۸۵۱ء سے بہت پہلے اس کا اجرا ہو چکا تھا۔ ماسٹر رام چندر کے اخبار فوائد الناظرین مورخہ "سیز دہم نومبر ۱۸۴۸ء" اور نومبر ۱۸۴۸ء کے اسعد الاخبار میں معیار الشعرا کے اشتہار ہم کو ملتے ہیں، جن سے اس کی نوعیت اور ادارت پر روشنی پڑتی ہے:

اشتہار فوائد الناظرین

"واضح ہو کہ تفریح طبائع کے واسطے پندرویں روز مجلس مشاعرہ راقم کے مکان میں منعقد ہوتی ہے، چوں کہ سب اضلاع کے رئیس اس سے حظ حاصل نہیں کر سکتے، لہذا راقم کو یہ منظور ہے کہ ہر مشاعرہ کی غزلیں ایک دو ورقہ [پرچہ] مثل اخبارات کے طبع ہوا کریں۔ اور چوں کہ بعض شعرا علم عروض و قافیہ سے کم ماہر ہوتے ہیں اس لحاظ سے نصف آخیر صفحے میں اس کا بیان ہے [تا] کہ خریدار علم عروض و قافیہ سے واقف ہو جاویں اور رفتہ رفتہ ایک تذکرہ شعرائے حال کا، بسبب اس کے کہ شروع غزل میں حال مختصر شاعر کا مندرج ہوگا، تیار ہو جائے گا اور بہ نظر رفاہ عام چار آنے ماہواری جو کہ صرف کاغذ اور چھپائی کے واسطے تھا قیمت اس کی مقرر کی۔ ہاں اگر غزلیں زیادہ ہوں گی، اور پرچہ اس قدر بڑھ جاوے کہ اس کے صرف کے واسطے وہ قیمت کافی نہ ہو تو فی ورق کچھ مناسب قیمت زیادہ کرنی پڑے گی۔ اور مصرع طرح مشاعرہ آئندہ کا اس کے اخیر میں طبع ہوگا۔ لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو اس پرچہ موسوم بہ معیار الشعرا کا خریدنا منظور ہو تو درخواست اپنی راقم کے پاس مدرسہ آگرہ میں ارسال فرماویں اور محصول ذمہ خریدار ہوگا۔ یہ پرچہ بتاریخ ۱۲ نومبر روز سہ شنبہ کے طبع ہوگا۔
مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۴۸ء۔ فقط۔ العبد ابو الحسن، مدرس فارسی مدرسۂ آگرہ"

(بقیہ اگلے صفحے پر)

نسخے چھپتے ہیں۔ خریدار تین ہی ہیں۔ باقی مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۲ء

معیار الشعرا سے مطبع کو کوئی منافع نہیں ہوتا۔

---

## اشتہار اسعد الاخبار

"خلاصہ اشتہار

"مرسلہ جناب منشی محمد ابوالحسن میر منشی مدرسہ اکبر آباد، مدرس اول درجہ فارسی

"واضح ہو کہ ایک مجلس مشاعرہ کی پندرہویں روز راقم کے مکان پر ہوتی ہے، اور اکثر غزلیں شعرا کی، اور اضلاع سے بھی اس مشاعرہ میں آتی ہیں۔ راقم نے یہ تجویز کیا کہ وہ نتایج وافکارِ تازہ شعرا جو مشاعرے میں پڑھے جاتے ہیں، قالب طبع میں بھی آیا کریں، تاکہ سخن سنجانِ امصار و دیار اوس کے ملاحظے سے محظوظ ہوا کریں اور ہر ایک شاعر کی طباعی کا حال ہر کہہ و مہ کو معلوم ہو۔ اور چوں کہ بعضے شاعر علم عروض و قافیہ سے کم واقف ہوتے ہیں، اس نظر سے اوس کے اخیر صفحہ کے آخر میں اوس کا بھی بیان ہو۔ اور چار آنہ ماہواری اوس کی قیمت صرف کاغذ اور چھاپہ کے لیے مقرر کی۔ آئندہ اگر غزلیں زیادہ ہوں گی، اور اس دو ورقہ میں جو بالفعل مطبوع ہو کر تقسیم ہوا کرے گا، اون کی گنجائش نہ ہو گی تو پرچہ کا حجم زیادہ کیا جائے گا، اور اوراق زائدہ کی بابت فی ورق کچھ قیمت بڑھا دی جائے گی۔ اور مصرع طرح مشاعرۂ آئندہ کا اوس کے آخر میں چھاپہ جائے گا کہ ناظرین اور خریدار بے تکلف اوس سے اطلاع پا کر اوس زمین میں غزل کہہ کر بھیج دیا کریں۔ اور غزل و خط بھیجنے میں طریقہ پوسٹ پیڈ بھیجنے کا مسلوک رکھیں، ورنہ راقم کو ہر بزرگوار کے خط و غزل کا محصول دینے میں بڑی زیر باری ہو گی اور اس کا متحمل نہ ہو سکے گا۔ لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو خریدنا اوس پرچہ موسوم بہ معیار الشعرا کا منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس مدرسہ اکبر آباد میں ارسال کریں۔ اور محصول اوس پرچہ کا خریدار کے ذمہ ہو گا۔ اور وہ پرچہ لطافت آمیز مطبع اسعد الاخبار میں چھپا کرے گا۔

العبد محمد ابوالحسن مدرس اول فارسی مدرسہ اکبر آباد"

مولوی ابوالحسن نے حکیم فضل الدین خاقانی کی کتاب تحفۃ العراقیہ "تحشیہ و تصحیح" کے ساتھ "مطبع مدرسہ اکبر آباد سے" ۱۸۵۵ء میں شایع کی تھی۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۸۵۳ء

معیار الشعرا قدیم شاعروں کے کلام سے بھرا رہتا ہے۔ ان جدید شعرا کا کلام بھی اس میں چھپتا ہے، جو شاعر کہے جانے کے متمنی ہوتے ہیں۔

---

جون ۱۸۴۹ء کے اسعد الاخبار میں ہم کو ایک خبر ملتی ہے، جس کا معیار الشعرا سے براہ راست تعلق ہے۔ اس خبر سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت معیار الشعرا کی ادارت میں تبدیلی ہو چکی تھی۔ خبر حسب ذیل ہے:

"پرسوں شب کو مشاعرہ ہوا۔ اکثر شعرائے اکبرآباد اور بعض سخن وران عجم تشریف لائے۔ ہر ایک کے کلام فصیح سے حاضرین بزم مشاعرہ محظوظ ہوئے۔ وے شایقانِ سخن جو مشاعرے میں تشریف نہ رکھتے تھے، بہ ملاحظۂ معیار الشعرا، جو اس مطبع [اسعد الاخبار] میں چھپتا ہے اور سید مدد علی تپشؔ اس کی تہذیب و ترتیب کا انتظام کرتے ہیں، محظوظ ہوں۔ مشاعرہ بڑی زیب و زینت کا ہوتا ہے۔ اور یہ پرچہ معیار الشعرا عجب لطف خیز مطبوع ہوتا ہے۔ ہر شاعر کی غزل منتخب ہو کر لکھی جاتی ہے ...."

معیار الشعرا ایک عرصے تک جاری رہا تھا۔ مرزا غالبؔ نے ایک خط میں منشی شیو نراین آرام سے دریافت کیا تھا کہ "اب تم یہ بتاؤ کہ رئیس رام پور کے یہاں تمھارا اخبار معیار الشعرا جاتا ہے یا نہیں؟" اس جملے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آگے چل کر معیار الشعرا کی ملکیت و ادارت شیو نراین آرام کی طرف منتقل ہو گئی تھی۔

# نور الابصار اور بدھی پرکاش

## (آگرہ)

۱۸۵۲ء

منشی سدا سکھ لال نے ۲ راکتوبر ۱۸۵۱ء کو مسٹر ریڈ، وزیٹر جنرل آف اسکول کی سرپرستی میں ایک مطبع مطبع نور الابصار قایم کیا ہے۔ اس مطبع سے دو اخبار، اردو میں نور الابصار[۱] اور ہندی میں اسی کا ترجمہ بدھی پرکاش شایع ہوتے ہیں۔ دونوں کے اڈیٹر سدا سکھ لال ہی ہیں۔

---

[۱] اسعد الاخبار (اکتوبر ۱۸۵۱ء) میں نور الابصار پر حسب ذیل تبصرہ شایع ہوا تھا:

"اکبر آباد میں جناب منشی سکھ لال نے، جو بہ علم انگریزی و فارسی و اردو امصار و اقران میں ممتاز اور استعداد لایقہ میں بے نظیر ہیں۔ ایک مطبع جدید محلہ موتی کٹرہ میں قایم و جاری کیا ہے اور اخبار موسوم بہ نور الابصار کہ فی الواقع اسم بامسمیٰ ہے طبع کیا ہے۔ راقم [اڈیٹر اسعد الاخبار] اس کے معائنے سے ازبس خوش ہوا۔ عبارت اردو کی سلاست و متانت کی تعریف کی جائے یا مطالب مفیدہ کا بیان ہو۔

"اس کی ترتیب ان مطالب سے کی گئی ہے کہ اول تو واقعات و سانحات شہر و دیار، پھر مطالب علمی، پھر نصیحت و پند اور بیان اخلاق، پھر سرکاری قانون۔ اور وہ اخبار ہفتہ وار چھپتا ہے۔ اس کی قیمت ایک روپیہ ماہوار اور پیشگی دینے والے کو چھ روپے سالیانہ ہے۔"

مولف اختر شاہنشاہی نے بھی ایک نور الابصار کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"الہ آباد، محلہ خلد آباد، آٹھ ورق اوسط پندرہ روزہ، سالانہ سے، (چھ روپے) یوم شنبہ، مالک منشی سدا سکھ لال مہتمم مولوی تفضل حسین ..... از مطبع نور الابصار اجرای یکم جنوری ۱۸۵۲ء"

(اختر شاہنشاہی ص ۲۷۵)

گمان غالب ہے کہ متذکرہ بالا اقتباس میں کاتب نے اکبر آباد کو "الہ آباد" لکھا ہے۔ اخبار کا اور مالک اخبار کا نام تو مولف اختر شاہنشاہی نے صحیح لکھا ہے لیکن سنہ اجرا صحیح نہیں ہے۔

روزمرہ کی خبروں کے علاوہ انگریزی اخبارات کے اقتباسات اور تاریخ طبیعات وغیرہ پر دل چسپ مضامین بھی ان اخباروں میں شایع ہوتے ہیں۔ نور الابصار کی زبان سیدھی سادی ہوتی ہے۔ مضامین بھی عمدہ ہوتے ہیں جو عموماً انگریز مصنفین کی کتابوں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ مضامین کی نوعیت اور عبارت میں دقیق الفاظ کی عدم موجودگی دیسی لوگوں میں اس اخبار کی مقبولیت کو، ان اخباروں کے مقابلے میں بہت کم کر دیتی ہے، جو اپنے اندر کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے۔[۱]

ان دونوں اخباروں کا اڈیٹر سدا سکھ لال مابعد الطبیعات میں بھی دست گاہ رکھتا ہے۔ چناں چہ کبھی کبھی اَبرکرُوم بی (Abercrombie) کی ایک کتاب اِن ٹے لک چوَل پاوَر (Intellectual Power) کے اقتباسات بھی درج اخبار کیے جاتے ہیں۔ اپنے ناظرین کی ضیافت طبع کے لیے کچھ عرصے تک اڈیٹر نے "خواب" پر بھی مضامین شایع کیے ہیں۔ ان کے علاوہ تاریخ وجغرافیہ کے مضامین بھی چھپتے رہے ہیں۔

بدھی پرکاش کی زبان شدھ ہندی ہوتی ہے، اور اچھی ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں نور الابصار کی زبان کم تر درجے کی ہے۔

ان دونوں اخباروں کی دو دو سو کاپیاں مسٹر ریڈ سرکاری مدرسوں کے لیے خریدتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان صوبوں کے تمام اخباروں میں، علاوہ کوہ نور کے، ان دونوں اخباروں کی اشاعت سب سے زیادہ ہے چناں چہ ۱۴ دسمبر ۱۸۵۲ء کو نور الابصار کی اشاعت ۲۳۱، اور بدھی پرکاش کی اشاعت ۲۰۹ تھی۔

---

[۱] نور الابصار اور بدھی پرکاش کے متعلق گارساں دی تاسی کا بھی یہی بیان ہے:

"نور الابصار اور بدھی پرکاش — یہ دونوں پرچے حقیقت میں ایک ہی ہیں، اور ایک ہی شخص کی ادارت میں شایع ہوتے ہیں . . . . ان دونوں کا اڈیٹر سدا سکھ نامی ایک لایق ہندو ہے، جو انگریزی میں بھی کافی لیاقت رکھتا ہے اور کئی کتابوں کا مصنف بھی ہے۔ یہ اخبار بہت کامیاب ہیں کیوں کہ ان میں دل چسپ مضامین اور خبریں شایع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور تاریخ، جغرافیہ ارضیات اور تعلیم پر اکثر پُر مغز مضامین نکلتے رہتے ہیں۔ ان اخبارات کا طرز تحریر بہت پاکیزہ ہوتا ہے، لیکن بہت پُر تکلف نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ان میں بڑے اور شان دار الفاظ و استعارات کا استعمال نہیں کیا جاتا، جسے مشرقی لوگ عام طور سے استعمال کرتے ہیں۔"

(خطبات، ص ۱۸۳-۱۸۴)

۱۸۵۳ء

ان اخباروں کی روز افزوں مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۵۲ء میں نورالابصار کی اشاعت ۲۳۱، اور بدھی پرکاش کی ۲۰۹ تھی، جو زیر تبصرہ سال میں ۲۴۴ و ۲۱۴ بالترتیب ہوگئی۔
ان اخباروں میں تازہ خبروں کی عموماً بہتات ہوتی ہے۔ وزیٹر جنرل آف اسکولس کے مشورے پر اڈیٹر نے کچھ عرصے سے اپنے اخبار کے کالموں میں "تاریخ، جغرافیہ، معدنیات اور تعلیم نسواں کے موضوع پر مضامین شایع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس طرح یہ اخبار تعلیم کی اشاعت کا ذریعہ بھی بن گیا ہے۔
دونوں اخباروں کا طرز تحریر جامع ہونے کے ساتھ ساتھ لفاظی اور عبارت آرائی سے پاک ہوتا ہے۔ وہ شوکت الفاظ بھی ان اخباروں میں نظر نہیں آتی جو مشرقیوں کے لیے جنت نگاہ اور فردوس گوش ہوتی ہے۔

## نورالابصار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین اور حکومت | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۳۱ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۸ | ۶ | ۲۱۳ | ۷ | ۲۴۴ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۶ | ۳ | ۲۱۹ | ۸ | ۲۴۶ |

## بدھی پرکاش کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین اور حکومت | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۱۹ |
| ۱۸۵۳ء | ۸ | ۳ | ۲۰۴ | ۷ | ۲۲۲ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۴ | ۰ | ۲۰۸ | ۳ | ۲۲۵ |

# مالوہ اخبار

## ( اندور )

۱۸۴۹ء

اسی سال کے اوایل میں، مسٹر ہملٹن رزیڈنٹ اندور کی سرپرستی میں مالوہ اخبار کا اجرا ہوا ہے۔ دہلی کالج کے ایک سابق طالب علم دھرم نراین[1] اس کے اڈیٹر ہیں۔ روزمرہ کی خبروں کے علاوہ اگرچہ اس میں کچھ نہیں ہوتا، تاہم اس کو قابلِ قدر انداز سے نکالا جا رہا ہے۔

---

[1] دھرم نراین کشمیری پنڈت اور قران السعدین (دہلی) کے سابق اڈیٹر تھے۔ قران السعدین سے رخصت ہوتے وقت ۲۷ نومبر ۱۸۴۸ء کے اخبار میں انھوں نے لکھا تھا:

"مہتمم اخبار ہذا خدمت میں اُون جمیع صاحبان والاہمت اور دوستان شفیق کے، جن کی عنایت و نوازش بیچ ترویج اس پرچۂ اخبار کے بہ دل مبذول تھی، بہ صد اظہار نیازمندی عرض کرتا ہے کہ اس ذرّہ بے مقدار کو جناب ہملٹن صاحب بہادر دام اقبالہ رزیڈنٹ مالوہ نے اپنی محض والاہمتی اور بزرگی کو کار فرما کے اوپر اہتمام مطبع اور مدرس ثانی مدرسہ اندور کے مامور فرمایا ہے۔"

(قران السعدین، جلد ۳، نمبر ۴۸، مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۴۸ء)

دھرم نراین کا تقرر غالباً یکم جنوری ۱۸۴۹ء سے عمل میں آیا تھا۔ کیوں کہ ۴ دسمبر ۱۸۴۸ء تک وہ قران السعدین کے اڈیٹر رہے تھے اور اس تاریخ کے اخبار میں انھوں نے لکھا تھا کہ "بہ سبب عن قریب روانگی اندور کے اس خدمت سے دست بردار ہوا۔"

(قران السعدین جلد ۳ نمبر ۴۹، مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۴۸ء)

گارساں دی تاسی کی وساطت سے دھرم نراین کے متعلق ہماری معلومات میں یہ اضافہ ہوتا ہے کہ

"مالوہ اخبار ... کے اڈیٹر دھرم نراین ہیں، جن کی عمر صرف چھبیس ستائیس سال کی ہوگی۔ یہ بہت اچھے شاعر ہیں، اور انھوں نے مل کی پولی ٹی کل اکانمی (معاشیات) اور انگلستان کی تاریخ کا ترجمہ بھی کیا ہے۔"

(خطبات، ص ۳۴)

۱۸۵۰ء

مالوہ اخبار کی اشاعت صرف ۹۵ ہے۔

۱۸۵۱ء

مہتمم دھرم نراین ہی ہیں۔ اخبار کے آدھے صفحے پر ہندی ہیں اور آدھے صفحے پر اردو میں خبریں ہوتی ہیں۔ ۱۸۵۱ء کے اواخر میں بھی اشاعت وہی ہے جو گزشتہ سال تھی۔

۱۸۵۲ء

مہاراجا ہلکر اور مسٹر ہملٹن کی سرپرستی میں دھرم نراین ہی اخبار نکال رہے ہیں۔ آدھے صفحے پر ہندی اور آدھے پرے اردو ہوتی ہے۔ ہندی کا حصہ اچھا ہوتا ہے، لیکن اردو حصے کی زبان خالص نہیں ہوتی۔ اس اخبار میں اندور کے علاوہ بھوپال اور گرد و نواح کی دوسری ریاستوں کی خبریں بھی ہوتی ہیں۔ اشاعت ۹۱ ہے۔

۱۸۵۳ء

مالوہ اخبار کے اڈیٹر اب تک اندور اسکول کے ہیڈ ماسٹر دھرم نراین تھے۔ لیکن اب اخبار کا اہتمام اسی اسکول کے سکنڈ ماسٹر پریم نراین کے ہاتھوں میں ہے۔ اس اخبار کی زبان صحیح صاف اور سادہ ہوتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ اڈیٹر سلیس اور قابل فہم عبارت لکھنا پسند کرتا ہے تاکہ لوگ بلا تکلف اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔ اخبار میں جو خبریں دی جاتی ہیں، وہ عموماً گرد و نواح کی ان دیسی ریاستوں سے متعلق ہوتی ہیں جن کی خود اڈیٹر نے سیاحت کی ہے اور جہاں کے حالات و معاملات سے وہ پوری واقفیت رکھتا ہے۔

---

لہ قاسم علی سجن لال نے مالوہ اخبار کی ابتدائی چند جلدیں دیکھی ہیں، جو ادارۂ ادبیات اردو حیدر آباد میں محفوظ ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق مالوہ اخبار کے ایک کالم میں اردو اور دوسرے میں مراٹھی ہوتی تھی۔ دیکھئے

**Indian Historical Record's Commission Proceedings, Vol. XX, P. 54.**

لیکن ان تمام رپورٹوں میں ہر جگہ مالوہ اخبار کو ہندی و اردو کا اخبار لکھا گیا ہے، اور اس کی ہندی کی تعریف بھی کی گئی ہے۔ گارساں دی تاسی نے بھی، جس کی معلومات کا وسیلہ بھی یہی سرکاری افسر ہوا کرتے تھے، جو یہ رپورٹیں مرتب کرتے تھے، یہی لکھا ہے:

"اندور کا اخبار... مالوہ اخبار ہے۔ یہ آٹھ صفحوں پر ہفتہ واری نکلتا ہے۔ اس کے ایک کالم میں اردو اور دوسرے میں ہندی ہوتی ہے۔" (خطبات ا ص ۳۴)

مولف اختر شاہنشاہی نے بھی یہی بات لکھی ہے:

"مالوہ اخبار، اندور، چار ورق کلاں، ناگری مشترک، سالانہ عہ۱۲ مطبع مدرسہ، اجرای ۱۸۴۹ء" (اختر شاہنشاہی، ص ۲۴۷)

مسٹر ہملٹن اور مہاراجا اندور اس اخبار کی کامیابی سے دل چسپی رکھتے ہیں، کیوں کہ اس کی وساطت سے بے حد مفید معلومات کی اشاعت ہوتی ہے۔ مطبع، جو کچھ حد تک مدرسۂ اندور سے متعلق ہے، پنڈت دھرم نراین۔ کے زیر اہتمام ہے، اور ترقی کر رہا ہے۔

## مالوہ اخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | مفت | تبادلہ | گورنمنٹ | کل |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۰۸ |
| ۱۸۵۰ء | ۵۰ | ۲۸ | ۱۷ | ۰ | ۰ | ۰ | ۹۵ |
| ۱۸۵۱ء | ۵۱ | ۱۰ | ۸ | ۷ | ۷ | ۷ | ۹۰ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۷ | ۴ | ۰ | ۹۱ |
| ۱۸۵۳ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۵ | ۶ | ۰ | ۹۱ |
| ۱۸۵۴ء | ۶۸ | ۱۵ | ۱۲ | ۵ | ۵ | ۰ | ۱۰۵ |

---

لہ یہ مدرسہ نومبر ۱۸۴۶ء میں مسٹر ہملٹن ریزیڈنٹ مالوہ کی کوششوں سے قایم ہوا تھا۔ قران السعدین میں مدرسہ اندور کے متعلق ایک خبر شایع ہوئی تھی جو میرٹھ کے انگریزی اخبار مفصلائٹ سے اخذ کی گئی تھی۔ اس خبر سے مدرسہ کی حالت پر روشنی پڑتی ہے:

"آج کی تاریخ سولھویں نومبر (۱۸۴۷ء) کو تین سال مدرسہ کو مقرر ہوئے گزرے ہیں، اور اسی روز امتحان مدرسہ درپیش ہے صاحب رزیڈنٹ بہادر اور کپتان صاحب اور مہاراجا بھی جلسے میں موجود ہیں .... مدرسے میں دو سو ساٹھ لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ اول کی پانچ جماعتوں میں چالیس لڑکے ہیں اور انگریزی زبان کی تحصیل کرتے ہیں۔ تحریر، جغرافیہ، اور تاریخ اور جبر مقابلہ داخل کتب درس ہیں ...."

(قران السعدین جلد ۳ نمبر ۲، مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۴۸ء)

# عمدۃ الاخبار

(بریلی)

۱۸۴۸ء

مدرسۂ بریلی کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ٹری گرنے جون ۱۸۴۷ء میں یہ اطلاع دی تھی کہ اس مدرسے میں لیتھو کا ایک چھاپہ خانہ قایم کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے گورنمنٹ سے ایک اخبار کی سرپرستی کی درخواست بھی کی تھی جو اسی مطبع سے شایع ہونے والا تھا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ "یہ مطبع خاص طور سے ان لوگوں کی ملکیت ہے جو سرکاری مدرسے سے متعلق ہیں۔ ان کے علاوہ مقامی نیز مضافات کے کچھ دیسی اصحاب بھی اس میں شریک ہیں تمام حصہ داروں کا اصلی مقصد یہ ہے کہ طباعت جو ایک عمدہ فن ہے، اس کو اپنے شہر میں رائج کریں تاکہ گورنمنٹ کی عنایت سے زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔"

ابتدا میں اخبار مولوی عبدالرحمن کی نگرانی میں جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی جگہ پر لچھمن پرشاد کا نام درج رہتا ہے۔ اخبار مدرسۂ بریلی کے مطبع عمدۃ الاخبار ہی میں چھپتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے، لیکن مسٹر ٹری گر لکھتے ہیں کہ عن قریب اس کی قیمت وہ کم کرنے والے ہیں۔ کیوں کہ اس کے اجرا پر جو لاگت لگی تھی، بڑی حد تک وہ وصول ہو چکی ہے، اور ساتھ ہی اس کا حجم بھی دو ورق کی جگہ پر تین ورق کرنے والے ہیں۔ اس کی سو کاپیاں چھپتی ہیں، جن میں سے ۷۶ تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے:-

| | | |
|---|---|---|
| بریلی میں یورپین خریدار | ۱۱ | |
| بریلی میں ہندو خریدار | ۱۲ | |
| بریلی میں مسلمان خریدار | ۸ | ۳۱ |
| بریلی کے باہر یورپین خریدار | ۵ | |
| بریلی کے باہر ہندو خریدار | ۱۲ | |
| بریلی کے باہر مسلمان خریدار | ۱۱ | ۲۸ |
| گورنمنٹ اسکولوں میں | ۸ | |
| تبادلہ میں | ۹ | ۱۷ |
| کل | | ۷۶ |

اس اخبار کا ماہوار خرچ چالیس روپے اور آمدنی ستّر روپے تبلائی گئی ہے۔

کچھ دن ہوئے مدرسہ بریلی کی کمیٹی کو لکھا گیا تھا کہ اخبار نیز مطبع میں چھپنے والی کتابوں کی نگرانی کے جملہ اختیارات اگر کمیٹی کو نہ حاصل ہوں تو سرکاری مدرسہ اخبار اور مطبع دونوں سے اپنے جملہ تعلقات منقطع کرلے اور اخبار کو جو سرکاری سرپرستی حاصل ہے اس کو بھی ختم کردیا جائے۔ اس کے جواب میں کمیٹی نے لکھا کہ اس سلسلے میں وہ کسی قسم کی ذمہ داری لینے کے لیے تیار نہیں ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ کمیٹی نے سکریٹری کو ہدایت کی ہے ایسے مضامین اور ایسے انداز تحریر سے احتراز کرنے کی ضرورت کو مالکان مطبع پر واضح کردیں، جن سے اخبار کی افادیت پر پانی پھر سکتا ہے۔ نیز اس کی بھی یاددہانی کی جائے کہ مطبع قائم کرنے والوں کے پیش نظر سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں مفید معلومات کی اشاعت کی جائے۔

اس مطبع کی جملہ مطبوعات کی نگرانی مسٹر ٹری گرنے خود اپنے ذمے لی ہے۔ کمیٹی نے یہ توقع بھی ظاہر کی ہے کہ مسٹر ٹری گر کی نگرانی گورنمنٹ کو اپنی سرپرستی جاری رکھنے پر آمادہ کرسکے گی۔

اس رسالے کا عام کردار اچھا رہا، اور لیتھو کی طباعت کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے، کوئی اخبار بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، لیکن اس کی افادیت، اثر و رسوخ نیز حسن ترتیب کا جہاں تک تعلق ہے، اس کو اول درجے کا نہیں کہا جاسکتا۔

شایع ہونے والے مضامین کے انتخاب میں عدم احتیاط کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ کبھی کبھی اخبار کا لہجہ اور اندازِ بیان اس طرح کا ہوتا ہے، جو ان تعلیم یافتہ دیسیوں میں اس کو یقیناً غیر مقبول بنادے گا، جو کسی ایسی عبارت کو جو روزمرہ سے قریب تر ہو، اوچھی اور نامناسب سمجھتے ہیں۔ پولیس میں درج کی جانے والی وارداتوں اور مقامی چہ می گوئیوں کو کسی ایسے اخبار میں جگہ نہ ملنی چاہیئے جو کسی سرکاری مدرسہ سے وابستہ ہو۔ جن خامیوں کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، وہ ذیل کی مثالوں سے واضح ہوجائیں گی۔ قریبی اشاعتوں میں اس طرح کی کوئی قابل گرفت خبر شایع نہیں ہوئی ہے۔

۷ رنومبر ۱۸۴۷ء کے شمارے میں صفحہ ۱۸۷ و ۱۸۸ پر جو مضمون شایع ہوا ہے، اس میں انگریزوں کے ہندستان بدر کرنے کے خیال کا مضحکہ اڑایا گیا ہے، لیکن مضمون نگار نے اپنے نقطہ نظر کو اس بھونڈے انداز سے پیش کیا ہے کہ اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کی گنجایش رہ جاتی ہے۔ اس طرح کے تمام تذبذب سے احتیاط کے ساتھ یقیناً احتراز کیا جاسکتا تھا۔

۲۲ مئی ۱۸۴۸ء کی اشاعت میں دو قابل توجہ مضامین شایع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک، جو بریلی کی خبروں کے تحت شایع کیا گیا ہے، اُس میں اس سماجی عدم مساوات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ رنڈوے تو بہ آسانی

دوسری شادی کر سکتے ہیں، لیکن بیواؤں کی دوسری شادی کی راہ میں شدید رکاوٹیں حائل ہیں۔ اس کے نتائج بیان کرتے ہوئے کسی ایک بیوہ کا ذکر کیا گیا ہے، جو ان ہی بندشوں کی وجہ سے بے راہ روی میں مبتلا ہوگئی۔
دوسرے مضمون میں لکھنؤ اور دہلی کی اردو کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ کسی مراسلہ نگار کی قلمی کاوش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کئی محاورے اور متعدد عبارتیں ایسی ہیں، جن سے احتراز کرنا ضروری تھا۔

۵ رجون کے شمارے کے پہلے کالم میں ایک خبر ملتی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی برہمن نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ اس خبر کا عام لہجہ (خصوصاً اس کی آخری سطر، جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ قاتل سیدھا جنت میں جائے گا) قطعاً قابل ملامت ہے۔

۱۸۴۹ء

عمدۃ الاخبار کی ضخامت کچھ دنوں سے چھ صفحات کر دی گئی ہے، اور قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اخبار بہت خوش سلیقگی سے نکالا جا رہا ہے۔ ہر شمارے کے بیشتر حصوں میں عام دلچسپی کے مضامین شایع کیے جاتے ہیں، جن کے ساتھ لکڑی کے ٹھپے (Wood-cut) کی تصویریں بھی دی جاتی ہیں۔ لیکن دیسی آبادی کو اس سے زیادہ دلچسپی نہیں معلوم ہوتی، کیوں کہ صرف ۲۷ دیسی اصحاب اس کے خریدار ہیں۔ پچھلے سال کے مقابلے میں اس کی اشاعت ۷۶ سے گر کر ۶۵ رہ گئی ہے۔ اخبار کی آمدنی ۵۸ روپے اور خرچ ۴۰ روپے ماہانہ ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

| | |
|---|---|
| تنخواہ | ۱۵ روپے ماہوار |
| خرچ ڈاک | ۶ روپے ماہوار |
| دہلی گزٹ کا چندہ اور خرچ ڈاک | ۴ روپے ماہوار |
| کاغذ | ۱۵ روپے ماہوار |
| کل | ۴۰ روپے ماہوار |

۱۸۵۰ء

عمدۃ الاخبار کی اشاعت ۶۵ سے ۵۶ ہوگئی ہے۔ یہ ایک باعزت اخبار ہے، اگرچہ کسی خصوصیت کا حامل نہیں ہے۔

۱۸۵۱ء

عمدۃ الاخبار میں خبروں کے علاوہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات بھی ہوتے ہیں۔ اس کا اظہار بھی بے محل نہ ہوگا کہ اس کی زبان مغلق اردو نہیں ہوتی، اسی وجہ سے دیسی آبادی اس کو زیادہ پسند نہیں کرتی۔

گزشتہ سال اس کی قیمت میں دو روپے سالانہ کی کمی بھی کر دی گئی ہے، لیکن اس کے باوجود اخبار کی اشاعت ۵۶ سے بھی گر کر ۴۳ ہو گئی ہے۔

۱۸۵۲ء

لچھمن پرشاد جو بریلی کے مدرسے میں انگریزی کے استاد ہیں، وہی اب بھی مطبع و اخبار چلا رہے ہیں۔ اخبار کی صرف ۴۲ کاپیاں چھپتی ہیں۔

۱۸۵۳ء

مطبع عمدۃ الاخبار کے مہتمم (سپرنٹنڈنٹ) کلیان رائے ہیں، اور اس مطبع سے اسی نام کا جو اخبار نکلتا ہے، اس کو منشی لچھمن پرشاد[۱] چلا رہے ہیں۔
اخبار کچھ حد تک، اپنی بساط کے مطابق مفید بھی ہے۔ انگریزی رسائل سے نیز علمی مطبوعات سے بہ کثرت اقتباسات اخذ کیے جاتے ہیں۔ اخبار قرینے سے اور ہمواری کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس کی اشاعت اس سال بہ قدر نو کم ہو گئی ہے۔

## عمدۃ الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | گورنمنٹ | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۲۴ | ۱۹ | ۱۶ | ۸ | ۹ | ۷۶ |
| ۱۸۴۹ء | ۲۴ | ۱۳ | ۱۴ | ۷ | ۷ | ۶۵ |
| ۱۸۵۰ء | ۱۸ | ۱۱ | ۱۶ | ۰ | ۱۱ | ۵۶ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۶ | ۷ | ۱۳ | ۰ | ۷ | ۴۳ |
| ۱۸۵۲ء | ۶ | ۱۷ | ۱۲ | ۰ | ۷ | ۴۲ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۴ | ۴ | ۹ | ۰ | ۶ | ۳۳ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۵ | ۳ | ۱۲ | ۰ | ۸ | ۳۸ |

---

[۱] گارساں دی تاسی کی وساطت سے ہماری معلومات میں یہ اضافہ ہوتا ہے کہ
"بریلی سے عمدۃ الاخبار شایع ہوتا ہے، اس کے اڈیٹر لچھمن پرشاد ہیں۔ انھوں نے چھوٹی سی ایک علمی و ادبی ان سایکلوپیڈیا لکھی ہے۔" (خطبات، ص ۳۴۳ و ۳۴۴)

# سُدھاکر

## ( بنارس )

۱۸۴۸ء

یہ ناگری رسم خط کا ہفتے وار اخبار ہے، جو لیتھو میں چھپتا ہے۔ اس کی زبان میں ہندی سے زیادہ اردو کی آمیزش ہوتی ہے۔ پہلا مضمون، جس میں بعض دل چسپ باتیں ہوتی ہیں، وہی خالص ہندی میں ہوتا ہے۔ پنڈت رتن یشور تیواری اس کو مطبع سدھاکر سے شایع کرتے ہیں۔ خریداروں کی تفصیل یہ ہے:

| ہندو | یورپین | مسلمان | کل |
|---|---|---|---|
| ۵۰ | ۲۲ | ۲ | ۷۴ |

قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ اس حساب سے آمدنی ۷۴ روپے اور خرچ ۵۰ روپے ماہوار ہے۔

۱۸۴۹ء

سدھاکر کی اشاعت ۷۴ سے گر کر اب ۵۰ ہو گئی ہے، لیکن اخبار اچھا ہے۔ عام معلومات کی خبریں اس میں کافی ہوتی ہیں۔ مگر اس کے باوجود آمدنی سے اخبار کے اخراجات مشکل ہی سے پورے ہوتے ہیں۔ اس طرف مطبع نے کوئی کتاب بھی شایع نہیں کی، اس لیے اس کی مالی حالت یقیناً اطمینان بخش نہ ہوگی۔

۱۸۵۰ء

سدھاکر کی اشاعت اب صرف چالیس رہ گئی ہے۔ اڈیٹر نے خریداروں کی تفصیل نہیں لکھی ہے۔ یہ گورنمنٹ کا بے حد وفادار اخبار ہے۔

۱۸۵۱ء

اس سال کے اواخر میں مطبع بندرابن تیواری کے ہاتھ میں تھا، جنھوں نے مطبع کے متعلق تفصیلات فراہم نہیں کیں

---

لہ رپورٹ میں سدھاکر کے اجرا کا سنہ نہیں لکھا گیا ہے۔ "بہی رسید اخبارات" میں جو نیشنل ارکائیوز آف انڈیا (نئی دہلی) میں محفوظ ہے، سدھاکر کی آمد کا پہلا اندراج ۱۰ اپریل ۱۸۴۷ء کی تاریخ کے تحت ہے۔ بہی اخبار ایک قلمی رجسٹر ہے، جس میں ان اخبارات کی آمد کا اندراج کیا جاتا تھا جو "دفتر فارسی خانۂ گورنری" میں آتے تھے۔ یہ رجسٹر ۱۸۴۷ء ہی سے شروع ہوتا ہے۔

لیکن جہاں تک اخبار کا تعلق ہے، گورنمنٹ کا وفادار ہونے کا اس کا سابقہ کردار بدستور قایم ہے۔ گزشتہ سال کچھ دنوں تک اس کے ایک ہی صفحے پر اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں خبریں چھپتی تھیں، لیکن اب صرف ہندی میں نکلتا ہے۔ اس کا عام انداز اور طرزِ تحریر ہندی کے بنارس اخبار سے بہت ارفع و اعلا ہے، لیکن اس کی ہندی مغلق اور سنسکرت آمیز ہوتی ہے۔ چناں چہ اس کی اشاعت بھی صرف ان ہی لوگوں تک محدود ہے جو اس طرح کی ہندی سمجھ لیتے ہیں۔[۱]

۱۸۵۲ء

سدھاکر کے اڈیٹر بندرابن تیواری کا بیان ہے کہ ہر پندرہویں دن اخبار کی پچاس کاپیاں شایع ہوتی ہیں، نیز یہ کہ مسٹر ریڈ بھی سرکاری دیہی اسکولوں کے لیے چوں کہ اس کی پچاس کاپیاں خریدتے ہیں، اس لیے خبروں کے علاوہ کچھ علمی و ادبی مضامین بھی اس میں شایع کیے جاتے ہیں۔

۱۸۵۳ء

مینیجر نے مطبع کے کام کی رپورٹ اس سال نہیں بھیجی۔

سدھاکر جو اس مطبع سے شایع ہوتا ہے، وہ اس صوبے کے دیسی اخباروں میں اعلا معیار کا حامل ہے، اور اس کو مفید تعلیمی آلۂ کار اور صحیح و قابلِ قدر معلومات کا مبلغ سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے مضامین وقت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور ان سے مفید اور اعلا تعلیم کی اشاعت بھی ہوتی ہے۔

گزشتہ سال جو مضامین اس کے صفحات میں شایع ہوئے ہیں، اُن میں سے کچھ کے عنوانات یہ ہیں ـــ امدادِ باہمی، عمومی غلطیاں، عالمِ حیوانات و نباتات پر چاند کا اثر، اور شکسپیر کے ڈرامے (Midsummer Night's Dream) کا ترجمہ وغیرہ۔

اخبار کی زبان خالص ہندی ہوتی ہے، جس کے ڈانڈے سنسکرت سے مل جاتے ہیں۔ اس صوبے کے اور مقامات کے مقابلے میں بنارس اور اس کے گرد و نواح کے لیے یہ زبان شاید زیادہ موزوں ہے۔

---

[۱] سدھاکر کے متعلق جن خیالات کا اظہار ۱۸۵۱ء کی رپورٹ میں کیا گیا ہے، گارساں دی تاسی نے بھی وہی باتیں دہرائی ہیں:
"بنارس کا ۔۔۔ سدھاکر اخبار ۔۔۔ انگریزی حکومت کو اچھا سمجھتا ہے۔ پہلے ہندی اردو دونوں زبانوں میں نکلتا تھا، اب صرف ہندی میں شایع ہوتا ہے۔ اس کی ہندی دقیق اور سنسکرت کے الفاظ سے بھری ہوتی ہے۔ اس کی اشاعت صرف تعلیم یافتہ ہندوؤں تک محدود ہے۔"

(خطبات، ص ۳۳)

# بنارس گزٹ اور بنارس اخبار

## (بنارس)

۱۸۴۸ء

بابو رگھوناتھ ٹھٹے بنارس اخبار ہندی میں اور بنارس گزٹ اردو میں، مطبع بنارس اخبار سے ہفتے وار شایع کرتے ہیں۔[1] بنارس اخبار کی زبان بھی اردو ہی ہوتی ہے مگر رسم خط ناگری ہے، اور لیتھو میں چھپتا ہے۔ دھرم شاستر اور اسی قسم کی دوسری سنسکرت کتابوں کے ترجمے اڈیٹر بالعموم شایع کیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مقامی خبروں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا، اور وہ بھی دوسرے اخباروں سے نقل کی جاتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے، اور اسی حساب سے آمدنی ۴۴ روپے ماہانہ بتلائی گئی ہے۔

اردو کا بنارس گزٹ بھی لیتھو ہی میں چھپتا ہے، اور چھپائی اتنی خراب ہوتی ہے کہ مشکل ہی سے پڑھا جاتا ہے اس کی قیمت بھی ایک ہی روپیہ ماہوار ہے۔ آمدنی ۲۶ روپے ماہانہ ہوتی ہے۔ دونوں اخبار کے مجموعی ماہانہ اخراجات کی تفصیل یہ ہے:

| | | |
|---|---|---|
| ملازمین کی تنخواہ | ۴۵ | روپے ماہوار |
| کاغذ کی قیمت | ۱۲ | روپے ماہوار |
| روشنائی وغیرہ کی قیمت | ۳ | روپے ماہوار |
| اخبارات کی قیمت | ۷½ | روپے ماہوار |
| خرچ ڈاک | ۱۰ | روپے ماہوار |
| کرایہ مکان | ۲ | روپے ماہوار |
| متفرقات | ۲۰ | روپے ماہوار |
| کل | ۹۹½ | روپے ماہوار |

[1] رپورٹ میں دونوں اخباروں کے اجرا کا سنہ نہیں لکھا گیا ہے۔ "بھی اخبارات" میں ۱۷ اپریل ۱۸۴۷ء کی تاریخ میں "بنارس اخبار" کی آمد کا اندراج ملتا ہے۔

اس حساب سے مجموعی خسارہ ۲۹ روپے آٹھ آنے ہوتا ہے۔ لیکن اشتہارات کی آمدنی سے بڑی حد تک یہ خسارہ پورا ہو جاتا ہے۔

۶۱۸۴۹

دونوں اخباروں کی مجموعی اشاعت ۵۰ ہے۔ گزشتہ سال ان کی مشترکہ آمدنی یہ تھی:

| | |
|---|---|
| بنارس اخبار کی آمدنی | ۳۷۶ روپے |
| بنارس گزٹ کی آمدنی | ۲۸۱ روپے |
| راجا نیپال سے یافت | ۱۳۶ روپے |
| ہالوی کی گولیوں کے اشتہار سے آمدنی | ۸۶ روپے |
| دیگر اشتہارات سے آمدنی | ۲۵ روپے |
| کل سالانہ آمدنی | ۹۰۴ روپے |

یہ دونوں بدنام اخبارات ہیں، جن کے بیش تر شماروں میں لوگوں پر براہ راست یا بالواسطہ فحش حملے کیے جاتے ہیں۔

۶۱۸۵۰

بنارس گزٹ کی اشاعت ۲۷ ہے اور بنارس اخبار کی ۲۳۔ ان میں سے کوئی بھی نیک نام نہیں ہے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ یہ اخبار راجا نیپال کے زرخرید ہیں۔ گالی گلوچ اور ذاتیات سے دونوں اخبار بھرے رہتے ہیں۔

۶۱۸۵۱

اڈیٹر کٹر ہندو ہے۔ عیسائی مبلغوں کا اور نیپال کی حکومت کے مخالفین کا پکا دشمن ہے[1]۔ بنارس اخبار کی اشاعت ۲۳ ہے اور بنارس گزٹ کی صرف ۷۔

۶۱۸۵۲

بنارس اخبار اور بنارس گزٹ کا اڈیٹر گوبند رگھوناتھ شاکی ہے کہ مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہونے پر اُسے مجبور کیا گیا جس سے اس کے ادارتی فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ بنارس کے فساد کے سلسلے میں گواہی دینے کے لیے غالباً اس کو طلب کیا گیا تھا، کیوں کہ خود اسی کے لکھے ہوئے بعض مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کو واقعات کا کافی علم تھا۔ اس کو شکایت ہے کہ عدالت میں طلبی اس کے لیے باعث توہین تھی۔

---

[1] اس رپورٹ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، گارسیں دی تاسی نے بھی وہی باتیں دہرائی ہیں۔ (دیکھیے خطبات: ص ۳۳)

مجسٹریٹ (بنارس) کے عملے کے خلاف بعض جملے لکھنے کی وجہ سے اس اڈیٹر کو ایک بار اپنے اخبار میں تحریری معافی بھی مانگنی پڑی تھی۔

۱۸۵۳ء

اردو کا بنارس گزٹ بند ہوگیا[1]۔ اڈیٹر کو عدم سرپرستی کی شکایت ہے، اور اس کے بیان کے مطابق دو سال سے مطبع کو منافع سے کوئی واسطہ نہیں رہا ہے۔ اور اعانت و سرپرستی کے عدم فقدان ہی کی وجہ سے اردو اخبار اُسے بند کرنا پڑا، نیز یہ کہ ہندی اخبار کی اشاعت بھی محدود اور غیر تسلی بخش ہے۔

## بنارس اخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۲۱ | ۰ | ۲۳ | ۰ | ۴۴ |
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۳ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۹ | ۰ | ۴ | ۰ | ۲۳ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۱ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۵ | ۰ | ۴ | ۱۶ | ۳۵ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۱ | ۰ | ۷ | ۰ | ۱۸ |

## بنارس گزٹ کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۸ | ۵ | ۱۳ | ۰ | ۲۶ |
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۷ |
| ۱۸۵۱ء | ۳ | ۳ | ۱ | ۰ | ۷ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۱ |

[1] ۱۸۵۴ء کے گوشوارے میں اردو اور ہندی دونوں اخباروں کی اشاعت کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

# مراۃ العلوم

(بنارس)

۱۸۴۹ء

۱۸۴۸ء کے اواخر میں بابو کدار ناتھ گھوش اور کالی پرشاد نے بنارس میں ایک مطبع باغ و بہار کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس سال اگست میں مراۃ العلوم کا پہلا نمبر اسی مطبع سے شایع ہوا تھا۔

اس رسالے کے اڈیٹر ہربنس لال تھے، جو جدید تاریخ اور زراعت کے انگریزی طریقوں کے موضوع پر مضامین شایع کرنے کے خواہش مند تھے۔ یہ ماہوار رسالہ تھا، جس کی سالانہ قیمت چھے روپے تھی۔ اس کے صرف تین ہی نمبر شایع ہوئے۔ چوں کہ اس کی آمدنی خرچ کی کفیل نہ ہو سکی، اس لیے یہ رسالہ بند ہو گیا۔

---

[1] مولف اختر شاہنشاہی نے مراۃ العلوم کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"بنارس، محلہ بنگالی ٹولہ، علاقہ بھیلو پورہ، مقام کدار گھاٹ۔ علمی مضامین کا رسالہ، ماہواری، ۲۰ ورق خورد کا، سالانہ عـــہ ۱۲/ر۔ مالک بابو بھیروں پرشاد، مہتمم ہر سنگھ، از مطبع گل زار ہمیشہ بہار، اجرای اگست ۱۸۴۹ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۳۷)

# باغ و بہار
## (بنارس)

۱۸۴۸ء

بابو کدار ناتھ گھوش اور کالی پرشاد نے گزشتہ سال کے اواخر میں ایک مطبع باغ و بہار کے نام سے بنارس میں قائم کیا ہے[1]۔ اس مطبع سے اردو میں باغ و بہار[2] اور بنگلہ میں بنارس چندرودے ہفتے وار شایع ہوتے ہیں[3]۔ باغ و بہار کے چودہ آنے ماہوار کے حساب سے ۴۰ خریدار ہیں۔ اس میں خبروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔

۱۸۵۰ء

باغ و بہار کی اشاعت صرف ۳۴ ہے۔

۱۸۵۱ء

مطبع اور اخبار دونوں کو ۱۸۵۰ء میں دو آدمی مشترکہ طور سے چلا رہے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب یعنی کدار ناتھ گھوش ۱۸۵۱ء میں کنارہ کش ہو گئے، اور اب صرف کالی پرشاد اس کے کرتا دھرتا ہیں۔ اخبار کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا گیا ہے۔ اب اس کا ایک حصہ صوبہ شمالی و مغربی کی صدر دیوانی عدالت کے فیصلوں کی اشاعت کے لیے وقف ہے۔ باقی میں روزمرہ کی خبریں ہوتی ہیں۔ ۱۸۵۱ء کے اواخر میں اس کے،

---

[1] مولف اختر شاہنشاہی نے مطبع باغ و بہار کا "مالک سید اشرف علی" کو بتلایا ہے اور سنہ اجرا ۱۸۴۷ء لکھا ہے (اختر شاہنشاہی، ص ۶۰)

[2] گارساں دی تاسی کے بیان کے مطابق:

"اخبار باغ و بہار ... کا نام، اسی نام کی مشہور کتاب پر رکھا گیا ہے۔ یہ مہاراجا بنارس کی سرپرستی میں نکلتا ہے۔ مہاراجا جدید ادب کے بڑے مربی ہیں اور بہت سی کتابیں انھوں نے اپنے خرچ سے چھپوائی ہیں اور خود بھی ہندوستانی فارسی کے شاعر ہیں"

(خطبات: ص ۳۳)

[3] بنارس چندرودے غالباً اسی بند بھی ہو گیا، کیوں کہ دوسرے سال کی رپورٹ میں اس کا نام نہیں آیا ہے۔

ایک روپے ماہوار کے حساب سے ۹ اخریدار تھے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس کی اشاعت بہ قدر ۱۵ اگر گئی۔

۱۸۵۲ء

مطبع باغ وبہار کے مالک اور اخبار باغ وبہار کے اڈیٹر بابو کالی پرشاد بنرجی ہیں۔ اخبار میں خبروں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور اب یہ اتنا کثیر الاشاعت بھی نہیں رہا، جتنا کہ پہلے تھا۔ اگرچہ کبھی کبھی اس میں مفید مضامین بھی ہوتے ہیں مگر طباعت بے حد خراب ہوتی ہے۔ اشاعت کے محدود ہونے کی ایک وجہ طباعت کی خرابی بھی ہوسکتی ہے۔

مفید مضامین، جن کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، وہ طب، نجوم اور تاریخ وغیرہ کے موضوع سے متعلق ہوتے ہیں۔ خبریں بھی خاصی ہوتی ہیں۔ طباعت کا اس درجہ خراب ہونا افسوس ناک ہے۔ اس کی صرف ۲۳ کاپیاں چھپتی ہیں۔

۱۸۵۳ء

اس سال کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اور ایک عرصے سے اخبار بھی نہیں آرہا ہے۔ مالک مطبع و اخبار کی اس خاموشی سے گمان ہوتا ہے کہ مطبع اور اخبار دونوں کا خاتمہ ہوگیا[1]۔

## باغ وبہار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | مسلمان | ہندو | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۰ |
| ۱۸۵۱ء | ۵ | ۱۷ | ۵ | ۷ | ۳۴ |
| ۱۸۵۲ء | ۷ | ۷ | ۴ | ۵ | ۲۳ |
| ۱۸۵۳ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | رپورٹ نہیں آئی |

[1] گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۳ء میں بند ہونے والے اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے باغ وبہار کا بھی نام لیا ہے۔
(خطبات، صفحہ ۱۸۲)

# زایرینِ ہند

(بنارس)

۱۸۵۰ء

مطبع مفاد ہند[1] سے ہربنس لال گزشتہ چھ مہینوں سے زایرین ہند نکال رہے ہیں۔ اس کی اشاعت ۵۰ ہے۔

۱۸۵۱ء

مطبع زایرین ہند اب بھی ہربنس لال اور بھیروں پرشاد کے ہاتھوں میں ہے، اور اردو اخبار زایرین ہند اسی مطبع میں مرتب کیا جاتا ہے۔ اس کا حال گزشتہ سال ہی کی طرح ہے۔

یہ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال کے اور اس سال کے خریداروں کے اعداد و شمار پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ اخبار صرف یورپین خریداروں ہی کے بل پر چل رہا ہے۔ اس سال نصف سے زیادہ ہند و خریداروں نے اس سے دست کشی اختیار کی۔

---

[1] رپورٹوں میں مطبع کا نام کسی جگہ مفاد ہند لکھا ہے، اور کسی جگہ مفید ہند۔ اول الذکر نام کو اس لیے ترجیح دی گئی ہے کہ مولف اختر شاہنشاہی نے بھی بنارس کے "مفاد ہند" کا ذکر کیا ہے۔ جس کے مالک و مہتمم ہربنس لال اور بھیروں پرشاد ہی تھے۔ اختر شاہنشاہی کا اقتباس یہ ہے:

"بنارس، محلہ پانڈے کی حویلی، علاقہ بھیلوپورہ، بہ حکم مسٹر ولیم ولکنس، صاحب ڈپٹی کمشنر، مالک لالہ ہربنس لال، مہتمم بھیروں پرشاد، اجرای جنوری ۱۸۵۳ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۳۶)

صاحب اختر شاہنشاہی نے اس امر کی صراحت نہیں کی ہے کہ یہ "مفاد ہند" اخبار تھا یا مطبع۔ گمان غالب ہے کہ ان کا اشارہ مطبع ہی کی طرف ہوگا جس کا ذکر رپورٹ میں موجود ہے۔ اگر یہ خیال صحیح ہے تو اختر شاہنشاہی میں مطبع کے اجرا کا سنہ صحیح نہیں ہے۔

۱۸۵۳ء

مطبع مفادِ ہند اور اخبار زایرین ہند[1] دونوں بند ہو گئے۔

## زایرین کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | کل |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۰ء | ۴۲ | ۹ | ۲۴ | ۷۵ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۶ | ۵ | ۳۵ | ۵۶ |

---

[1] زایرین ہند کے پرچے گارساں دی تاسی کی نظر سے بھی گزرے تھے۔ ۱۸۵۳ء کے خطبے میں اس نے زایرین ہند کے متعلق جو کچھ کہا تھا، اس سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے:

"زایرین ہند.... دو ہفتے میں ایک بار چھوٹی تقطیع کے آٹھ صفحات پر چھپتا ہے، اور ہر صفحے میں دو کالم ہوتے ہیں۔ علاوہ معمولی خبروں کے، جو کسی قدر تفصیل سے لکھی جاتی ہیں۔ اس میں مختلف قسم کے مضامین بھی ہوتے ہیں۔"

(خطبات، ص ۳۳)

۱۸۵۵ء کے خطبے میں، بند ہونے والے اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے اس نے یہ بھی تبلایا تھا کہ:

"زایرین ہند بنارس.... کے متعلق میں مفصل آرٹکل "Debats" مورخہ ۱۶ جنوری ۱۸۵۱ء میں شایع کر چکا ہوں۔"

(خطبات، ص ۱۸۲)

مندرجۂ بالا اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زایرین ہند اچھا اخبار رہا ہوگا۔

# بنارس ہرکارہ

(بنارس)

۱۸۵۱ء

اردو کا ہفتے وار اخبار بنارس ہرکارہ مسٹر ووس (Voss) کے اہتمام سے ری کارڈر پریس سے ہوتا ہے۔ مطبع اور مہتمم دونوں کے نام اخبار ہی سے ہم کو معلوم ہوتے ہیں، لیکن جس شخص نے مطبع کی طرف سے تفصیلات ہمیں فراہم کی ہیں، اس کا نام جھینگن لال ہے۔ مطبع کے قیام کو ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے، اور یہ اخبار گزشتہ اگست سے جاری ہوا ہے۔ اس کی اشاعت ۲۵، اور قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ خریداروں کی تفصیل یہ ہے:

| ہندو | مسلمان | عیسائی | کل |
|---|---|---|---|
| ۱۶ | ۳ | ۶ | ۲۵ |

۱۸۵۲ء

اس سال کی کوئی رپورٹ مطبع نے فراہم نہیں کی۔[1]

۱۸۵۳ء

ری کارڈر پریس سے بنارس ہرکارہ بدستور شایع ہو رہا ہے۔ اخبار کے اہتمام میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ خبروں کے علاوہ عام دل چسپی اور مخصوص اہمیت کے مضامین بھی اخبار میں چھپتے ہیں۔ دوسرے رسایل سے جو مضامین اخذ کیے جاتے ہیں وہ اڈیٹر کے حسنِ انتخاب کے آئینہ دار ہیں۔ اس مطبع میں لیتھو کی چھپائی بھی اچھی ہوتی ہے۔

انگریزی اخبار "بنارس ہرکارہ" کا اڈیٹر اس اردو اخبار کے اڈیٹر سید علی کی خوب آؤبھگت کرتا ہے۔

---

[1] اسی رپورٹ کے گوشوارہ اخبارات و مطبوعات بابت ۱۸۵۲ء میں اڈیٹر کا نام سید احمد علی درج ہے۔

# کاشی یاترا پترکا

## (بنارس)

۱۸۵۱ء

بنگلہ اخبار کاشی یاترا پترکا ایک عرصے سے چھپ رہا ہے[1]۔ اسی اخبار کے سلسلے میں مطبع کاشی کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس سے پہلے کاشی ناتھ، اڈیٹر اخبار، کسی اور مطبع میں اس کو چھپواتے تھے۔ اس صوبے میں یہی ایک بنگلہ اخبار ہے۔ اسی وجہ سے اس کی اشاعت بھی خاصی ہے۔ اس کے ۹۲ خریدار ہیں، جن میں سے ۵۸ بنارس ہی میں رہتے ہیں۔

۱۸۵۲ء

کاشی ناتھ، مطبع کاشی سے دو ہفتے وار اخبار شایع کرتے ہیں — کاشی یاترا پترکا بنگلہ میں اور آفتاب ہند[2] اردو میں۔ ان اخباروں کا طرز تحریر اچھا ہے۔ خبریں انگریزی اخباروں سے ترجمہ کی جاتی ہیں۔

کاشی یاترا پترکا کی اشاعت بہت بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ سال اس کی اشاعت ۹۲ تھی، اور اب ۱۳۰ ہے۔ ان میں سے ۶۰ خریدار بنارس ہی میں رہتے ہیں، اور باقی بیرونی ہیں۔

کاشی ناتھ، اڈیٹر اخبار کو ڈاک کی شرح کی زیادتی کی شکایت ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ڈاک کی شرح اگر کم کر دی جائے، تو اس سے اخبار اور پبلک دونوں کا بھلا ہوگا۔ ڈاک کی نئی شرح کے نفاذ کے بعد اس کی یہ شکایت رفع ہو جائے گی۔

---

[1] سابقہ رپورٹ میں اخبار کا نام ہم کو نہیں ملتا۔ ۱۸۵۱ء کی رپورٹ میں مطبع اور اخبار دونوں کا پہلی بار ذکر کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے پہلے کی رپورٹ مرتب کرتے وقت اس اخبار کا علم نہ ہو سکا ہو۔ اس کا بھی امکان ہے کہ ۱۸۵۱ء کے اوایل میں اخبار کا اجرا ہوا ہو اور کچھ دنوں کے بعد مطبع کا قیام عمل میں آیا ہو، اور اسی بنا پر یہ جملہ لکھ دیا گیا ہو۔ کاشی یاترا پترکا غالباً پہلا بنگلہ اخبار تھا، جس کا حدود بنگال کے باہر اجرا ہوا تھا۔

[2] آفتاب ہند کا جنوری ۱۸۵۲ء میں اجرا ہوا تھا۔ اس کا تفصیلی ذکر کاشی یاترا پترکا کے بعد کیا گیا ہے۔

۱۸۵۳ء

گزشتہ مئی کے وسط میں اخبار کا اہتمام کاشی داس متر کے ہاتھ سے نکل کر بابو گوبند رگھوناتھ شرائی[1] کے ہاتھ میں چلا گیا۔ لیکن اس تبدیلی کا اخبار میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

اس بنگلہ اخبار میں آفتاب ہند جیسی مفید اور زیادہ خبریں تو نہیں ہوتیں، لیکن اس کے باوجود اس کی اشاعت خاصی ہے۔

## کاشی یاترا پتر کا کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۱ء | ۸۸ | ۰ | ۴ | ۰ | ۹۲ |
| ۱۸۵۲ء | ۱۱۶ | ۰ | ۵ | ۹ | ۱۳۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۸۹ | ۰ | ۲ | ۶ | ۹۷ |
| ۱۸۵۴ء | ۸۲ | ۰ | ۱ | ۰ | ۸۳ |

---

[1] اختر شاہنشاہی میں کاشی یاترا پتر کا تو نہیں لیکن کاشی پریس کا مختصراً ذکر ملتا ہے، جو یہ ہے:

"کاشی پریس بنارس، مالک بابو چندر شرائی، اجرائی جنوری ۱۸۵۴ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۱۹۴)

مندرجہ بالا اقتباس میں مطبع کا سنہ صحیح نہیں ہے۔ نیز مولف اختر شاہنشاہی کو اس کا علم نہیں ہو سکا تھا کہ گوبند چندر شرائی سے پہلے کاشی ناتھ اس مطبع کے مالک تھے۔

# آفتاب ہند

## (بنارس)

۱۸۵۲ء

کاشی ناتھ، مطبع کاشی سے دو ہفتے وار اخبار شایع کرتے ہیں۔ کاشی یاترا پتر کا بنگلہ میں اور آفتاب ہند اردو میں۔[1]

---

[1] آفتاب ہند کا اجرا یکم جنوری ۱۸۵۲ء کو ہوا تھا۔ اس کی دوسری جلد کے پہلے شمارے کے ساتھ حسب ذیل اشتہار الگ کاغذ پہ اردو اور انگریزی میں شایع کیا گیا تھا:

"ضمیر منیر دقیقہ شناسان صورت و معنی پر روشن ہے کہ دریں ولا واسطے فواید عوام اور بہبودی سکنائے اس دیار کے ایک اخبار مسمی بہ آفتاب ہند بہ زبان اردو غرّہ جنوری ۱۸۵۲ء سے شہر بنارس کے مطبع کاشی میں خلعت طبع سے مرتّب اور حلیۂ حکمت و صنعت سے مزیّب ہوتا ہے۔ بہ ملاحظۂ اخبار کہ شامل اشتہار ہذا کے ہے، حال مفصل ظاہر ہوگا۔ مگر حیات اور قیام اس کا رغبت خاطر ناظرین اور شفقت دلی شایقین پہ منحصر ہے۔ امید کہ صاحبانِ ہنر اور دولت مندانِ کرم گستر بہ نظر توجہ زلال اجابت سے اس نونہال گلشن خوبی کو حیاتِ جاوید بخشیں، اور حال منظوری سے مطلع فرمائیں کہ ہر ہفتے میں بلا ناغہ ارسال خدمت ہو۔

"باہتمام بابو کاشی داس متر

"کے مطبع کاشی پریس شہر بنارس میں طبع ہوا

غرّۂ ماہِ جنوری ۱۸۵۳ء"

مولف اختر شاہنشاہی نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں جن میں سے بیشتر صحیح نہیں ہیں:

"آفتاب ہند، بنارس، مطبع کاشی پریس، باہتمام بابو گوبند چندر شرالی بہ مکان بابو کالی ناتھ باپولی عرف راجا بابو مرحوم، بہ محلہ کیدار گھاٹ، تھانہ بھیل پورہ، پندرہ روزہ، بہ تاریخ ساتویں و بائیسویں کو شایع ہوتا ہے سالانہ قیمت ۶/ ، بارہ ورق اوسط، اجرای ۱۸۵۴ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۳۳، ۳۴)

آفتاب ہند کا طرز تحریر اچھا ہے۔ خبریں انگریزی اخباروں سے ترجمہ کی جاتی ہیں۔ یہ اخبار کچھ حد تک ذی اثر بھی ہے، اور دیسی حلقوں میں پسندیدہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی اشاعت ۱۱۰ ہے۔

۱۸۵۳ء

گزشتہ مئی سے آفتاب ہند کا انتظام کاشی داس کے ہاتھوں سے نکل کر بابو گوبند رگھوناتھ شراتی[۱] کی طرف منتقل ہو گیا ہے، لیکن اخبار میں یا اس سال کی رپورٹ میں جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے۔ اس انتظامی تبدیلی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن آفتاب ہند کے حسن تحریر میں یا اس کے صفحات میں شایع ہونے والے علمی و ادبی مضامین کی نوعیت میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔

تاریخ ہند، علم طب، کیمیا، اور یورپین علم نجوم پر مضامین کے علاوہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات اور خبریں بھی شایع کی جاتی ہیں۔ خبروں میں رنگون، قسطنطنیہ، بمبئی، چین، نیپال اور ہندوستان کے دوسرے بڑے شہروں کی خبریں اخبار میں درج کی جاتی ہیں۔

گزشتہ سال کے اواخر میں اشاعت ۷۱ تھی۔

## آفتاب ہند کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یوربین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۲ء | ۶۸ | ۲۰ | ۱۷ | ۵ | ۱۱۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۴۴ | ۱۳ | ۱۰ | ۴ | ۷۱ |

[۱] گارساں دی تاسی کی وساطت سے ہماری معلومات میں مزید اضافہ ہوتا ہے:

"آفتاب ہند کے اڈیٹر بابو گوبند رگھوناتھ ہیں جو سکھوں کی تاریخ اور دوسری قابل قدر تصانیف کے مصنف ہیں۔ یہ اخبار اپنے مخصوص طرز تحریر اور اعلیٰ علمی و ادبی مضامین کی وجہ سے جو ہمیشہ اس مطبع سے شایع ہوتے رہتے ہیں، بہت مشہور ہے۔"

(خطبات، ص ۱۰۴)

یکم دسمبر ۱۸۵۶ء کے سحر سامری (لکھنؤ) میں آفتاب ہند کے حوالے سے خبر نقل کی گئی ہے۔

دہلی یونیورسٹی کے کتب خانے میں آفتاب ہند کی دوسری جلد (۱۸۵۳ء) کے ۱۸ اشمارے ہیں۔

# مظہر السرور

## (بھرت پور)

۱۸۵۱ء

گزشتہ نومبر میں مطبع صفدری کے نام سے بھرت پور میں ایک مطبع کا قیام عمل میں آیا ہے۔ صفدر علی گزشتہ نو سال سے ریاست بھرت پور کے ملازم ہیں۔ چوں کہ کوئی مخصوص خدمت ان کے سپرد نہیں ہے اس لیے انھوں نے مہاراجا بہادر کی دل چسپی کے لیے ایک اخبار اسی مطبع سے نکالنا شروع کیا ہے۔ اس کے ایک کالم میں ہندی اور دوسرے میں اردو ہوتی ہے۔ اس کی صرف ۱۴ کاپیاں چھپتی ہیں۔

۱۸۵۲ء

اخبار کی صرف ۱۴ کاپیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔

۱۸۵۳ء

اخبار معمولی قسم کا ہے، جس میں معاصر اخباروں کے اقتباسات کے علاوہ کچھ اور بہت کم ہوتا ہے۔ ہندی اور اردو میں نکلتا ہے۔

### مظہر السرور کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | کل |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۱ء | ۷ | ۵ | ۲ | ۱۴ |
| ۱۸۵۲ء | ۷ | ۴ | ۳ | ۱۴ |
| ۱۸۵۳ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۱ |
| ۱۸۵۴ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۱ |

بھرت پور صوبہ آگرہ میں ہے۔ وہاں کا اخبار مظہر السرور ہے، جو راجا بھرت پور کی سرپرستی میں شایع ہوتا ہے۔" (خطبات گارساں دتاسی۔ ص ۳۴)

# سراج الاخبار

## (دہلی)

۱۸۴۸ء

دہلی کے مجسٹریٹ مسٹر جان لارنس کی ایک یادداشت، مورخہ ۴ر اپریل ۱۸۴۱ء سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی سے اس وقت چار اخبار شایع ہوتے تھے۔ سراج الاخبار فارسی میں، سید الاخبار، دہلی اردو اخبار، اور مظہر حق اردو میں۔ تعداد اشاعت، نوعیت اور اثر و رسوخ کا جہاں تک تعلق ہے، ان میں سب سے پہلے اخبار سراج الاخبار کی آج بھی وہی حالت ہے جو ۱۸۴۴ء میں تھی۔

مسٹر لارنس نے جو حسب ذیل بیان ۱۸۴۴ء میں قلم بند کیا تھا، وہ آج بھی سراج الاخبار پہ لفظ بہ لفظ صادق آتا ہے:

"سراج الاخبار بادشاہ کا اخبار ہے جو شاہی محل سے شایع ہوتا ہے۔ اس کے سارے کارکن شاہی ملازمین ہیں۔ یہ ہفتے میں ایک بار اتوار کو شایع ہوتا ہے۔ اس کی صرف ۳۶ کاپیاں چھپتی ہیں جو متوسلین شاہی میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ گورنر جنرل، لفٹنٹ گورنر، اور قلعے کے گارڈ کمانڈر کو بھی اس کی ایک ایک کاپی بھیجی جاتی ہے۔ ان سب کے علاوہ اور جن لوگوں کو یہ اخبار دیا جاتا ہے، ان کی تنخواہ سے ایک روپیہ ماہوار اخبار کے اخراجات پورے کرنے کے لیے وضع کیا جاتا ہے۔

سراج الاخبار کی زبان فصیح و بلیغ ہوتی ہے۔ عموماً شاہی محل کی خبروں، اور خصوصاً بادشاہ کے سونے، کھانے پینے، جانے آنے اور اسی طرح کے دوسرے معمولات کی خبروں کے علاوہ اس اخبار میں اور کچھ نہیں ہوتا۔ محل کے باہر شاید ہی کوئی شخص اس کے نام سے واقف ہوگا۔"

۱۸۴۹ء

مطبع سلطانی سے سراج الاخبار[1] یا شاہی محل کا اخبار شایع ہوتا ہے، جس کے وجود سے محل کے باہر بہت کم لوگ

---

[1] ۱۸۴۱ء میں سراج الاخبار کا اجرا ہوا تھا۔ گارساں دتاسی کو نہ جانے یہ غلط فہمی کیوں ہوئی کہ سراج الاخبار دہلی کا "سب سے پرانا اخبار ہے"۔

(خطبات، ص ۳۱)

واقف ہیں۔ بادشاہ کے روزنامچے کے علاوہ اور کوئی چیز اس میں بہت کم ہوتی ہے۔

۱۸۵۰ء

حسبِ سابق۔

۱۸۵۱ء

معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

۱۸۵۲ء

سراج الاخبار کی فارسی، جو شاہی ملازمین کے قلم سے نکلتی ہے، منشیانہ ہوتی ہے۔ قلعے کی خبروں کے علاوہ کچھ روزمرہ کی خبریں بھی دوسرے اخباروں سے نقل کی جاتی ہیں۔

۱۸۵۳ء

معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

۱۸۵۴ء

معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

---

انجمن ترقی اردو (ہند) کے کتب خانے میں سراج الاخبار کے حسب ذیل دس شمارے ہیں:

جلد ۴ (۱۸۴۴ء) شمارہ ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۵،
۱۴۹، ۱۵۰۔

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا (نئی دہلی) میں سراج الاخبار کے حسب ذیل شمارے ہیں:

جلد ۱۲ (۱۸۵۶ء) شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۲۳، ۲۷،
۳۳، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲،
۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۱، ۵۲۔

جلد ۱۳ (۱۸۵۷ء) شمارہ ۱، ۲، ۵، ۸، ۹، ۱۰ (ناقص)، ۱۲، ۱۳،
۱۴، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴۔

نیشنل آرکائیوز میں یہ شمارے "اٹھارہ سو ستاون" کے کاغذات میں ملیں گے۔

# دہلی اردو اخبار

## ( دہلی )

۱۸۴۸ء

۱۸۴۴ء میں دہلی اردو اخبار[۱] کی اشاعت ۶۹ تھی جو اب بہ قدر دس بڑھ گئی ہے، اور اس کا انتظام اس وقت بھی مولوی محمد باقر اور ایک کشمیری پنڈت موتی لال ہی کے ہاتھ میں ہے[۲] اس کے پچھلے شماروں کے متعلق اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں شایع ہونے والی خبریں خاصی ہوتی ہیں۔ دہلی کالج کے اول عربی مدرس جعفر علی[۳] جو شیعہ[۴] ہیں، ان کے متعلق ایک خط اس اخبار میں شایع ہوا ہے، جس میں جعفر علی کو نا اہل اور اس عہدے کے لیے نامناسب گردانا گیا ہے۔ اخبار کی قیمت دو روپے ماہوار ہے، لیکن اس کی طباعت اتنی اچھی نہیں ہوتی، جتنی کہ کہ سید الاخبار کی ہوتی ہے۔

۱۸۴۹ء گزشتہ سال اخبار کے انتظام میں تھوڑی سی تبدیلی ہوئی ہے۔ اب اڈیٹر محمد حسین [ آزاد ] سابق اڈیٹر کے بیٹے ہیں۔ اشاعت بڑی حد تک وہی ہے جو پہلے تھی۔

---

۱ جام جہاں نما (کلکتہ، ۱۸۲۲ء) کے بعد دہلی اردو اخبار اردو کا دوسرا ہفتے وار اخبار تھا۔ جو بیس سال تک مسلسل مختلف ناموں سے جاری رہا۔ اس کا پہلا نام "اخبار دہلی" تھا۔ جو ۱۰ مئی ۱۸۴۰ء کو تبدیل ہو کر "دہلی اردو اخبار" ہو گیا اور پھر ۱۲ جولائی، ۱۸۵۷ء کو اس کا نام سرے سے بدل کر "اخبار الظفر" ہو گیا۔ اس نام سے اخبار کے صرف دس شمارے نکلے۔ آخری شمارہ ۱۳ ستمبر، ۱۸۵۷ء کو شایع ہوا اور اس کے ساتھ ہی اخبار کی زندگی کا چراغ ہی گل ہو گیا۔

۲ اخبار کے بانی و مالک مولوی محمد باقر تھے لیکن ان کا نام کبھی کسی حیثیت سے بھی اخبار میں نہیں چھپتا تھا۔ ۱۸۴۰ء کے ابتدائی شماروں میں سید معین الدین کا نام مالک و مہتمم کی حیثیت سے چھپتا رہا۔ پھر معین الدین کے ساتھ امداد بیگ کے نام کا اضافہ ہوا۔ ۱۲ اگست ۱۸۴۰ء سے ان دونوں ناموں کی جگہ پر موتی لال پرنٹر و پبلشر" چھپنے لگا۔ اخبار کی زندگی کے آخری دور میں مولوی "محمد حسین" آزاد کا نام بھی پرنٹر و پبلشر کی حیثیت سے چھپا ہے۔

۳ مرحوم دہلی کالج، مولفہ مولوی عبد الحق میں بھی "مولوی جعفر علی (شیعہ)" کا نام ہم کو ملتا ہے۔ (ص ۷۵)

۴ مولوی محمد باقر خود بھی شیعہ ہی تھے۔

۱۸۵۰ء

اب بھی اس کے اڈیٹر محمد حسین ہی ہیں۔ اخبار خوش اسلوبی سے نکالا جا رہا ہے۔ خبریں بالعموم دہلی گزٹ سے اخذ کی جاتی ہیں۔ گزشتہ سال اس کی اشاعت میں خفیف سی کمی ہوئی ہے۔

۱۸۵۱ء

اس سال کے اختتام پر مطبع کا اہتمام سید حسین کے ہاتھ میں تھا، جنھوں نے مطبع کی آمدنی اور اخراجات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ آمدنی سے مطبع کے اخراجات وضع کرنے کے بعد جو رقم بچتی ہے وہ غریبوں کی امداد و اعانت پر صرف کی جاتی ہے۔ اخبار کی لکھائی چھپائی اگرچہ صاف ستھری ہوتی ہے، مگر اس میں دل چسپ مضامین نہیں ہوتے۔ اخبار میں عموماً روزمرہ کی خبریں ہوتی ہیں، اور ان کو فراہم کرنے کے لیے بھی اڈیٹر مقامی انگریزی اخبار کی خبروں کا ترجمہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا، جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا، بلکہ دوسرے دیسی اخباروں کی خبریں ہی نقل کر دی جاتی ہیں۔ دہلی اردو اخبار کی اشاعت بھی اب بہت گر گئی ہے۔ پہلے اس کی اشاعت ۷۳ تھی، جو اب صرف ۴۴ رہ گئی ہے۔ قیمت دو روپے ماہوار ہے، جو اور اردو اخباروں کے مقابلے میں زیادہ ہی ہے۔

۱۸۵۲ء

اخبار اور مطبع دونوں کے مہتمم محمد حسین ہی ہیں، جن کی رپورٹ کے مطابق منافع غربا پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اخبار کا معیار حسب سابق ہے۔ خبروں کے علاوہ اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔ اڈیٹر اپنی ذاتی مخاصمت کی وجہ سے دہلی کالج کے ایک استاد مولوی جعفر علی پر انتہائی دریدہ دہنی سے ہتک آمیز حملے کرتا رہتا ہے۔ مذہبی مباحث میں بھی وہ اکثر الجھ جاتا ہے۔ بایں ہمہ اس کی اشاعت میں گزشتہ سال خفیف سا اضافہ ہوا ہے۔

۱۸۵۳ء

دہلی اردو اخبار مطبع "اردو اخبار" ہی میں چھپتا ہے اور یہیں سے محمد حسین جو دلّی کالج کے سابق طالب علم ہیں، اس کو شایع کرتے ہیں، لیکن اس کے اڈیٹر ان کے والد محمد باقر ہیں۔

یہ ایک گندہ اخبار ہے، جو ذاتیات سے بھرا رہتا ہے۔ مقامی باعزت شرفا جو اڈیٹر کے مذہبی خیالات سے اختلاف رکھتے ہیں، یا جن سے کسی اور وجہ سے وہ ناراض ہے، ان پر اپنے اخبار کے صفحات میں وہ براہِ راست یا بالواسطہ حملے کیا کرتا ہے۔

## دہلی اردو اخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۴ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۶۹ |
| ۱۸۴۸ء | ۲۵ | ۳۱ | ۸ | ۱۵ | ۷۹ |
| ۱۸۴۹ء | ۲۴ | ۳۴ | ۳ | ۱۹ | ۸۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۱۸ | ۳۰ | ۶ | ۱۹ | ۷۳ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۱ | ۱۸ | ۵ | ۱۰ | ۴۴ |
| ۱۸۵۲ء | ۱۰ | ۳۱ | ۶ | ۰ | ۴۷ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۴ | ۲۸ | ۴ | ۰ | ۴۶ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۴ | ۳۴ | ۵ | ۰ | ۵۳ |

لہ نیشنل آرکائیوز (نئی دہلی) میں دہلی اردو اخبار کے حسب ذیل شمارے ملتے ہیں:

جلد ۳ (۱۸۴۰ء) شمارہ ۱۵۳ — ۱۶۳، ۱۶۵

جلد ۳، شمارہ ۱۶۸۰ تا ۲۵۳ (۱۰ مئی ۱۸۴۰ء لغایت ۲۶ دسمبر ۱۸۴۱ء - درمیان سے ۱۷ مختلف شمارے غایب ہیں)

جلد ۱۹ (۱۸۵۷ء) شمارہ ۱۰، ۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۷

(آخری سات شمارے اخبار الظفر کے نام سے نکلے)

ادبیات اردو (حیدر آباد) میں:

۱۸۵۱ء — ۱۸۵۴ء کی جلدیں ہیں۔

# سیّد الاخبار

## (دہلی)

۱۸۴۴ء کی رپورٹ اور موجودہ رپورٹ اگر دونوں صحیح ہیں تو سید الاخبار کی حالت پہلے کے مقابلے میں ۱۸۴۸ء
بہت گرچکی ہے۔ ۱۸۴۴ء میں اخبار کی ماہانہ آمدنی ۷۸ روپے تھی اور خرچ ۵۵ روپے بارہ آنے تھا۔ اس وقت اخبار کی ۵۰ کاپیاں ہر چہار شنبے کو چھپتی تھیں، جن میں سے گیارہ اخبار تو مفت جاتے تھے، باقی اُنتالیس اخبار دو روپے ماہوار کے حساب سے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے تھے۔ خریداروں کی تفصیل یہ تھی:

| مسلمان | ہندو | گورنر جنرل | کل |
|---|---|---|---|
| ۳۲ | ۶ | ۱ | ۳۹ |

دہلی کالج کے مسٹر ٹے لر کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق اس وقت سید الاخبار کی آمدنی و خرچ دونوں چھبیس روپے ماہانہ ہے۔ منافع بالکل نہیں ہو رہا ہے۔ اشاعت بھی ستائیس رہ گئی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

| یورپین | مسلمان | ہندو | مفت | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۴ | ۵ | ۴ | ۵ | ۲۷ |

۱۸۴۱ء میں اس کا اجرا ہوا تھا[۱]۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سُنّی فرقے کا ترجمان ہے۔ مالک و اڈیٹر سید عبد الغفور ہیں[۲]۔

---

[۱] ۱۸۴۱ء میں سید الاخبار کے اجرا ہونے کی بات صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ عام طور سے لوگوں نے اس کا سنہ اجرا ۱۸۳۷ء بتلایا ہے۔ مولوی ذکاء اللہ جو ایک معاصر راوی ہیں، انھوں نے اس کا سال اجرا "۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء لکھا ہے۔ ("دہلی کے قدیم اردو اخبار" رسالہ زمانہ، نومبر ۱۹۰۴ء۔ بہ حوالہ رسالہ جامعہ، مارچ ۱۹۶۱ء)۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ذکاء اللہ نے سید الاخبار کا ذکر "اردو دہلی اخبار" سے پہلے کیا ہے اور اس کے اجرا کا سال ۱۸۳۸ء لکھا ہے۔ اگر اس بیان کو صحیح تسلیم کر لیا جائے، تو سید الاخبار دہلی کا پہلا اخبار اور اردو کا دوسرا اخبار تھا۔

[۲] سید الاخبار کے "مالک و اڈیٹر سید عبد الغفور" نہیں تھے، ممکن ہے کہ اڈیٹر رہے ہوں۔ اردو صحافت کے تمام مورخین اس پر متفق ہیں اور ذکاء اللہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ سید الاخبار کو "سید احمد خاں کے بھائی سید محمد خاں نے نکالا تھا" (حوالہ متذکرہ بالا)

مسٹر لارنس نے ۱۸۴۸ء میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ سید الاخبار کی خبریں گھٹیا درجے کی اور مبالغہ آمیز ہوتی ہیں، اور اس کا لب و لہجہ متعصبانہ و مناظرانہ ہوتا ہے۔ مگر اب مشکل ہی سے یہ رائے اخبار پر صادق آ سکتی ہے۔

سید الاخبار کے پچھلے شماروں کے ابتدائی دو اوراق میں عام خبریں شایع کی گئی ہیں اور تیسرے ورق پر جون پور کی قدیم عمارتوں کا حال پابندی سے درج کیا جا تا رہا ہے۔

۱۸۴۹ء

مطبع سید الاخبار بند ہو گیا۔[1]

---

[1] گزشتہ سال کی رپورٹ میں مطبع کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اور نہ یہی لکھا گیا تھا کہ سید الاخبار کس مطبع میں چھپتا ہے۔ سید الاخبار کی طرح مطبع سید الاخبار بھی سید محمد خاں ہی نے قایم کیا تھا۔ اسی مطبع سے غالب کے دیوان کا پہلا اڈیشن ۱۸۴۱ء میں شایع ہوا تھا۔ اس کے سرورق پر مطبع کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

"سید محمد خاں بہادر کے چھاپہ خانہ کے لیتھو گرافک پریس میں شہر شعبان سنہ ۱۲۵۷ ہجری مطابق ماہ اکتوبر ۱۸۴۱ء کو سید عبد الغفور کے اہتمام میں چھاپا ہوا۔"

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ سید الاخبار اور مطبع کے مالک "سید محمد خاں بہادر" تھے، اور سید عبد الغفور مہتمم تھے۔ احسن الاخبار (بمبئی) کی ایک خبر کے مطابق:

"سید محمد خاں، مالک مطبع سید الاخبار، برادر سید احمد خاں نے تپ میں مبتلا ہو کر ۱۳ ذی حجہ ۱۲۶۱ھ کو انتقال کیا۔"

(احسن الاخبار مورخہ ۲ جنوری ۱۸۴۶ء، بہ حوالہ نوائے ادب (بمبئی)، مقالہ امتیاز علی عرشی۔ قدیم اخبارات کی کچھ جلدیں)

سید محمد کا انتقال مولوی ذکاء اللہ کے بیان کے مطابق تپ سے نہیں بلکہ "ہیضہ سے عین عالم جوانی میں" ہوا تھا۔ سید محمد کے انتقال کے بعد مطبع اور اخبار کی ملکیت سید احمد خاں کی طرف منتقل ہوئی۔ مولانا حالی کے بیان کے مطابق:

سید محمد خاں کے انتقال کے بعد سید احمد خاں کو خیال ہوا کہ کسی تدبیر سے تنگی رفع ہو سید الاخبار جو ان کے بھائی کا جاری کیا ہوا تھا کچھ تو اس کو ترقی دینی چاہی اور عمارات دہلی کے حالات جمع کر کے شایع کرنے کا ارادہ کیا۔ سید الاخبار کا اہتمام برائے نام ایک اور شخص کے سپرد تھا، مگر زیادہ تر سر سید خود اس کے مضامین لکھا کرتے تھے لیکن یہ اخبار مدت تک جاری نہ رہ سکا۔"

(حیات جاوید۔ ص ۴۷)

# مظہر حق

## (دہلی)

مظہر حق کی شکل و صورت دہلی اردو اخبار جیسی ہے۔ قیمت ایک روپے ماہوار ہے[۱]۔ اس اخبار کے صفحات ۱۸۴۸ء
دوسرے اخباروں کے مضامین سے بھرے رہتے ہیں، اور اس کا خود اپنا بہت کم ہوتا ہے۔ مسٹر لارنس نے [۱۸۴۸ء کی رپورٹ میں] اس کو شیعہ فرقے کا اخبار بتلایا تھا، ان ہی کے بیان کے مطابق اُس وقت اس اخبار کی اشاعت ۴۸ تھی، اور ہر اتوار کو تقسیم کیا جاتا تھا۔ لیکن اب اس کی اشاعت بہت گر گئی ہے، جو صرف گیارہ ہے (اور وہ اسی کا مستحق بھی معلوم ہوتا ہے) اخبار کی آمدنی ۱۰۲ روپے ماہوار سے گر کر اب صرف آٹھ روپے رہ گئی ہے ۱۸۴۴ء میں اس کے اخراجات ۲۵ روپے ماہانہ تھے، جو اب صرف پانچ روپے ہیں۔

مظہر حق کے اڈیٹر شیخ امداد حسین ہیں، لیکن مولوی محمد باقر کو اس کا مالک بتلایا جاتا ہے[۲]، جو دہلی اردو اخبار کے بھی مالک ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ایک اخبار دوسرے اخبار سے اس قدر نقل کرتا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

---

[۱] ۱۳ ستمبر ۱۸۴۳ء کے سراج الاخبار میں "خبر اخبار جدید" کے عنوان سے مظہر حق کے اجرا کی خبر شایع ہوئی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک مظہر حق کے چار شمارے شایع ہو چکے تھے۔ اس حساب سے اوایل اگست ۱۸۴۳ء میں اس کا اجرا ہوا ہوگا۔

[۲] سراج الاخبار کی متذکرہ بالا خبر ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ "مولوی محمد باقر نے، جن کے ہاتھوں میں دہلی اردو اخبار کا انتظام بھی ہے، چار ہفتوں سے ایک اخبار مسمی مظہر حق نکالنا شروع کیا ہے۔" اسی خبر سے ہم کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار شیعہ فرقے کا ترجمان تھا۔ اور اس کا انداز مناظرانہ ہوتا تھا۔

(سراج الاخبار، جلد ثالث، نمبر ۱۱۳، مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۴۳ء)

۱۸۴۹ء

محمد علی[1] کے اخبار مظہر حق کی اشاعت اب صرف پانچ رہ گئی ہے۔ اُس شیعہ فرقے سے بھی اسے بہت کم اعانت ملتی ہے جس کا ابتدا میں یہ ترجمان تھا۔

۱۸۵۱ء

اب محمد علی ہی اس کے اڈیٹر ہیں۔ اپنی رپورٹ میں انھوں نے بتلایا ہے کہ اخبار سے ان کو کسی قسم کا منافع نہیں ہوتا، اور چوں کہ ان کے پاس اور کوئی کام نہیں ہے اس لیے وہ مشغلے کے طور پر اخبار نکال رہے ہیں۔ اس کی جتنی اشاعت ۱۸۴۹ء اور ۱۸۵۰ء میں تھی وہی ۱۸۵۱ء میں بھی ہے — یعنی صرف پانچ۔ مسلمان خریدار چار ہیں اور ایک گورنمنٹ خریدتی ہے۔

۱۸۵۲ء

مظہر حق کے اڈیٹر محمد علی ہی ہیں، جو آگرے کے زبدۃ الاخبار اور دہلی اردو اخبار سے مضامین چرا کر خفیف ردو بدل کے بعد اپنے اخبار میں چھاپ دیتے ہیں۔ اس اخبار کے اڈیٹر کے متعلق دیسی طبقے کی رائے بہت ہی پُر حقارت ہے۔ اس کا اندازہ اس کی اشاعت کی قلت سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

۱۸۵۳ء

اشاعت حسب سابق صرف پانچ ہے — مسلمان خریدار چار، گورنمنٹ ایک۔

۱۸۵۴ء

[۱۸۵۴ء میں اس کی اشاعت میں دو کا اضافہ ہوا — مسلمان خریدار چار سے چھ ہو گئے۔]

---

[1] ۱۸۴۹ء میں امداد حسین کی جگہ محمد علی نے لے لی تھی۔ گارساں دتاسی نے مظہر حق کے اڈیٹر محمد علی کا ذکر کرتے ہوئے ہماری معلومات میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ان کی مظہر حق نام کی ایک تالیف بھی ہے، جس میں مذہب اسلام کی مختلف رسموں کا ذکر ہے۔

(خطبات، ص ۳۱)

# دہلی کالج کے اخبار و رسایل

## محب ہند، فواید الناظرین، تحفۃ الحدایق، قران السعدین

۱۸۴۸ء

محب ہند[۱] : شعبۂ مشرقی اور یورپین علوم کے اول استاد رام چندر ماہوار نکالتے ہیں۔
فواید الناظرین[۲] : رام چندر ہی مہینے میں دو بار شایع کرتے ہیں۔
تحفۃ الحدایق[۳] : شعبۂ مشرقی میں ناگری کے استاد سید محمد مہینے میں دو بار شایع کرتے ہیں۔

---

[۱] ۱۸۴۷ء کے اوایل میں محب ہند کا اجرا ہوا تھا۔ یہ ایک مصور رسالہ تھا، جس کے کچھ صفحات انگریزی میں بھی چھاپے جاتے تھے۔ راقم الحروف کو محب ہند کے پہلے شمارے کے چار صفحات نادم سیتاپوری صاحب کی عنایت سے ملے ہیں، جو انگریزی میں ہیں۔ ان صفحات کا موضوع "مشاعرہ" ہے، اور اس کے ساتھ شاعرے کی ایک تصویر بھی ہے عنوان ہے **The Mushara or The Assembly of Poets**

[۲] فواید الناظرین کا ۱۸۴۵ء میں اجرا ہوا تھا۔

[۳] جون ۱۸۴۸ء کے قران السعدین میں تحفۃ الحدایق کا ایک اشتہار ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۴۸ء ہی میں اس کا اجرا ہوا تھا۔ اس اشتہار میں سید محمد کو نہیں بلکہ محمد جعفر اور علی نقی کو اس کا مہتمم لکھا گیا ہے۔ اشتہار کے ضروری اقتباسات یہ ہیں:

"بالفعل ایک پرچہ اخبار کا مسمی تحفۃ الحدایق بہ طرز جدید و وضع مفید کے اس چھاپہ خانہ (مطبع العلوم) میں چھپتا ہے۔ طرز اس کی یہ ہے کہ ورق اول میں بیان کلیات اور معالجات اور تشریح کا مشروحاً و مفصلاً ... ورق دوم میں تاریخ ابتداے آدم ... سوم میں قوانین و احکام ... اور ورق چہارم میں اخبارات مقامات متعلقہ درج ہوتے ہیں ... قیمت ایک روپیہ ماہواری ہے۔ اور مہتمم اس کے محمد جعفر اور علی نقی ہیں ..."

(قران السعدین جلد ۴، نمبر ۲۴، مورخہ ۱۳ جون ۱۸۴۸ء)

ممکن ہے کہ جون ۱۸۴۸ء کے بعد تحفۃ الحدایق کی ادارت سید محمد کی طرف منتقل ہوگئی ہو۔ مطبع دہلی کالج کی ایک رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ "میر سید محمد خوش نویس" مطبع دہلی کالج کے حصہ دار بھی تھے۔ (دہلی کالج میگزین "قدیم دہلی کالج نمبر" ۱۹۵۳ء ص ۴۴)

ان اخبارات کے متعلق یہ کہہ دینا کافی ہے کہ یہ سب دہلی کالج کے اساتذہ کے زیر اہتمام شایع کیے جاتے ہیں، اور ان کی وساطت سے عام باتوں کے علاوہ ان دل چسپ اور مفید معلومات کی اشاعت بھی ہو رہی ہے، جو یورپ کی علمی و فنی تصانیف سے اخذ کی جاتی ہیں۔

قران السعدین

دہلی کالج سے جو اخبارات شایع کیے جا رہے ہیں، ان میں قران السعدین بلند ترین معیار کا حامل ہے۔ اس صوبے کا کوئی اخبار بھی اس سے زیادہ متنوع اور قابل قدر معلومات پیش نہیں کرتا اگرچہ فواید الناظرین کا پلہ اس میدان میں بہت بھاری ہے، جس کا ایڈیٹر ایک ماہوار رسالہ (محب ہند) بھی نکالتا ہے، اور ان دونوں کی وساطت سے دیسیوں میں تاریخ و ادب اور یورپ کے دیگر علوم کی بے حد اشاعت ہو رہی ہے۔ قران السعدین چوں کہ ہفتے وار اخبار ہے اس لیے اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ بھی اتنا ہی علمی و ادبی مواد پیش کرے جتنا کہ فواید الناظرین اور محب ہند میں پیش کیا جاتا ہے، جن کے اڈیٹر کو مواد فراہم کرنے کے لیے کافی وقت ملتا ہے، اور جن میں روزمرہ کی خبریں بھی شایع نہیں کی جاتی ہیں۔ قران السعدین کے اڈیٹر دھرم نراین ہیں، جو دہلی کالج کے شعبۂ انگریزی میں سینیر اسکالر ہیں۔ اس کی آمدنی ۶۴ روپے اور خرچ ۴۸ روپے ماہانہ بتلایا گیا ہے۔

یہ تمام اخبار و رسایل مطبع العلوم میں چھپتے ہیں[1]۔ یہ مطبع پہلے کالج ہی سے متعلق تھا مگر اب کالج سے اس کا واسطہ نہیں ہے۔ وجہ یہ ہوئی کہ کالج کی کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ مطبع چوں کہ کالج کی خالص ملک نہیں ہے اس لیے کمیٹی کو اس پر سولہ آنے اختیار نہیں ہو سکتا اور گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق اسی مطبع میں چھپنے والی کتابوں

---

[1] ۱۵ اپریل ۱۸۴۸ء کو دہلی کالج ہی سے ایک اور پندرہ روزہ اخبار "مفید ہند" کا بھی اجرا ہوا تھا۔ ۱۸۴۸ء کی رپورٹ میں اس کا ضمناً نام لیا گیا ہے۔ اس کا اشتہار دہلی کالج کے اخبار قران السعدین ہی میں ہم کو ملتا ہے جو یہ ہے:

"تھوڑے دن ہوئے کہ ہم راہ ہمارے اخبار کے ایک اشتہار جاری ہونے ایک نئے اخبار موسوم بہ مفید ہند نکلا تھا۔ سو اول پرچہ اخبار مذکور کا شنبہ گزشتہ (۱۵ اپریل ۱۸۴۸ء) کو بہ اہتمام منشی حسینی اور پنڈت اجودھیا پرشاد کے کہ یہ دونوں مدرسہ دہلی میں علاقہ مدرسی کے مامور ہیں، جاری ہوا۔ خدا ان کی کوشش کو تاج فتح کا نصیب کرے۔۔۔"

(قران السعدین جلد ۳ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۸۴۸ء)

اس اخبار نے غالباً چند مہینوں سے زیادہ کی زندگی نہیں پائی۔ ممکن ہے کہ رپورٹ مرتب کرتے وقت یہ بند ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے اس کا تفصیلی ذکر غیر ضروری سمجھا گیا۔

کی پوری نگرانی بھی کمیٹی نہیں کر سکتی۔ چناں چہ یہی مناسب سمجھا گیا کہ مطبع کو کالج کے حدود سے منتقل کیے جانے کے احکام جاری کیے جائیں۔ لیکن جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ ان کی نگرانی کرنا ممکن ہے۔ اسی کے پیش نظر کمیٹی نے تین مہینوں کے لیے، حسب ذیل شرائط پر ان کی نگرانی قبول کر لی:

۱۔ اشاعت سے پہلے تمام چھپنے والے مضامین کالج کے شعبہ عربی کے اول اور دوم مولویوں کو دکھلائے جائیں۔ ان مضامین کے جو حصے ان لوگوں کو قابل اعتراض معلوم ہوں، ان کو حذف کرنے کا ان کو اختیار ہوگا۔

۲۔ طباعت کے بعد قران السعدین کی ایک کاپی مقامی کمیٹی کے ممبر مسٹر جے۔ پی۔ گبنس (J. P. Gubbins) کو اور فواید الناظرین اور محب ہند کی ایک ایک کاپی مقامی کمیٹی کے عارضی سکریٹری مسٹر ٹیلر کو بھیجی جائے گی۔ یہ حضرات ان کا بغور مطالعہ کریں گے۔

۱۸۴۹ء

قران السعدین کے اڈیٹر اب موتی لال ہیں[1]، جو اسی کالج کے انگریزی شعبے میں ایک اونچے درجے طالب علم ہیں اس صوبے سے شایع ہونے والے اخبار و رسایل میں، محب ہند، فواید الناظرین، اور قران السعدین تنوع اور مفید معلومات کے لحاظ سے بلند معیار کے حامل ہیں۔ ان کے اڈیٹر اپنے ہم وطنوں کو یورپین علم و ادب سے روشناس کرنے اور ان کو تعلیم دینے کی خدمات انجام دینے کے لیے بے حد موزوں اور مناسب ہیں۔ اس اعتبار سے یہ امر افسوس ناک ہے کہ ان اخبار و رسایل کی اشاعت گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھنے کی جگہ بہت زیادہ گر گئی ہے فواید الناظرین کی اشاعت ۱۵۰ سے ۱۴۰، محب ہند کی ۵۶ سے ۵۰، اور قران السعدین کی ۶۰ سے ۲۲ (جن میں ۱۲ یورپین خریدار ہیں) ہو گئی ہے۔ ان اخباروں کے ماہانہ آمد و خرچ کی تفصیل یہ ہے:

| اخبار | آمدنی | | خرچ | | بچت | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | آنے | روپے | آنے | روپے | آنے | روپے |
| فواید الناظرین | ۰ | ۳۰ | ۸ | ۲۴ | ۸ | ۵ |
| محب ہند | ۰ | ۵۰ | ۴ | ۳۹ | ۱۲ | ۱۰ |
| قران السعدین | ۰ | ۴۴ | ۰ | ۴۴ | ۰ | ۰ |

[1] جنوری ۱۸۴۹ء سے دھرم نراین مدرس ثانی مدرسہ اندرون مقرر ہوئے تھے اور ۴ دسمبر ۱۸۴۹ء سے قران السعدین کی ادارت سے سبک دوش ہو گئے تھے۔

ان میں سے اول الذکر دو اخباروں سے کچھ بچت ہو بھی جاتی ہے، لیکن قران السعدین مشکل ہی سے اپنے اخراجات کا بار اٹھا رہا ہے۔ اور اگر اس کی اشاعت اور گری تو تحفۃ الحدایق کی طرح، جو فواید الناظرین ہی کے طرز کا تھا، اس کو بھی بند کرنا پڑے گا۔

دیسی لوگوں میں یورپین خیالات و افکار کی ترویج و اشاعت میں ان اخبار و رسایل کو جو بہت کم کامیابی ہو رہی ہے، اس کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اشپرانگر نے ڈاک کی گراں شرح کو بھی ایک سبب قرار دیا ہے، جس کی وجہ سے اخباروں کی اشاعت صرف ان شہروں تک یا زیادہ سے زیادہ ان کے گرد و نواح تک محدود ہوتی ہے، جہاں سے وہ نکلتے ہیں۔

۱۸۵۰ء

محب ہند اور فواید الناظرین، جو اخبار نہیں بلکہ رسالے ہیں، ان کے اڈیٹر رام چندر ہی ہیں، لیکن قران السعدین کے اڈیٹر اب سید اشرف علی ہیں۔ یہ تینوں جو اس صوبے کے بہترین اخبار و رسایل ہیں ان کی اشاعت اور زیادہ گر گئی ہے بلکہ صرف یورپین خریداروں ہی کے بل پر چل رہے ہیں۔ دیسی خریداروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔

قران السعدین کے ۱۹ خریدار ہیں، جن میں سے ۱۰ یورپین ہیں۔ اس کی ۳۱ کاپیاں چھپتی ہیں۔

محب ہند کی اشاعت ۵۰ سے گر کر ۳۳ ہو گئی ہے۔ اس کے یورپین خریدار ۱۳ ہیں۔

فواید الناظرین کی اشاعت ۱۴۰ سے ۵۲ ہو گئی ہے اور اس کے صرف ۲۱ دیسی خریدار ہیں۔

۱۸۵۱ء

یہ انتہائی افسوس ناک ہے کہ گزشتہ سال محب ہند بند ہو گیا[1]۔ اس کے مضامین بے حد مفید اور دل چسپ ہوتے تھے، اور جو دیسیوں کو یورپین علوم سے خصوصیت کے ساتھ روشناس کرتا تھا۔ چوں کہ دیسی طبقہ اس کی سرپرستی نہیں کرتا تھا، اسی وجہ سے غالباً بند کیا گیا۔ باقی دو اخبارات میں سے فواید الناظرین مہینے میں دو بار شایع ہوتا ہے اور رام چندر ہی اس کے اڈیٹر ہیں۔ اس کے بیشتر مضامین یورپین ماخذ سے لیے جاتے ہیں۔ مضامین کے علاوہ اڈیٹر خبریں بھی شامل کرتا ہے۔ اس کی اشاعت گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑھ گئی ہے، جو اب ۸۴ ہے۔ ۴۲ دیسی اور ۴۲ یورپین خریدار ہیں۔

قران السعدین کے اڈیٹر اب اصغر علی ہیں، لیکن اس کا سابقہ انداز بدستور باقی ہے۔ ۱۸۵۱ء کے اختتام پر قران السعدین کے خریداروں کی تعداد ۱۶ ہے۔ ان کے علاوہ ۵۰ کاپیاں مفت اور ۹ تبادلے میں جاتی ہیں۔

---

[1] اسٹیٹ سینٹرل لائبریری (حیدرآباد) میں محب ہند کا پانچواں شمارہ ہے۔ انڈیا آفس کی لائبریری میں نمبر ۱-۱۸، ۲۲، ۲۵، ۲۷، ۳۵ ہیں۔

۱۸۵۲ء

یورپین علوم کی اشاعت کے سلسلے میں فوایدالناظرین اور قران السعدین بے حد مفید سمجھے جاتے ہیں۔ ان دونوں کا طرز تحریر تیزی سے ترقی کر رہا ہے، اور دونوں بے حد مقبول بھی ہیں۔

قران السعدین جو ہفتے وار شایع ہوتا ہے، اس کے اڈیٹر اب کریم بخش ہیں۔ اس کی اشاعت ۳۱ ہے۔ فوایدالناظرین کی اشاعت ۶۲ ہے۔

فوایدالناظرین کے ۱۵ ہندو، ۱۹ مسلمان اور ۲۸ یورپین خریدار ہیں۔

۱۸۵۳ء

فوایدالناظرین جس میں علمی موضوعات پر بہت سے مضامین شایع ہوتے تھے بند ہوگیا۔

قران السعدین جو عمدگی اور قابلیت سے عام ذہنوں کو تربیت دینے کی خدمت انجام دیتا رہا ہے، وہ اب بھی اپنے کام میں مصروف ہے۔ اس کی اشاعت تو ۳۵ ہے، لیکن خریدار صرف ۱۴ ہیں، باقی مفت تقسیم کیے جاتے ہیں، یا تبادلے میں جاتے ہیں۔

## قران السعدین کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۶ | ۸ | ۱۶ | ۳۰ | ۶۰ |
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۲ |
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۱ |
| ۱۸۵۱ء | ۴ | ۴ | ۸ | ۱۷ | ۳۳ |
| ۱۸۵۲ء | ۸ | ۷ | ۱۱ | ۵ | ۳۱ |
| ۱۸۵۳ء | ۲ | ۳ | ۹ | ۲۱ | ۳۵ |
| ۱۸۵۴ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۴ |

## قران السعدین کے اڈیٹروں کے نام

| دھرم نراین | موتی لال | سید اشرف علی | اصغر علی | کریم بخش |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۱۸۴۹ء | ۱۸۵۰ء | ۱۸۵۱ء | ۱۸۵۲ |

## محب ہند اور فوائد الناظرین کی اشاعت کا نقشہ

| اخبار | ۱۸۴۸ء | ۱۸۴۹ء | ۱۸۵۰ء | ۱۸۵۱ء | ۱۸۵۲ء | ۱۸۵۳ء |
|---|---|---|---|---|---|---|
| محب ہند | ۵۶ | ۵۰ | ۳۲ | بند ہوگیا | | |
| فوائد الناظرین | ۱۵۰ | ۱۴۰ | ۵۲ | ۸۴ | ۶۲ | بند ہوگیا |

## دہلی کالج کے اخبار و رسائل کی اشاعت کا یک جائی نقشہ

| اخبار | ۱۸۴۸ء | ۱۸۴۹ء | ۱۸۵۰ء | ۱۸۵۱ء | ۱۸۵۲ء | ۱۸۵۳ء | ۱۸۵۴ء |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فوائد الناظرین[1] کی اشاعت | ۱۴۹ | ۱۴۰ | ۵۲ | ۸۴ | ۶۳ | بند ہوگیا | . |
| محب ہند[2] کی اشاعت | ۵۶ | ۵۰ | ۳۳ | بند ہوگیا | . | . | . |
| تحفۃ الحدائق کی اشاعت | ۳۰ | بند ہوگیا | . | . | . | . | . |
| قران السعدین[3] کی اشاعت | ۶۰ | ۲۲ | ۳۱ | ۳۳ | ۳۱ | ۳۵ | ۳۴ |

---

[1] اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (حیدر آباد) میں فوائد الناظرین کی متعدد جلدیں ہیں۔
ادارۂ ادبیات اردو (حیدر آباد) میں جلد ۷، نمبر ۱ تا ۱۹ ہیں۔

[2] انڈیا آفس میں نمبر ۱ تا ۱۰، ۲۲ تا ۲۵ و ۲۷ تا ۳۵ ہیں۔
اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (حیدر آباد) میں نمبر ۵ ہے۔

[3] قران السعدین غالباً اٹھارہ سو ستاون کے انقلاب شروع ہونے تک جاری رہا۔
نیشنل آرکائیوز (نئی دہلی) میں جلد ۳ نمبر ۱ (۳ جنوری ۱۸۴۸ء) تا جلد ۳ نمبر ۲۶ (۲۵ دسمبر ۱۸۴۸ء) ہے۔
کتب خانہ مدرسہ محمدیہ جامع مسجد (بمبئی) میں بھی تیسری جلد ہی ہے۔
ادارہ ادبیات اردو (حیدر آباد) میں جلد ۲ نمبر ۳۲ (۹ اگست ۱۸۴۷ء)، جلد ۴ نمبر ۳ (یکم جون ۱۸۴۹ء) تا جلد ۴ نمبر ۳۵ (۳۱ دسمبر ۱۸۴۹ء)، جلد ۷ نمبر ۱ (۸ جنوری ۱۸۵۳ء) تا جلد ۷ نمبر ۵۲ (۲۲ دسمبر ۱۸۵۳ء) ہیں۔

# صادق الاخبار

## ( دہلی )

۱۸۴۸ء

یہ اخبار مطبع دارالسلام[۱] سے شایع ہوتا ہے۔ اڈیٹر عنایت حسین ہیں، جو دہلی رزیڈنسی کے ایک سابق میر منشی نورالدین احمد کے بیٹے ہیں۔ یہ فارسی میں ہفتے وار شایع ہوتا ہے، اور ایک ورق [چار صفحات ؟] پر لیتھو میں چھپتا ہے[۲]۔ قیمت ایک روپیہ ماہوار اور اشاعت صرف ۲۷ ہے۔ اس میں خبریں معمولی قسم کی ہوتی ہیں۔ آمد و خرچ کا جو گوشوارہ پیش کیا گیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آمدنی سے اخبار کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔

۱۸۴۹ء

صادق الاخبار کی اب صرف دس کاپیاں چھپتی ہیں۔ اڈیٹر کے کسب معاش کا ذریعہ طباعت ہے۔

۱۸۵۰ء

اخبار کی ملکیت میں اس سال تبدیلی ہوئی ہے۔ صادق الاخبار کے اڈیٹر اب نورالدین احمد ہیں، جو دہلی رزیڈنسی کے سابق میر منشی ہیں[۳]۔ ان کے بیان کے مطابق اب اخبار کی اشاعت بڑھ کر ۲۸ ہوگئی ہے۔ لیکن اب بھی اخبار کی آمدنی اس کے اخراجات کے مقابلے میں بہ قدر دو روپے کم ہے۔

---

[۱] مطبع دارالسلام کے متعلق مولف اختر شاہنشاہی کا بیان یہ ہے:

"دہلی محلہ حوض قاضی، مالک عنایت حسین، مہتمم نورالدین احمد، اجرای ۱۸۴۵ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۱۱۷)

[۲] اس کے اجرا کی صحیح تاریخ کا علم نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ مطبع دارالسلام کے ساتھ ہی ۱۸۴۵ء میں اس کا اجرا ہوا ہو۔ اس خیال کی تائید مولوی عبدالرزاق کے مضمون "اب سے آدھی صدی پہلے کے اردو اخبارات" سے بھی ہوتی ہے۔ (دیکھیے رسالہ اردو۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

[۳] ۱۸۴۸ء کی رپورٹ میں عنایت حسین، اڈیٹر صادق الاخبار کو نورالدین احمد کا بیٹا لکھا گیا تھا۔ ۱۸۵۰ء اور اس کے بعد کی رپورٹ کے مطابق صادق الاخبار کی ادارت بیٹے سے باپ کی طرف منتقل ہوئی تھی۔

۱۸۵۱ء

۱۸۵۱ء کے اواخر میں مطبع اور فارسی اخبار، جو اسی مطبع سے شایع ہوتا ہے، دونوں نورالدین احمد کے ہاتھ میں تھے، جو اپنے نام کے ساتھ "سابق میر منشی دہلی رزیڈنسی" کا بھی اضافہ کرتا ہے۔ اخبار کی اشاعت بہت محدود ہے۔ قلعے کی خبروں اور دوسرے اخباروں کے اقتباسات کے علاوہ اخبار میں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اشاعت ۲۱، اور قیمت ڈیڑھ روپے ماہوار ہے۔

۱۸۵۲ء

گزشتہ سال کے مقابلے میں صادق الاخبار نے اس سال کوئی ترقی نہیں کی۔ اس میں بادشاہ کی اور سر تھوفلس مٹکاف [کمشنر دہلی] کی مدح سرائی کی جاتی ہے، جس کے دفتر اجنسی میں اڈیٹر پہلے منشی تھا۔ گزشتہ سال کے اواخر میں اخبار کی اشاعت ۳۰ تھی۔

۱۸۵۳ء

مطبع اور صادق الاخبار کی ملکیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ منشی نورالدین احمد جو اخبار کے اڈیٹر ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار کو چار روپے ماہوار کا خسارہ ہو رہا ہے۔

صادق الاخبار کی خریداری بھی بہت گر گئی ہے، اگرچہ مفت اور تبادلے میں جانے والے مد میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اخبار کا انداز حسب سابق ہے۔

## صادق الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۷ |
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۸ |
| ۱۸۵۱ء | ۴ | ۲ | ۳ | ۱۲ | ۲۱ |
| ۱۸۵۲ء | ۴ | ۶ | ۳ | ۱۷ | ۳۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۳ | ۲ | ۲ | ۲۱ | ۲۸ |
| ۱۸۵۴ء | ۲ | ۳ | ۱ | ۲۱ | ۲۷ |

# دقیق الاخبار

## ( دہلی )

۱۸۵۱ء

اردو کے دقیق الاخبار کا دسمبر ۱۸۵۱ء سے اجرا ہوا ہے۔ اس لیے اس کے متعلق ابھی کچھ زیادہ نہیں کہا جاسکتا ہے[1]۔ اس کے اڈیٹر پرایا داس نے بتلایا ہے کہ اب تک کوئی کتاب اس مطبع نے شایع نہیں کی۔

اخبار کی اشاعت حسب ذیل ہے:

| ہندو | مسلمان | عیسائی | کل |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | ۴ | ۱ | ۱۸ |

۱۸۵۲ء

کوئی رپورٹ اس مطبع سے موصول نہیں ہوئی۔

۱۸۵۳ء

مطبع اور اخبار دونوں بند ہو گئے۔

---

[1] گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۳ء کے خطبے میں دقیق الاخبار کو "ہندوؤں کا اخبار" قرار دیا تھا۔

(خطبات، ص ۳۲)

# صادق الاخبار

## ( دہلی )

۱۸۵۳ء

صادق الاخبار جو مطبع مصطفائی دہلی سے شایع ہوتا ہے[1]۔ اس کی اشاعت کی تعداد اگر اس کی مقبولیت کی نشان دہی کر سکتی ہے تو بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کو عام پسندیدگی حاصل نہیں ہے۔ اس کی اشاعت حسب ذیل ہے :

| ہندو | مسلمان | یورپین | کل |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۳ | ۷ | ۱۱ |

---

[1] اس رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ اس کا اجرا اسی سال ہوا تھا، یا اس سے پہلے، لیکن ۱۸۵۲ء کی رپورٹ میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔
۱۸۵۳ء کے اخباروں کی فہرست میں اس صادق الاخبار کے اڈیٹر کا نام مصطفےٰ خاں درج ہے۔ زبان کی بھی تصریح نہیں کی گئی ہے کہ یہ اردو کا اخبار تھا یا فارسی کا۔
رپورٹ میں اس امر کی طرف کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی نام کے دو اخبار ایک ہی شہر سے نکل رہے تھے۔
۱۸۵۴ء کے اخباروں کی فہرست میں مطبع مصطفائی کے صادق الاخبار کے اڈیٹر کا نام محمد حسین لکھا گیا ہے لیکن تعداد اشاعت کا خانہ خالی ہے۔ اگرچہ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ۱۸۵۴ء میں یہ اخبار بند ہو گیا تھا۔
گارساں دی تاسی نے اسی "صادق الاخبار" کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸۵۵ء کے خطبے میں کہا تھا کہ :
"صادق الاخبار کو مصطفےٰ خاں، مصطفائی پریس کے مینیجر نکالتے ہیں۔ یہ پریس پہلے لکھنؤ میں تھا، لیکن چند خاص وجوہ کی بنا پر یہ کارخانہ وہاں بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد مصطفےٰ خاں نے اس کی دو نئی شاخیں ایک کان پور اور دوسری دہلی میں قائم کیں۔ یہ پرچہ دہلی سے شایع ہوتا ہے۔ اسی نام کا ایک فارسی اخبار بھی [دہلی سے] شایع ہوتا ہے۔
(خطبات، ص ۱۸۵)

# نورِ مغربی

(دہلی)

۱۸۵۳ء

اخبار نورِ مغربی اور مطبع نورِ مغربی دونوں کا گزشتہ سال اجرا ہوا ہے۔ خیال ہے کہ دہلی کے انگریزی اخبار انڈین اسٹینڈرڈ سے بھی نورِ مغربی کا کچھ تعلق ہے۔ اس اخبار میں روزمرّہ کی مقامی و بیرونی خبروں کی فراوانی ہوتی ہے۔ نورِ مغربی کے اڈیٹر، بلدیو سنگھ کے بیان کے مطابق اس کی اشاعت ۶۰ ہے۔

اس مطبع سے اب تک کوئی کتاب شایع نہیں ہوئی ہے۔ لیکن رپورٹ کی ترتیب کے وقت اوری کے ایک سررشتہ دار کی کتاب تاریخ بندیل کھنڈ زیر طبع تھی۔[1]

---

[1] ۱۸۵۴ء میں یہ مطبع ختم ہوگیا تھا۔ ۱۸۵۴ء کے "گوشوارہ اخبارات و مطبوعات" میں نورِ مغربی کا نام تو نظر آتا ہے، لیکن مطبع نورِ مغربی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اور اسی گوشوارے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نورِ مغربی "انڈین اسٹینڈرڈ پریس" میں چھپتا ہے۔ ۱۸۵۳ء کی رپورٹ کے مرتب کا یہ خیال صحیح تھا کہ "دہلی کے انگریزی اخبار انڈین اسٹینڈرڈ سے بھی نورِ مغربی کا کچھ تعلق ہے۔" مطبع نورِ مغربی بھی غالباً انڈین اسٹینڈرڈ پریس ہی کی شاخ تھا، جو ۱۸۵۴ء میں اسی پریس میں ضم ہوگیا۔

۱۸۵۴ء کے کوہ نور (لاہور) میں بھی نورِ مغربی سے خبریں نقل کی گئی ہیں۔

گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۵ء کے خطبے میں نئے اخباروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"دہلی کے دو نئے اخبار نورِ مغربی اور نورِ مشرقی ہیں۔ ان دونوں کا ایک ہی مقصد ہے یعنی اہلِ ملک میں مفید معلومات کی اشاعت کی جائے، اور ان کو جب بنی نوع انسان کے خیالات سے آگاہ کیا جائے۔ لیکن اپنے ناموں کے لحاظ سے پہلا مشرقی خیالات کا اظہار کرتا ہے اور دوسرا مغربی یعنی یورپین خیالات کا۔"

(خطبات، ص ۱۸۵)

نورِ مغربی کے حوالے ۵ رجنوری، ۱۸۵۵ء کے سحر سامری (لکھنؤ) میں بھی ملتے ہیں۔

# نورِ مشرقی

## ( دہلی )

۱۸۵۳ء

سید امیر علی نے مطبع ہدایت کے نام سے ایک مطبع قایم کیا ہے۔ اسی مطبع سے وہ نور مشرقی نکالتے ہیں[1] اخبار کثیر الاشاعت معلوم ہوتا ہے۔ مفید علوم کی اشاعت کو اڈیٹر نے اپنا مقصد قرار دیا ہے[2] اور اسی کے پیشِ نظر اخبار کی قیمت صرف چار آنے ماہوار مقرر کی ہے۔ اخبار کے ۵۶ خریدار ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

| ہندو | مسلمان | گورنمنٹ | کل |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | ۴۲ | ۱ | ۵۶ |

---

[1] انڈین ہسٹاری کل کمیشن کی رپورٹ بابت ۱۹۴۲ء میں "قبل غدر کے دو اخبارات" کے عنوان سے پروفیسر اشتیاق حسین قریشی کا ایک مختصر مقالہ ملتا ہے، جس میں دہلی اردو اخبار اور نور مشرقی کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کو نور مغربی کا جو پہلا شمارہ ملا تھا اس پر "جلد ۱ نمبر ۲۷، ۲۵ جمادی الاول ۱۲۷۰ ہجری" کی تاریخ درج تھی، جس کی مطابقت ۲۳ فروری ۱۸۵۴ء سے ہوتی ہے۔ اس حساب سے اگست ۱۸۵۳ء میں اس مطبع اور اخبار کا اجرا ہوا ہوگا۔

[2] متذکرہ بالا ماخذ کے مطابق نور مشرقی میں دہلی کی مقامی خبریں زیادہ ہوتی تھیں۔ بہادر شاہ کی صحت کا حال اور ان کے معمولات کا پابندی سے ذکر کیا جاتا تھا۔ سلاطین کی غزلیں عموماً اور بہادر شاہ کی غزلیں خصوصاً شایع کی جاتی تھیں۔ بازار کے جھگڑے اور دربار کی ریشہ دوانیاں، جو دہلی کی جامد زندگی میں ہل چل ڈال دیا کرتی تھیں، ان کا تفصیلی حال نور مشرقی کے صفحات میں ہم کو ملتا ہے۔ اس کے برعکس غیر ملکی بلکہ خود ہندوستان کی اہم خبریں اختصار کے ساتھ درج کی جاتی تھیں۔

نور مشرقی کی زبان نسبتاً قدیم مگر قبل بغاوت کی دہلوی اردو ہوتی تھی۔ کچھ انگریزی الفاظ بھی ملتے ہیں۔ مثلاً کارسپانڈنٹ، کرسچین، اور کمپوزیٹر وغیرہ بے تکلفی سے استعمال کیے جاتے تھے۔ اس اخبار کا یہ پہلو بھی دل چسپ اور قابل ذکر ہے کہ اپنے ہم عصر نور مغربی کی پالیسی پر یہ اخبار، پردہ حملے کیا کرتا تھا۔

Indian Historical Records Commission Proceedings, Vol. XVIII, P. 258.

# چشمۂ فیض

## (سیالکوٹ)

۱۸۵۳ء

گزشتہ جون سے مطبع اور اخبار چشمۂ فیض دونوں کا سیالکوٹ سے اجرا ہوا ہے[1]۔ منشی دیوان چند مالک مطبع کی رپورٹ کے مطابق، اُس وقت اُن کے پاس کاریگروں کی کمی تھی۔ اسی وجہ سے اگست تک مطبع پوری طور پر کام شروع نہیں کر سکا تھا۔

دیوان چند کا بیان ہے کہ ابتدائی دور میں مطبع چونکہ ناتجربہ کار ہاتھوں میں تھا، اس لیے کچھ دشواریاں پیش آئیں اور مالی نقصان بھی برداشت کرنا پڑا۔ لیکن اسسٹنٹ کمشنر کی بروقت مدد نے مطبع اور اخبار دونوں کو بچا لیا۔ ورنہ متذکرہ مالی نقصان نے دونوں کی زندگی ختم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔

اڈیٹر نے اخبار کی اشاعت کی تفصیلات فراہم نہیں کی ہیں۔

---

[1] "چشمۂ فیض، سیالکوٹ، چھ ورق، اوسط یوم سہ شنبہ، سالانہ عـــہ ۱۲، مالک دیوان چند، اجرای یکم جولائی ۱۸۵۳ء"
(اختر شاہنشاہی، ص ۹۶)

۱۸۵۴ء کے گوشوارہ اخبارات و مطبوعات میں اخبار اور مطبع دونوں کے نام ملتے ہیں لیکن "تفصیلات فراہم نہیں کی گئی" تھیں۔

اپریل ۱۸۵۴ء کے کوہ نور میں چشمۂ فیض کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

"اکثر دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ دیوان چند صاحب مہتمم چشمۂ فیض پنجاب، بلا کسی اسباب کے اکثر بھلے مانسوں کی طرف بہتے ہیں اور مہتمم کوہ نور کی نسبت جو جی چاہتا ہے کہتے ہیں، اور ہر خاص و عام ان کی منھ بولیوں (؟) کو سہتے ہیں۔ آیا چشمۂ فیض کے معنی یہی ہیں۔ بار بار منہ آنا اور جھلانا خالی علت سے نہیں۔ کیا واہیات ہے؟ واضح ہو کہ مہتمم کوہ نور کو نہ تو ان سے کچھ نسبت ہے نہ کوئی رسم و ملت۔ پس اُسے چھیڑ چھاڑ سے کیا سروکار۔ سمجھ لیا کہ ایک لینڈی کتیا کسی بازاری کتے سے چند بچے نکال اپنی عادت سے لاچار راہ چلتوں کو بھونکنے اور کاٹنے کو دوڑتی ہے۔..."
(کوہ نور جلد ۵ نمبر ۱۶ مطبوعہ ۱۸ اپریل ۱۸۵۴ء)

# شملہ اخبار

## (شملہ)

۱۸۴۸ء

شملہ سے شیخ عبد اللہ نے کچھ ہی دنوں سے شملہ اخبار نکالنا شروع کیا ہے[1]، جو بہت اچھا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی خرابی یہ ہے کہ یہ لیتھو سے ناگری رسم خط میں چھپتا ہے، زبان اگرچہ اردو ہی ہوتی ہے۔ دیوناگری رسم خط اختیار کرنے کا مقصد گرد ونواح کے راجگان اور دوسرے لوگوں کی سرپرستی حاصل کرنا ہے، کیوں کہ یہاں کی عام زبان ہندی ہی ہے۔ لیکن اس پیش بندی، احتیاط اور مضامین کی خوبی کے باوجود اخبار کی اشاعت اتنی نہیں بڑھی ہے جتنی بڑھنی چاہیے تھی۔ اس کے خریداروں میں ۲۲ ہندو اور ۸ یورپین ہیں، اور ۲۲، اخبار بلاقیمت جاتے ہیں۔ ماہانہ آمدنی تیس روپے ہے۔ اخراجات آمدنی سے دس روپیہ زائد ہیں۔

۱۸۴۹ء

گزشتہ سال اکتوبر [۱۸۴۹ء] تک اس کے شمارے موصول ہوتے رہے۔ لیکن اس تاریخ کے بعد سے اخبار کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، کیوں کہ ۱۸۴۸ء کے اواخر میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ اخبار کے اخراجات اس کی آمدنی سے بہ قدر دس روپے زیادہ ہیں۔ پھر اخبار کی اشاعت میں بھی کوئی ایسا قابل لحاظ اضافہ نہیں ہوا، جو اخبار کے مضامین کی خوبیوں کا، اور شیخ عبد اللہ کی اس توجہ کا بدل ہو سکتا جو اخبار پر وہ صرف کرتے تھے۔ صوبۂ شمالی ومغربی سے جتنے بھی دیسی اخبارات، دیسیوں کے اہتمام سے نکلتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی شملہ اخبار کے پائے کا نہیں ہے۔

۱۸۵۰ء

مطبع شملہ اخبار کے مالک بابو شیو پرشاد دفتر اجنٹی شملہ میں ملازم ہیں۔ اس مطبع سے ایک پندرہ روزہ ہندی اخبار شایع ہوتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ خریدار ۶۱ ہیں، لیکن اشاعت ۶۶ ہے۔

---

[1] "بہی اخبارات" میں جون ۱۸۴۷ء سے "شملہ اخبار" کی آمد کا اندراج ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ جون ۱۸۴۷ء ہی سے اس کا اجرا ہوا ہو۔

اخبار میں عام اور دل چسپ معلوماتی مضامین ہوتے ہیں۔ خبروں کے علاوہ بازار کا ایک اچھا سا نرخ نامہ بھی شایع کیا جاتا ہے۔ فی الجملہ اخبار اچھا ہے اور اس صوبے کے اخباروں میں بلند مقام کا مالک ہے۔

مالک مطبع کی عدم موجودگی کی وجہ سے ۱۸۵۰ء میں شملہ اخبار کی اشاعت کچھ دنوں تک ملتوی رہی تھی۔

۱۸۵۱ء

ہندی کے شملہ اخبار کے اڈیٹر شیخ عبد اللہ ہی ہیں، اور حسب سابق اس صوبے کا بہترین اخبار ہونے کا افتخار اس کو حاصل ہے۔

اڈیٹر ناظرین اخبار کے لیے یورپین خیالات و معلومات فراہم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کوہستانی ریاستوں کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر اڈورڈ اس اخبار کی سرپرستی کرتے ہیں۔ ان ہی کی سفارش پر گورنمنٹ نے گزشتہ سال سرکاری کالجوں اور اسکولوں کے لیے شملہ اخبار کی مزید سات کاپیوں کی خریداری منظور کی تھی۔

اڈیٹر انگریزی اور دیسی زبانوں سے شاید اچھی طرح واقف ہے۔ گزشتہ سال کے اواخر میں شملہ اخبار کی اشاعت ۶۶ سے بڑھ کر ۹۸ ہو گئی۔

۱۸۵۲ء

مطبع اور اخبار دونوں بند ہو گئے۔

## شملہ اخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ و مفت | کالجوں کے لیے | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۸ء | ۲۲ | ۰ | ۸ | ۲۰ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۸۴۹ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۰ء | ۳۶ | ۳ | ۲۷ | ۰ | ۰ | ۶۶ |
| ۱۸۵۱ء | ۴۶ | ۳ | ۳۳ | ۶ | ۱۰ | ۹۸ |

# فتح الاخبار

## کول (علی گڑھ)

۱۸۵۳ء

مطبع فتح الاخبار ایک نیا مطبع ہے، جو اسی سال وجود میں آیا ہے۔ اس کا نام اس اخبار کے نام پر رکھا گیا ہے جو اسی مطبع سے شایع ہوتا ہے[۱]، اور جسے لوگ پسند بھی کرتے ہیں۔ اس وقت اس کے ۳۹ خریدار ہیں۔ اس کا طرز اپنی دیسی برادری سے ملتا جلتا ہے۔ مقامی خبروں اور آگرہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات کے علاوہ عدالتی چارہ جوئیوں کے گرد اور مال کے مقدمات سے متعلق مفید معلومات بھی یہ اخبار فراہم کرتا ہے۔ طرز تحریر سادہ اور سلیس ہے۔ مجموعی طور پر اخبار سرپرستی کا مستحق ہے۔

### فتح الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۳ء | ۱۰ | ۱۷ | ۱۲ | ۳ | ۴۲ |
| ۱۸۵۴ء | ۸ | ۱۵ | ۹ | ۲ | ۳۴ |

---

۱ ۱۸۵۳ء کی رپورٹ میں مطبع اور اخبار کے مالک و مہتمم کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن ۱۸۵۴ء کے گوشوارۂ اخبارات و مطبوعات میں مالک کے خانے میں محمد عثمان کا نام درج ہے۔ اختر شاہنشاہی میں مہتمم کا نام کرپاشنکر لکھا گیا ہے۔ اختر شاہنشاہی میں مطبع کا سنہ اجرا ۱۸۵۵ء درج ہے، جو صحیح نہیں ہے۔ مولف اختر شاہنشاہی کی فراہم کردہ معلومات حسب ذیل ہیں:

"فتح الاخبار، کول، مقام بارغ، ہفتہ وار، ۴ ورق، اوسط یوم سہ شنبہ، سالانہ ۶؎، مالک عثمان خاں مہتمم کرپاشنکر۔۔۔ مطبع فتح الاخبار، اجرای اکتوبر ۱۸۵۵ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۱۸۵)

# گوالیار اخبار

## (گوالیار)

۱۸۵۳ء[۱]

گوالیار اخبار، جو مطبع عالی جاہ میں چھپتا ہے، اس کے اڈیٹر گوالیار سرکار کے ایک ملازم لچھمن پرشاد ہیں۔ یہ گزٹ بھی ہے اور اخبار بھی۔ ریاست گوالیار کے قوانین اور احکام بھی اسی اخبار میں شایع کیے جاتے ہیں۔ اشاعت ۱۵۰ ہے۔ ریاست کے سرکاری افسروں کو پابندی کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ یہ اخبار اردو اور ہندی میں شایع ہوتا ہے۔ ایک کالم میں اردو اور دوسرے میں ہندی ہوتی ہے۔ یہ مقامی دل چسپی کا اخبار ہے، جس سے گوالیار کے باہر کے لوگوں کو کوئی دل چسپی نہیں ہو سکتی۔ زیر تبصرہ سال میں مطبع نے کچھ ہندی و اردو جنتریاں بھی چھاپی ہیں۔

---

[۱] ۱۸۵۲ء کی رپورٹ کے ساتھ نئے مطابع کی جو فہرست ہے، اس میں مطبع عالی جاہ کا نام بھی ملتا ہے۔ نیز گوشوارۂ اخبارات و مطبوعات میں گوالیار اخبار کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے اڈیٹر لچھمن پرشاد تھے۔

مولف اختر شاہنشاہی نے اخبار کا نام "گوالیار گزٹ" بتلایا ہے۔ ان کی فراہم کردہ معلومات یہ ہیں:

"گوالیار گزٹ، لشکر گوالیار، ہفتے وار، چار ورق، اوسط یوم شنبہ، سالانہ للعہ، حسب ارشاد سرکار مہاراجہ عالی جاہ جیاجی راؤ سندھیا بہادر، مہتمم منشی لچھمن داس ناظم اڈیٹر پنڈت اوماچرن، از مطبع عالی جاہ اجرای ۱۸۵۲ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۱۲)

گارساں دی تاسی نے اخبار کے اجرا کا سال ۱۸۵۳ء لکھا ہے، ممکن ہے کہ یہ طباعت کی غلطی ہو۔

"گوالیار سے ایک شخص لکشمی پرشاد، جو وہاں کی حکومت کا ملازم ہے، سنہ ۱۸۵۳ سے ایک سرکاری اخبار نکالتا ہے، جس میں دو کالم ہوتے ہیں، ایک اردو میں اور دوسرا ہندی میں۔ یہی لایق شخص اس سے قبل بریلی سے ایک اخبار نکالتا تھا [یہ اشارہ عمدۃ الاخبار بریلی کی طرف ہے] جس میں اکثر حقیقی ادبی دل چسپی کے مضامین ہوتے تھے..."

(خطبات، ص ۱۸۵)

# نورٌ علیٰ نور

## (لدھیانہ)

۱۸۵۱ء

یہ مطبع اسی سال لدھیانہ میں قایم ہوا ہے[1]، اس لیے اس کے متعلق ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا، لیکن اس مطبع کی مطبوعات کی تعداد اور اخبار نورٌ علیٰ نور کی اشاعت کے اعداد و شمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کارخانہ خوش سلیقگی سے چلایا جا رہا ہے۔

---

[1] نورٌ علیٰ نور کے اجرا کے سلسلے میں کوہ نور کے دو مختلف شماروں میں دو خبریں ہم کو ملتی ہیں۔ ایک کا عنوان ہے "خبر مطبع جدید" اور دوسری کا عنوان ہے "مژدۂ بنا مطبع جدید لدھیانہ" جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جون ۱۸۵۱ء میں مطبع نورٌ علیٰ نور کا اجرا ہوا تھا۔ دونوں خبریں یہ ہیں:

"ایک شفیق کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مقام لدھیانہ میں محمد حسین نام ایک صاحب نے ایک مطبع مسمی بہ نورٌ علیٰ نور قایم کیا ہے۔ مہتمم کوہ نور اس نام کو سُن کر بہت خوش ہوا۔ خداش اسم بامسمی کناد۔ صاحبان مطبع ہندوستان اپنے دل میں خیال کرتے ہوں گے کہ خطۂ پنجاب میں خوب نور برس رہا ہے، یعنی کوہ نور سے لے کر دریائے نور، ریاض نور، باغ نور نورٌ علیٰ نور۔ پانچ نور تو نازل ہو چکے۔ اب اس سے آگے خدا کا نور ہے۔ چوں کہ نام مطبع لدھیانہ ابھی مشتہر نہیں ہوا، پس واجب ہے کہ نورٌ علیٰ نور سے آگے بڑھ کر مہتمم صاحب لدھیانہ اپنے مطبع کا نام خدا کا نور رکھیں کہ فضل الٰہی سے وہ لازوال بھی ہے اور سب میں برتر بھی ہے۔۔۔۔"

(کوہ نور، جلد ۲ نمبر ۵۰، ۲۴ جون ۱۸۵۱ء)

"ہفتہ گزشتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ مقام لدھیانہ میں ایک مطبع مسمی بہ نورٌ علیٰ نور قایم ہونے والا ہے۔ ہنوز اخبار شہور مفصل کی طرف روانہ بھی نہیں ہوا تھا کہ قطع اشتہار بنا مطبع موصوف بہ سبیل ڈاک مطالعۂ مہتمم کوہ نور میں گزرا۔۔۔ لکھتے ہیں کہ اس مطبع عالی میں ہر ہفتے ایک اخبار چھپے گا۔۔۔۔"

(کوہ نور جلد ۲، نمبر ۵۱، ۱۲ جولائی ۱۸۵۱ء)

نوراً علیٰ نور ہر ہفتے اردو میں تین ورق (چھ صفحات ؟) پر شایع ہوتا ہے۔ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات نیز روزمرّہ کی خبریں اس میں ہوتی ہیں۔ محمد حسین خاں، مہتمم نوراً علیٰ نور کا بیان ہے کہ اپنی طویل علالت کی وجہ سے وہ اب تک مطبع کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کر سکے ہیں۔

نوراً علیٰ نور کی اشاعت ۸۲ ہے۔

(نوراً علیٰ نور کا نام اختیار کرنے میں اس مطبع نے اسی صوبے کے دوسرے تین اخباروں ـــــ کوہ نور، دریاے نور، اور باغ نور، کی نقالی کی ہے)

۱۸۵۲ء

پانچ مہینوں کی مختصر مدت کے بعد یہ اخبار اپنی طبعی موت مرگیا۔

باغ نور[۲] امرت سر کی قسمت بھی نوراً علیٰ نور سے کچھ مختلف نہیں رہی۔

---

[۱] گارساں دی تاسی نے نوراً علیٰ نور کا ذکر کرتے ہوئے ہماری معلومات میں تھوڑا سا اضافہ کیا ہے:

"لدھیانہ کا اخبار نوراً علیٰ نور ہے، جسے محمد حسین خاں نے ۱۸۵۱ء میں جاری کیا تھا۔ یہ اپنی ایک نظم کی وجہ سے مشہور ہیں، جس میں انھوں نے نظرت کی ان پیداواروں کو نظم کیا تھا، جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے۔"

(خطبات گارساں دی تاسی، ص ۳۵)

[۲] ۱۸۵۲ء کی رپورٹ میں صرف اسی جگہ باغ نور (امرت سر) کا نام پہلی بار لیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ نوراً علیٰ نور کے ساتھ ہی ۱۸۵۱ء میں اس کا بھی اجرا ہوا ہو۔ ۱۸۵۲ء میں جاری ہونے والے یا بند ہونے والے مطابع کی فہرستوں میں بھی اس کا نام نظر نہیں آتا۔

گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۵ء کے خطبے میں بند ہونے والے اخبارات کے ساتھ باغ نور کا نام بھی گنایا تھا۔

(خطبات، ص ۱۸۳)

# کوہِ نور

## (لاہور)

۱۸۴۹ء

گزشتہ چند ہفتوں ہی سے مطبع کوہ نور کا قیام عمل میں آیا ہے، جس کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنا قبل از وقت ہوگا۔

۱۸۵۰ء

کوہ نور کو ہرسکھ رائے ہفتے میں دو بار شایع کرتے ہیں[۱]۔ اخبار کثیر الاشاعت ہے، بلکہ حقیقتاً اس صوبے کے اخباروں میں کوہِ نور ہی کی اشاعت سب سے زیادہ ہے، یعنی ۲۲۷۔ اڈیٹر کا بیان ہے کہ پنجاب کے بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کی سرپرستی میں اس اخبار کا اجرا ہوا ہے۔

۱۸۵۱ء

کوہ نور اردو کا بہت اچھا اخبار ہے۔ ہفتے میں دو بار شایع ہوتا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپے ماہوار ہے۔ خبروں کے علاوہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات بھی اس میں شایع کیے جاتے ہیں۔ گزشتہ سال اشاعت ۲۲۷ سے گر کر ۱۸۹ ہوگئی۔

---

[۱] جنوری ۱۸۵۰ء کے اسعد الاخبار (آگرہ) میں کوہ نور کے اجرا کی خبر شایع ہوئی تھی، جس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ر جنوری ۱۸۵۰ء کو کوہ نور کا ہفتے وار اخبار کی حیثیت سے اجرا ہوا تھا۔ اسی خبر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لالہ ہرسکھ رائے کوہ نور کے اجرا سے پہلے جام جمشید (میرٹھ) کے اڈیٹر بھی رہے تھے۔ خبر یہ ہے:

"اخبار نویسوں کے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ جنوری سنہ حال (۱۸۵۰ء) کی چودھویں تاریخ سے لاہور میں ایک اخبار موسوم بہ کوہ نور منشی ہرسکھ رائے کے اہتمام سے، جو پیش تر جام جمشید کے مہتمم تھے، جاری ہوا ہے۔ از آں جا کہ پنجاب اور کشمیر اور کابل کی خبروں کے لوگ شایق رہتے ہیں، اب اس اخبار کے ذریعہ سے وہاں کے حالات سارے اخبار نویسوں کو بے دقت دریافت ہو جایا کریں گے، اور اخبار انگریزی سے ترجمہ نہ کرنا پڑے گا۔ یہ اخبار مہینے میں چار بار چھپا کرے گا۔ اس کی قیمت اٹھارہ روپے سالانہ اور بہ رسم ایڈوانس بارہ روپے سالانہ مقرر ہوئی ہے۔ اور چھ ورق کا اخبار ہوگا۔"

۱۸۵۲ء

پنجاب کے بورڈ آف اڈمنسٹریشن کی سرپرستی میں ہر سکھ رائے قابلیت کے ساتھ کوہ نور نکال رہے ہیں۔ اس کی اردو بہت سادہ ہوتی ہے۔ اشاعت بھی بہت ہے ـــ ۲۰۵۔

۱۸۵۳ء

گورنمنٹ کے تبلائے ہوئے اصولوں پر کوہ نور مرتب کیا جاتا ہے، اور لوگوں میں روشن خیالی پیدا کرنے اور ان کی ترقی و بہبودی میں ممد ہو رہا ہے۔ اب اس کی اشاعت ۲۰۵ سے ۲۵۹ ہوگئی ہے۔ مطبع اور اخبار دونوں ہر سکھ رائے ہی چلا رہے ہیں۔

## کوہ نور کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۲۷ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۰۵ | ۵۲ | ۱۹ | ۱۳ | ۱۸۹ |
| ۱۸۵۲ء | ۱۰۳ | ۶۴ | ۲۸ | ۱۰ | ۲۰۵ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۱۷ | ۸۷ | ۳۸ | ۱۷ | ۲۵۹ |
| ۱۸۵۴ء | ۱۶۲ | ۱۲۱ | ۴۰ | ۲۶ | ۳۴۹ |

انجمن ترقی اردو (ہند) کے کتب خانے میں کوہ نور ۱۸۵۱ء تا ۱۸۵۵ء کے حسب ذیل شمارے ہیں:

جلد ۲ شمارہ ۵۰ (۲۴ جون ۱۸۵۱ء) ۵۳، ۵۴، ۵۵ (۱۲ جولائی ۱۸۵۱ء)۔

جلد ۴ شمارہ ۴۷ (۲۲ نومبر ۱۸۵۳ء)، ۵۱ (۲۰ دسمبر ۱۸۵۳ء)، ۵۲ (۲۷ دسمبر ۱۸۵۳ء)۔

جلد ۵ شمارہ ۱۲ (۲۱ مارچ ۱۸۵۴ء) ۱۵، ۱۶، ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۲۹، ۳۲، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۵، ۴۶، ۵۰، ۵۲ (۲۶ دسمبر ۱۸۵۴ء)۔

جلد ۶ شمارہ ۱ (۲ جنوری ۱۸۵۵ء) ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۶، ۳۷ (۱۱ ستمبر ۱۸۵۵ء)۔

مندرجہ بالا شماروں کی تاریخوں پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۸۵۱ء تک یہ ہفتے میں دو بار شایع ہوتا رہا ہے۔ ۱۸۵۲ء کے شمارے ہمارے سامنے نہیں ہیں، اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ ۱۸۵۲ء میں بھی یہ ہفتے میں دو بار شایع ہوتا تھا یا ایک بار لیکن ۱۸۵۳ء (جلد ۴) کے جو تین شمارے ہم کو ملتے ہیں، اُن کے مطابق یہ قطعی ہے کہ جنوری ۱۸۵۳ء سے کوہ نور پھر ہفتے وار ہوگیا تھا۔

# دریاے نور

## ( لاہور )

۱۸۵۰ء

گزشتہ سال (۱۸۵۰ء) کے اواخر میں لاہور سے دریاے نور کا اجرا ہوا ہے[1]۔ تین ورقوں پر شایع کیا جاتا ہے۔ طباعت دیدہ زیب ہوتی ہے۔ اس وقت بھی اس کے خریداروں کی تعداد سو سے اوپر ہے۔ امید ہے کہ آگے چل کر اس صوبے کے اخبارات میں اس کو نمایاں مقام حاصل ہو سکے گا۔

دریاے نور کے اڈیٹر کا نام نجیب الدین حسین[2] ہے۔ اخبار ہر اتوار کو شایع ہوتا ہے۔

---

[1] دریاے نور لاہور کا بلکہ پنجاب کا دوسرا اردو اخبار تھا جس کا کوہ نور کے بعد اجرا ہوا تھا۔ مہتمم کوہ نور نے لدھیانہ کے نورٌ علیٰ نور کے اجرا پر تبصرہ کرتے ہوے لکھا تھا کہ

"خطۂ پنجاب میں خوب نور برس رہا ہے۔ یعنی کوہ نور سے لے کر دریاے نور، ریاض نور، باغ نور، نورٌ علیٰ نور، پانچ نور تو نازل ہو چکے ...." (کوہ نور جلد ۲ نمبر ۵۴، ۸ جولائی ۱۸۵۱ء)

جون ۱۸۵۱ء کے کوہ نور میں ایک گم نام مراسلہ شایع ہوا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دریاے نور مورخہ ۲۲ جون ۱۸۵۱ء میں پولیس کی دست درازیوں کی شکایت شایع ہوئی تھی۔ اس مراسلے کا اقتباس یہ ہے:

"... التماس یہ ہے کہ اس خیر خواہ خلایق نے جو اخبار دریاے نور کو شکایت آمیز بندوبست پولیس کا پایا، تو کمال طبیعت اس خاکسار کی اوپر بے تمیزی مہتمم دریاے نور کے تنگ ہوئی کہ گیلی سوکھی سب تراشنے لگے۔ لہذا یہ خط بہ نظر اصلاح واسطے درج اخبار کوہ نور آپ کی خدمت میں لکھ کر بھیجتے ہیں .... آج اخبار دریاے نور مجریہ ۲۲ جون سنہ حال میں ہم نے جو حال بے انتظامی پولیس کا بے وجہ لکھا ہوا بہ چشم غور دیکھا تو کمال تعجب بلکہ تاسف اوپر ایسے مردمان ناعاقبت اندیشوں کے ہوا کہ قابل تحریر و تقریر نہیں کیوں کہ جس قدر اب بندوبست اور انسداد و وادارت کا ہے بہ عہد کوتوال سابق مرحوم کے کبھی نہ تھا...." (کوہ نور جلد ۲ نمبر ۵۰، ۲۴ جون ۱۸۵۱ء)

[2] گزشوارہ اخبارات و مطبوعات میں محب الدین حسین لکھا ہے۔

۱۸۵۱ء

مطبع دریائے نور اور اخبار دریائے نور کو منشی سندر لال خوش اسلوبی سے چلا رہے ہے۔ ۱۸۵۱ء کے اواخر میں اس اردو اخبار دریائے نور کی اشاعت ۱۰۷ تھی۔

۱۸۵۲ء

مطبع دریائے نور کے متعلق ہر سکھ رائے نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۸۵۲ء کے اواخر میں اخبار دریائے نور کے خریداروں کی تعداد ۲۵ رہ گئی تھی۔ چناں چہ مالک مطبع فقیر سراج الدین[۱] نے جو معروف شخصیت چراغ الدین کے بیٹے ہیں۔ مطبع کو بند کر کے ہر سکھ رائے کو اپنا اجنٹ مقرر کیا تاکہ وہ رقمیں وصول کی جا سکیں جو خریداروں پر باقی ہیں۔

ہر سکھ رائے کی اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ صرف دریائے نور ہی کا یہ حال نہیں ہوا بلکہ وہ نو کے علاوہ [پنجاب کے] اور تمام مطابع بھی گزشتہ سال بند ہو گئے[۲]۔

## دریائے نور کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۰ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۱ء | ۲۸ | ۳۹ | ۳۰ | ۱۰ | ۱۰۷ |
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۷ |

[۱] نام غالباً سراج الدین ہی رہا ہوگا۔ نام کے ساتھ، خاکساری کے طور پر "فقیر" کا اضافہ کرتے رہے ہوں گے، مرتب رپورٹ نے شاید اس کو بھی نام ہی کا حصہ سمجھا۔

[۲] گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۵ء کے خطبے میں ان اخبارات کے نام گنائے ہیں جو ۱۸۵۳ء میں بند ہو گئے۔ اس فہرست میں پنجاب کے مندرجہ ذیل اخبارات بھی شامل ہیں: "لاہور کا دریائے نور، شملہ اخبار، لدھیانہ کا نور علیٰ نور، اور امرتسر کا باغ نور۔"

(خطبات، ص )

# لاہور گزٹ

(لاہور)

۱۸۵۳ء

بابو تیج چندر کے زیر اہتمام مطبع لاہور گزٹ سے جو اخبار لاہور گزٹ کے نام سے شایع ہو رہا ہے اس کی بابت تفصیلات موصول نہیں ہوئیں [1]۔

۱۸۵۴ء

مطبع نے تفصیلات فراہم نہیں کیں۔

---

[1] مندرجہ بالا اندراج سے گمان ہوتا ہے کہ لاہور گزٹ کا اجرا ۱۸۵۳ء کے اوایل میں، یا ممکن ہے کہ اس سے کچھ پہلے ہی ہوا ہوگا۔

۱۸۵۴ء کے گوشوارے میں مطبع اور اخبارات دونوں کا نام ملتا ہے، لیکن اس سال بھی مطبع نے اشاعت وغیرہ کی تفصیلات گورنمنٹ کو فراہم نہیں کی تھیں۔

خورشید عبد السلام کے بیان کے مطابق لاہور گزٹ ۱۸۵۶ء تک جاری رہا:

"(کوہ نور کے اجرا کے) چند سال بعد لاہور گزٹ جاری ہوا۔ اس نے بھی کوہ نور پر یورش کی اور اوپر سے اس کے مہتمم کو 'علم سے بے بہرہ' قرار دیا۔ اخبار کے ساتھ ایک مطبع بھی تھا، جس کے کارکنوں کو چھ سات مہینے سے تنخواہ نہ ملی تھی۔ انھوں نے ہڑتال کر دی۔ یہ ۱۸۵۶ء کا ذکر ہے۔ اور یہ ہڑتال لاہور میں کارکنوں کی پہلی ہڑتال تھی۔"

(نقوش۔ لاہور نمبر۔ فروری ۱۹۶۲ء، ص ۸۴۳)

# ریاض نور

## (ملتان)

۱۸۵۲ء

مطبع ریاض نور سے جو اخبار ریاض نور[1] شایع ہوتا ہے، درمیان میں دو مہینوں کے لیے بند ہو گیا تھا، کیوں کہ اس کے اڈیٹر منشی محمد مہدی حسین خاں کو ملتان کے ایک تحصیل دار کے خلاف اہانت آمیز مضمون شایع کرنے کے جرم میں دو مہینے کی سزا ہو گئی تھی۔

اخبار اب پھر جاری ہو گیا ہے، اور اڈیٹر نے جو حال ہی میں رہا ہوا ہے، اخبار کے پہلے ہی شمارے میں صفائی کے طور پر، مقدمے کی ساری تفصیلات قلم بند کی ہیں۔ وہ اول درجے کا اردو ادیب معلوم ہوتا ہے جن لوگوں کو وہ پسند نہیں کرتا، ان پر اگر ذاتی حملے نہ کرتا اور اس میں زیادہ آزادہ روی نہ ہوتی تو اڈیٹر کے فرائض کی انجام دہی کی اس میں بہت عمدہ صلاحتیں ہیں۔

۱۸۵۳ء

ملتان کا ریاض نور، جو اپنے اڈیٹر کی رہائی کے بعد دوبارہ جاری ہوا تھا، وہ بدستور منشی محمد مہدی حسین خاں کی ادارت میں نکل رہا ہے۔

اخبار کی زبان شستہ اردو ہوتی ہے اور اس کا طرز تحریر بہت اچھا ہے۔ اخبار کی وہ خامیاں بڑی حد تک دور ہو چکی ہیں، جن کی طرف سابقہ رپورٹ میں خصوصیت سے اشارہ کیا گیا تھا۔ لیکن اخبار کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں ہے، جس کی وجہ سے اس کا دائرۂ عمل بڑی حد تک محدود ہے۔

---

[1] مولف اختر شاہنشاہی نے اخبار کا نام "ریاض النور" اور سنہ اجرا ۱۸۵۵ء لکھا ہے، جو غالباً صحیح نہیں ہے۔ ۱۸۵۲ء کی رپورٹ کے شروع میں، اخبارات کی جو فہرست دی گئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاض نور کا اجرا ۱۸۵۲ء ہی میں ہوا تھا۔

## ریاض نور کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۳ء | ۲۷ | ۴۰ | ۲۱ | ۵ | ۹۳ |
| ۱۸۵۴ء[۱] | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱؎ کوہ نور ۱۸۵۵ء میں ریاض نور کے حوالے ملتے ہیں۔

# شعاع شمس

## ( ملتان )

۱۸۵۳ء

اس مطبع کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئی ہیں، اس لیے قطعی طور سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے کس تاریخ سے کام شروع کیا۔ لیکن گمانِ غالب ہے کہ جون ۱۸۵۳ء میں اس کا اجرا ہوا ہے[۱]۔

اخبار شعاع شمس جسے مطبع شعاع شمس سے فقیر غلام نصیر الدین اردو میں نکالتے ہیں، ہفتے وار شایع ہوتا ہے۔ اخبار کے ابتدائی شماروں میں یہ کوشش بھی کی گئی تھی کہ مضامین کا خلاصہ انگریزی اور ہندی میں بھی دیا جائے لیکن یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا، اور اخبار صرف اردو ہی میں نکلتا ہے۔

اس کے طرز تحریر میں یا اس کی ظاہری شکل میں کوئی ایسی قابل ذکر بات نہیں ہے جس کی طرف اس رپورٹ میں خصوصیت سے اشارہ کیا جائے۔

---

[۱] "ملتان سے ... سنہ ۱۸۵۳ء سے ایک اور اردو اخبار شایع ہو رہا ہے، اس کا نام شعاع شمس ہے اور یہ بہار اجا ہولکر کی سرپرستی میں ایک لائق درویش (؟) غلام نصیر الدین کی ادارت میں شایع ہوتا ہے۔"

(خطبات گارساں دی تاسی، ص ۱۸۶)

شعاع شمس ایک عرصے تک جاری رہا۔ ۱۸۵۵ء کے کوہ نور سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ:

"صاحب ریاض نور ملتان اخبار مطبوعہ ، رجولائی (۱۸۵۵ء) میں زیب تحریر فرماتے ہیں کہ مطبع شعاع شمس ملتان گردش زمانہ سے بالکل تھک گیا، گویا گھٹنے پکڑ کر بیٹھ رہا۔ افسوس کہ لحن داؤدی اب کون گائے گا اور حضرت داود پوترہ کی ساکھا اب کون سنایا کرے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔"

(کوہ نور جلد ۶، نمبر ۲۹، ۱۷ر جولائی ۱۸۵۵ء)

لیکن ۱۸۵۵ء میں غالباً یہ بند نہیں ہوا تھا۔ سحر سامری (لکھنؤ) کی ۲ر فروری اور ۹ر فروری ۱۸۵۷ء کے شماروں میں "شعاع شمس ملتان" کے حوالے ملتے ہیں۔

# جامِ جمشید
## (میرٹھ)

۱۸۴۸ء

جامِ جمشید کے نام سے ایک اخبار گزشتہ ایک سال سے میرٹھ سے نکل رہا ہے۔ بابو شب چندر اس کو اردو میں لیتھو کی دیدہ زیب طباعت کے ساتھ نکال رہے ہیں۔ ان ہی کے بیان کے مطابق اشاعت ۱۰۳، اور قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ لیکن اخراجات کی تفصیلات پیش نہیں کی گئی ہیں۔ اخبار میں اگرچہ خبروں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا مگر اس کو قابل تعریف انداز سے مرتب کیا جاتا ہے۔

۱۸۴۹ء

سکھوں پر لشکر کشی کے دوران میں جامِ جمشید میں خبریں جلد جلد اور سلیقے سے شایع کی جاتی تھیں۔ اس وقت اس کی اشاعت بھی ۲۵۰ تک پہنچ گئی تھی لیکن لڑائی ختم ہونے کے بعد اس کی اشاعت پھر اپنی پرانی سطح پر آگئی اس وقت اس کے ۱۰۶ خریدار ہیں۔ وقتی خبروں کے علاوہ اس میں اور کچھ نہیں ہوتا۔ تاہم اس کا طرز تحریر اچھا ہے، اور اس کو قابل تحسین طریقے پر چلایا جا رہا ہے۔ اڈیٹر بابو شب چندر ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق مطبع کو گزشتہ سال ۱۳۲۲ روپے کا منافع ہوا۔

۱۸۵۰ء

شب چندر نے مطبع سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے[1]۔ اب کرپا شنکر اس کو چلا رہے ہیں۔ اشاعت ۱۰۱ سے گر کر صرف ۷۱ رہ گئی ہے۔

۱۸۵۱ء

مطبع اور اخبار دونوں بند ہو گئے۔

---

[1] ۱۸۵۰ء میں شب چندر نے "مطبع جام جمشید" کے نام سے ایک مطبع آگرے میں قایم کیا تھا۔ اس کی تفصیل مطبوعات کے حصے میں آگرے کے مطابع کے باب میں لکھی گئی ہے۔ انھوں نے اسی نام کے ایک اخبار کے اجرا کا بھی اعلان کیا تھا، جو غالباً جاری نہیں ہوا۔

۶۱۸۵۲ گزشتہ سال اخبار بند ہوگیا تھا۔ اس سال پھر جاری ہوا ہے، لیکن رپورٹ نہیں بھیجی گئی ہے۔

۶۱۸۵۳ مطبع اور اخبار دونوں بند ہو گئے۔

## جامِ جمشید کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | یورپین | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۱۸۴۸ | ۶۵ | ۲۲ | ۱۲ | ۴ | ۱۰۳ |
| ۶۱۸۴۹ | ۵۷ | ۳۴ | ۸ | ۷ | ۱۰۶ |
| ۶۱۸۵۰ | ۳۷ | ۲۴ | ۵ | ۵ | ۷۱ |
| ۶۱۸۵۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | بند ہوگیا |
| ۶۱۸۵۲ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | دوبارہ جاری ہوا |
| ۶۱۸۵۳ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | بند ہوگیا |

# مفتاح الاخبار

## ( میرٹھ )

۱۸۴۹ء

مئی ۱۸۴۹ء سے حکیم محبوب علی ایک اخبار مطبع قادری سے نکال رہے ہیں۔ اس کا نام مفتاح الاخبار ہے۔ اس کی اشاعت ۶۸ ہے اور قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے۔ اخبار کی کتابت وطباعت اچھی ہوتی ہے، اور خوش اسلوبی سے نکالا جا رہا ہے۔ لیکن خبروں کے علاوہ اس میں شاذ و نادر ہی کچھ اور لکھا جاتا ہے۔

۱۸۵۰ء

حکیم محبوب علی کے مفتاح الاخبار کی اشاعت ۶۸ سے گر کر اب صرف ۴۰ ہی رہ گئی ہے۔ اڈیٹر کے بیان کے مطابق گزشتہ سال کے اواخر میں ۴۰۰ روپے کا خسارہ تھا، اور اخبار بند ہونے والا تھا۔

۱۸۵۱ء

اس سال کے اواخر میں اخبار کی اشاعت صرف ۲۱ رہ گئی ہے۔

۱۸۵۲ء

اخبار کے متعلق کوئی نئی بات نہیں ہے، جو لکھی جائے۔ اخبار کے معینہ صفحات کو بھرنے کے لیے اڈیٹر شاہ نامہ اور دوسری تاریخی کتابوں کے اقتباسات درج کیا کرتا ہے۔ محبوب علی نے اطلاع دی ہے کہ اخبار چوں کہ اپنے اخراجات کا کفیل نہیں ہوتا تھا، اس لیے کچھ دنوں سے اخبار کو انھوں نے بند کر دیا ہے۔

---

لہ حکیم محبوب علی کے متعلق، گارساں دی تاسی کی وساطت سے، ہماری معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوتا ہے۔ ۱۸۵۳ء کے خطبے میں تاسی نے بتلایا تھا کہ:

"مفتاح الاخبار کے اڈیٹر محبوب علی ہیں۔ انھوں نے ہندستانی لغت اللغات کا خلاصہ بھی لکھا ہے، جو لکھنؤ میں سنہ ۱۸۴۷ء میں طبع ہوا۔"

( خطبات، ص ۳۲ )

## مفتاح الاخبار کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۴۹ء | ۲۰ | ۳۸ | ۳ | ۷ | ۶۸ |
| ۱۸۵۰ء | ۱۴ | ۱۷ | ۲ | ۷ | ۴۰ |
| ۱۸۵۱ء | ۱۳ | ۶ | ۲ | ۰ | ۲۱ |
| ۱۸۵۲ء | ۱۳ | ۹ | ۲ | ۰ | ۲۴ |
| ۱۸۵۳ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | بند ہوگیا |

---

۱۸۵۵ء کے خطبے میں گارساں دی تاسی نے ان اخبارات کا بھی ذکر کیا ہے جو ۱۸۵۳ء میں بند ہو چکے تھے۔ اس فہرست میں میرٹھ کے مفتاح الاخبار کا نام بھی ہم کو ملتا ہے۔

(دیکھیے خطبات ص ۱۸۳)

# جام جہاں نما

## (میرٹھ)

۱۸۵۱ء

گزشتہ اگست ہی میں مطبع جام جہاں نما کا اجرا ہوا ہے۔ اردو اخبار جام جہاں نما اسی مطبع سے شایع ہوتا ہے۔ اڈیٹر منشی چمن لال[1] اور ایشوری پرشاد ہیں۔ تین ورقوں [چھ صفحات] پر شایع ہوتا ہے، آگرہ گورنمنٹ گزٹ اور صوبہ شمالی و مغربی کی صدر دیوانی عدالت کے فیصلوں کے اقتباسات، اور روزمرہ کی خبریں اس میں ہوتی ہیں۔ ایک الگ ورق پر فیضی کی مہابھارت کا ترجمہ بھی شایع کیا جاتا ہے، جو ہندؤں کو خصوصیت کے ساتھ اس کی خریداری پر ملتفت کرتا ہے۔[2] قیمت ایک روپیہ ماہوار ہے، اور ۴۱ خریدار ہیں۔

۱۸۵۲ء

جام جہاں نما کے اجرا کے وقت جو وعدے کیے گئے تھے وہ ایفا نہیں کیے جا سکے۔ اس وقت بھی ایشوری پرشاد اور چمن لال ہی اخبار کے اڈیٹر ہیں۔ اس میں خاصی مفید معلومات ہوتی ہیں۔ فیضی کی مہابھارت کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جسے ہندو خریدار بے حد پسند کرتے ہیں۔ اشاعت میں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے، جو اس سال ۴۱ سے ۴۳ ہو گئی ہے۔

---

[1] رپورٹوں میں کسی جگہ چمن لال لکھا گیا ہے اور کسی جگہ چنی لال۔

[2] گارساں دی تاسی نے جام جہاں نما کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے:

"میرٹھ میں دو ہندوستانی اخبار ہیں، ایک مفتاح الاخبار .... دوسرا جام جہاں نما ہے۔ یہ جمشید کے اس پیالے کی طرف اشارہ ہے، جس کی تہ میں وہ دنیا کے تمام واقعات جو گزرتے تھے معلوم کر لیتا تھا۔ اس اخبار میں علاوہ معمولی خبروں کے سرکاری گزٹ اور ممالک مغربی و شمالی کی عدالت عالیہ (سپریم کورٹ) کے فیصلوں کے اقتباسات بھی درج ہوتے ہیں۔ ایک ورق بہ طور ضمیمے کے شایع ہوتا ہے، جس میں فیضی کی مہابھارت کا فارسی ترجمہ شایع ہوتا ہے یہ ضمیمہ اخبار کے خریداروں کو مفت نذر کیا جاتا ہے۔" (خطبات، ص ۳۲)

۱۸۵۳ء

آگرہ گورنمنٹ گزٹ کے اقتباسات کے علاوہ بے حد دلچسپ خبریں بھی جام جہاں نما میں شایع ہوتی ہیں لیکن ادبی موضوعات پر اس اخبار میں قطعاً بحث نہیں کی جاتی۔ دویم درجے کے دیسی اخبارات میں جام جہاں نما نمایاں حیثیت کا مالک ہے۔ اور جو مقبولیت اس کو حاصل ہے، وہ معمولی درجے سے کچھ زیادہ نہیں، اور اب اس کی اشاعت بھی ۴۳ سے گر کر ۳۹ ہو گئی ہے۔

## جام جہاں نما کی اشاعت کا نقشہ

| سنہ | ہندو | مسلمان | عیسائی | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۵۱ء | ۲۲ | ۹ | ۴ | ۶ | ۴۱ |
| ۱۸۵۲ء | ۲۲ | ۱۵ | ۶ | ۰ | ۴۳ |
| ۱۸۵۳ء | ۱۵ | ۱۴ | ۷ | ۳ | ۳۹ |
| ۱۸۵۴ء[1] | ۱۴ | ۱۷ | ۶ | ۶ | ۴۳ |

[1] یہ اخبار عرصے تک جاری رہا۔ ۱۸۵۸ء کی رپورٹ کے مطابق ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے دوران میں بھی اخبار جاری رہا۔ اور مقامی حکام کے لیے مالکان اخبار بے حد مفید ثابت ہوئے۔

## صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

### دوسرا حصّہ

# مطبُوعات

# مطبع زبدۃ الاخبار[1]
## (آگرہ)

۱۸۴۹ء

گزشتہ سال اس مطبع نے دو کتابیں چھاپی ہیں:

مطلع العلوم و مجمع الفنون — مختلف علوم و فنون کے متعلق منشی واجد علی خاں [اڈیٹر زبدۃ الاخبار] کی یہ فارسی تالیف ہے۔

گلدستۂ انجمن — اردو قواعد کی کتاب ہے، جو منشی واجد علی خاں نے لکھی ہے۔[2]

اگر دونوں کتابوں کے کل نسخے فروخت ہو جائیں تو ساڑھے تین ہزار وصول ہوں گے۔

---

[1] ۱۸۳۳ء میں مطبع کا قیام عمل میں آیا تھا۔

[2] ان دونوں کتابوں کے اشتہار اسعد الاخبار (جولائی ۱۸۴۸ء) میں شایع ہوئے تھے، جو ذیل میں نقل کیے جا رہے ہیں:

"اشتہار مطلع العلوم و مجمع الفنون

"کتاب فواید انتساب مطلع العلوم، تصنیف مجمع العلوم، ماہر فنون زماں، وحید العصر والدوراں، جناب منشی واجد علی خاں جو مطبع موصوف میں چھپی تھی قریب الاختتام ہے۔ شایقین و طالبین کتاب کو مژدہ ہو کر اب کی دفعہ مصنف ممدوح نے اس کتاب میں بہت سے مطالب مفیدہ بڑھائے ہیں۔ نسخۂ مطبوعہ سابقہ میں اور اس میں بہت فرق ہے۔ جو کوئی اس کو ایک نظر دیکھے گا، مدۃ العمر جدا نہ کرے گا۔ ہر شایق علم کو اس کتاب کو لینا اور اس سے مستفید ہونا ضروریات سے ہے۔"

"اشتہار کتاب گلدستۂ انجمن

"جناب کمالات انتساب مولوی منشی واجد علی خاں صاحب مہتمم زبدۃ الاخبار کی طرف سے

"ہر خاص و عام پر ظاہر ہے کہ ایک مدت سے حکام وقت کی کچھ کچہریوں میں تحریر زبان اردو کی جاری ہے، اور کاغذات معاملات و مقدمات دیوانی و فوجداری و کلکٹری اس زبان میں لکھے جاتے ہیں اور تحریر فارسی ایک قلم موقوف ہو گئی ہے مگر اہل دفتر کہ نوشت و خواند فارسی کے علاوہ تھے،

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۸۵۰ء

اس مطبع نے ۱۸۵۰ء میں کوئی کتاب نہیں چھاپی۔

---

جو کچھ مطلب اور مضمون اردو میں لکھتے ہیں، وہ بعینہ گویا ترجمہ فارسی کا ہوتا ہے اور اردو محاورے اور روزمرے کے بالکل خلاف ہے۔ اگرچہ زبان اردو اہل ہندستان کی ہے مگر تحریر و تقریر میں بہت فرق و تفاوت ہے۔ مثلاً فارسی زبان اہل ایران کی ہے، اور عربی زبان اہل عرب کی، اور انگریزی زبان اہل انگلستان کی ہے۔ ہر جاہل و عالم وہی اپنے ولایتوں کی زبان بولتے ہیں۔ مگر ایک زبان کے اہل علم جو کچھ مطلب بولتے ہیں اور لکھتے ہیں، تو بہ نسبت ان کی تقریر کے تحریر کی فصاحت و بلاغت کچھ اور ہوتی ہے اور فصاحت و بلاغت اور شستگی زبان و صفائی بغیر پڑھنے کسی کتاب کے، جس میں قاعدے اور اصول اور محاورات اور اصطلاحات اور کنایات وغیرہ منضبط ہوں، ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔ زبان اردو میں بہت سی مثنویاں اور دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں تصنیف ہوئیں، اور ان کتابوں میں مصنفوں نے محاورات زبان اردو کو بڑی خوبی و لطافت کے ساتھ بیان کیا ہے، مگر ایسی کوئی کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی جس کے پڑھنے سے جو لوگ کہ زبان اردو سے ناواقف ہیں اور شوق سیکھنے کا رکھتے ہیں، ان کی زبان درست اور آراستہ ہو، اور محاورات سے بہ خوبی واقف ہو جائیں۔ اس واسطے اس خاکسار، سراپا انکسار، مہتمم زبدۃ الاخبار نے، کہ جس سے وہ سب فائدے حاصل ہوں، تصنیف کی ہے اور نام اس کا گل دستۂ انجمن رکھا ہے۔

"تاریخ کتاب گل دستۂ انجمن

(از نتائج فکر جناب مولوی واجد علی خاں صاحب مصنف کتاب)

| | |
|---|---|
| ہوا جب یہ مجموعۂ علم و فن | کہ ہے نام گل دستۂ انجمن |
| مرتب بہ فضل خدائے کریم | دعا میں نے کی یا غفور الرحیم |
| کریں اس کو مقبول سب خاص و عام | ہے تا قیامت مرا اس سے نام |
| کریں گے اگر غور سے اک نظر | مری جانفشانی پہ اہل ہنر |
| اگر قدرداں ہیں تو دیویں گے داد | اسے دیکھ کر دل میں ہوویں گے شاد |
| مگر جن کا ہے نکتہ چینی شعار | یہ گل ان کی آنکھوں میں ہووے گا خار |
| یہ داخل ہے کچھ اون کی عادات میں | نکالیں سو نقص ہر بات میں |
| کہیں گے وہ ہو کر کے چیں بر جبیں | کہ یہ کچھ نہیں، اور وہ کچھ نہیں |

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۱۸۵۱ء

زیر تبصرہ سال میں بھی اس مطبع نے کوئی کتاب شایع نہیں کی۔ اڈیٹر [مالک مطبع زبدۃ الاخبار] کے بیان کے مطابق گل دستۂ انجمن کے ۲۵۰ نسخے ۱۸۴۹ء میں چھپے تھے، ۱۸۵۱ء کے اواخر تک اس کے ۱۵۰ نسخے فروخت ہونے کے لیے باقی تھے۔

۱۸۵۲ء

اس مطبع نے اس سال بھی کوئی کتاب شایع نہیں کی۔

۱۸۵۳ء

زیر تبصرہ سال میں بھی اس مطبع سے کوئی کتاب شایع نہیں کی گئی۔ جس وقت یہ سطریں لکھی جا رہی تھیں یہ معلوم ہوا کہ اخبار [اور مطبع بھی؟] بند ہو گیا۔

---

انھیں میری محنت کی تب ہو خبر — اٹھا کر قلم جب لکھیں اک سطر
نئی بات کو دل سے پیدا کریں — معانی مشکل ہویدا کریں
سخن گوئی کچھ کار آساں نہیں — سزاوار اس کے ہر انساں نہیں
مگر جو کہ ہیں اہل علم و ہنر — ہے انصاف کا بھی کچھ اُن میں اثر
وہ البتہ محنت کی دیویں گے داد — کریں گے وہ تحسیں بہت ہو کے شاد
دعا اب یہی ہے مری صبح و شام — پڑھے جو کوئی یہ رسالہ تمام
وہ ہو با عمل، با ادب، باتمیز — جہاں میں رہے شادمان و عزیز
نہ آوے کبھی اس کے دل پر ملال — رہے کامراں اور فرخندہ حال
یہ آیا ہے اب میرے دل پر خیال — لکھوں ایک میں ایسی تاریخ سال
کہ ہو مادّہ اوس کا فرخ اثر — کہیں مرحبا اُن کے اہل ہنر
جو کی فکر اک لحظہ میں نے ادھر — کہ تا سال ہجری سے دوں میں خبر
سرِ وجد سے عقل نے دی نشاں
جہاں میں یہ ہے گلشن بے خزاں

۱۲۶۵ھ (م ۱۸۴۸ء)

# مطبع آگرہ کالج

## (آگرہ)

١٨٤٩ء

اس سال مطبع نے صرف ایک کتاب باغ وبہار چھاپی ہے۔ اس کے صرف پانچ سو نسخے چھاپے گئے ہیں، جن میں سے ساٹھ آٹھ آنے فی نسخہ کے حساب سے فروخت ہو چکے ہیں۔

١٨٥١ء

اس سال مطبع نے چرن جی لال کی صرف ایک اردو کتاب "انشا" کا دوسرا اڈیشن شایع کیا ہے۔ وزیٹر جنرل اسکولس نے اس کے پانچ سو نسخے آٹھ آنے فی نسخہ کے حساب سے خریدے ہیں۔ اس کے ڈیڑھ سو نسخے مطبع میں موجود ہیں۔ اس کتاب کو خرید کر مسٹر ریڈ (Reid) نے مطبع کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ دیہاتی مدرسوں کے لیے جانوروں کی بہت سی تصویریں بھی انھوں نے اسی مطبع سے خریدی ہیں۔

١٨٥٣ء

مندرجہ ذیل کتابیں مطبع نے چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت: آنے | قیمت: روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | اردو نصاب | طبعیات کے موضوع پر مسٹر مڈلٹن، پرنسپل آگرہ کالج کے لکچروں کا مجموعہ | ٣٠٠ | ٠ | ١ | ٣٠٠ |
| ٢ | سفینۃ الاولیا | [مصنفہ دارا شکوہ؟] | ٥٠٠ | ٠ | ١ | ٥٠٠ |
| ٣ | اردو لورگارتم | | ١٦٠ | ٠ | ١ | ١٦٠ |
| ٤ | کہربائی | اردو میں برقی قوت پر ایک مقالہ | ٣٢١ | ٤ | ٠ | ٣٢١ |
| ٥ | اردو قواعد | | ٣٠٠٠ | ٣/٤ | ٠ | ٣٠٠٠ |

# مطبع اسعد الاخبار

## (آگرہ)

۱۸۴۸ء

اڈیٹر [اسعد الاخبار، منشی قمرالدین خاں] کے کسب معاش کا ذریعہ کتابوں کی طباعت ہے۔ اگر ان کا بیان صحیح ہے تو جیبی قرآن [حمایل] کی نکاسی سے ان کی خاصی آمدنی ہوئی ہوگی، جس کا ہدیہ آٹھ روپے ہے۔ گزشتہ جون تک اس حمایل کے صرف نصف اڈیشن کی کھپت ہوئی تھی، لیکن اس سے ۳۲۵۲ روپے وصول ہو چکے تھے[۱]۔ اس حمایل کی جیسی ستھری کتابت و طباعت ہوئی ہے، اس طرح کی چھپی ہوئی کتابیں اس [مالک مطبع] کے ہم وطن عموماً پسند کرتے ہیں۔

اس چھاپے خانے کے قیام کو ابھی دس ماہ سے زیادہ نہیں ہوئے ہیں[۲]

---

[۱] ۱۸۴۸ء ہی میں مطبع اسعد الاخبار نے کم از کم ایک اور کتاب "خلاصۃ القرأت" شایع کی تھی۔ گمان غالب ہے کہ مالک مطبع نے اپنی کارگزاری کی جو رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی تھی، اس میں اس کتاب کا ذکر کرنا رہ گیا ہوگا۔ "خلاصۃ القرأت" کا مندرجۂ ذیل اشتہار اسعد الاخبار (جولائی ۱۸۴۸ء) میں شایع ہوا تھا:

"رسالہ خلاصۃ القرأت، تصنیف جناب عرفاں آب، عابد کامل، شیخ اجل، عمدۂ سادات کرام، حافظ مولوی سید محمد جعفر قادری اکبرآبادی کا جو اس مطبع میں طبع ہوتا تھا، اختتام کو پہنچا۔ اب عنقریب رشتہ بند ہو کر طالبین کی خدمت میں پہنچے گا۔ جس صاحب کو اس کی خواہش ہو، اس مطبع سے طلب کریں۔ اس کی قیمت فی جلد آٹھ آنے ہے۔ اور وہ رسالہ منظوم ہے۔ مصنف ممدوح نے قواعد مشکلۂ قرأت کو بڑی خوش بیانی کے ساتھ نظم میں بیان کیا ہے۔ پندرہ سطر کے صفحے سے چار جزو دو ورق اس کی ضخامت اور کاغذ ولایتی ہے۔"

[۲] اس رپورٹ پر ۳۰ ستمبر ۱۸۴۸ء کی تاریخ درج ہے۔ اس حساب سے مطبع اسعد الاخبار کا اجرا جنوری ۱۸۴۸ء میں ہوا ہوگا۔ حمایل کی طباعت اور اس کی کھپت کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے، اس کے پیش نظر یہ بیان قرین صحت نہیں معلوم ہوتا کہ "اس چھاپے خانے کے قیام کو ابھی دس مہینے سے زیادہ نہیں ہوئے۔" اسعد الاخبار کا اجرا، اڈیٹر اخبار کے بیان کے مطابق "شہر حمادی الآخر ۱۲۶۳ ہجری مطابق، مئی ۱۸۴۷ عیسوی" کو ہوا تھا۔ مطبع کے اجرا کی تاریخ بھی اسی کے قرب و جوار میں ہوگی۔

۱۸۴۹ء

اس مطبع نے ۱۸۴۹ء میں حسب ذیل چھ کتابیں لیتھو میں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۱ | گلستان | حواشی کے ساتھ دوسرا اڈیشن |
| ۲ | مظہرالعجایب | بنارس کے منشی فخرالدین کی طبع زاد اردو کتاب |
| ۳ | سکندر نامہ | آگرہ کالج کے سابق استاد منشی اعظم علی کا اردو ترجمہ |
| ۴ | مفتاح التواریخ | تاریخ کی کلید[1] |
| ۵ | پوتھی گورا منگل | دوارکا داس کی اردو نظم، جس میں مہادیو اور گورا پاربتی کی شادی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ |
| ۶ | مسایل قوانین | صدر دیوانی عدالت کے تین صاحبان نے مال اور دیوانی کے قوانین سے متعلق سوالات اور ان کے جوابات مرتب کیے ہیں۔ |

مندرجہ بالا فہرست میں صرف گلستاں ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کو مالک مطبع نے خود اپنے لیے چھاپا ہے۔ اس کے پانچ سو نسخے چھپے تھے، جن میں سے اسّی ایک روپے فی نسخے کے حساب سے نکل

---

[1] مفتاح التواریخ فارسی کی کتاب ہے۔ اس کا مندرجہ ذیل اشتہار اسعدالاخبار (اکتوبر ۱۸۴۸ء) میں شایع ہوا تھا:
"..... واضح ہو کہ یہ کتاب دل چسپ تالیف کی ہوئی طامس ولیم بیل صاحب، ملازم محکمۂ صدر بورڈ کی ہے، مولف موصوف نے اس کی تالیف میں ایسی کوشش وسعی کی ہے، اور گزارشات متقدمین ومتاخرین اس حسنِ تہذیب وترتیب سے لکھے ہیں کہ دیکھنے والے تعجب کرتے ہیں۔ جہاں سے کتاب کھول کر مطالعہ شروع کرو، دل لگ جاتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم کے عہد سے اس کا شروع اور لاہور کی لڑائی پر اس کا ختم ہے۔ اور اس مدت میں جتنے بادشاہ اور امرا اور اہل علم وفن، اور فقرا اور اولیا اور شعرا جس ملک میں بھی ہوئے ہیں، سب کا حال ہے تاریخ منظومہ، جو شاعران صاحب بلاغت وفصاحت نے در باب تولد و وفات انھوں کی لکھی ہیں۔ تاریخ باغات وعمارات وچاہ وغیرہ کی تواریخ متقدمین میں سے منتخب کر کے بے کم وکاست اس میں لکھا ہے۔ اور ہر ایک کا بہ تعظیم وتکریم اس کے مرتبے کے موافق ذکر کیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴۹ پر)

چکے ہیں۔ مندرجہ بالا باقی کتابوں کی طباعت سے حسب ذیل رقوم وصول ہوئی ہیں:

| شمار | کتاب | تعداد | قیمت | اجرت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | مظہر العجایب | ۶۰۰ | ۲ روپے | ۳۶۶ روپے |
| ۲ | سکندر نامہ | ۱۵۰ | ۳ روپے | ۳۰۰ روپے |
| ۳ | مفتاح التواریخ | ۲۰۰ | ۸ روپے | ۳۷۲ روپے |
| ۴ | پوتھی گورا منگل | ۳۰۰ | ۲ آنے | ۱۲ روپے |
| ۵ | مسایل قوانین | ۲۵۰ | ۵ روپے | ۳۰۵ روپے |
| | طباعت سے جملہ آمدنی | | | ۱۱۵۵ روپے |
| | گلستاں کی فروخت سے آمدنی | | | ۵۲۵ روپے |
| | کل آمدنی | | | ۱۶۸۰ روپے |

---

یہ کتاب غرابت انتساب اول تو منشی خادم علی کے مطبع [اکبری] میں چھپنی شروع ہوئی اور قریب نصف وہاں چھپی [مفتاح التواریخ کا ایک اشتہار دلّی کالج کے ادبی اخبار قران السعدین مورخہ ۳ رجنوری ۱۸۴۸ء میں شایع ہوا تھا۔ اس اشتہار سے بھی اس بیان کی تائید ہوتی ہے کہ ابتدا میں یہ کتاب مطبع اکبری میں چھپ رہی تھی]۔ مگر مولف موصوف اور منشی صاحب ممدوح سے امور چھاپے کے عیب و صواب، اور وعدہ خلافیوں کے سبب کچھ بدمزگی درمیان آئی، اسی جہت انھوں نے وہ کتاب وہاں چھپوانا موقوف کرکے اس مطبع میں بھیج دی۔ چناں چہ نصف آخر سے یہاں چھپنا شروع ہوئی اور صاحب موصوف یہاں کے چھاپہ وغیرہ اور اہل مطبع کے معاملے سے بہت زیادہ رضامند ہوئے۔ یقین ہے کہ بہ فضل الٰہی دسمبر تک تمام ہو جائے گی۔ اور اکثر شائقین اس کے طالب ہوئے ہیں۔ اور جو سنتا ہے اس کے لینے کی تمنّا کرتا ہے۔ آٹھ روپے اس کی قیمت ہے، مگر اختتام طبع تک یعنی دسمبر ۱۸۴۸ء تک رہے گی۔ بعد ازاں دس روپے فی جلد یا زیادہ ہو جائے۔ اور کتاب بھی بڑی ضخیم ہے۔ سری رام پور کے تختہ کا چو ورقہ اس کی تقطیع ہے، اور پچیس سطر کا صفحہ۔ بڑی طولانی سطر ہے۔۔۔"

بک لینڈ کے بیان کے مطابق تھامس بیل بورڈ آف ریونیو میں کلرک اور فاضل اسکالر تھے۔ جب اچ۔ ام الیٹ مسلمانان ہند کی تاریخ مرتب کر رہے تھے تو اس وقت ولیم بیل نے اس کام میں بھی ان کی مدد کی تھی۔ انھوں نے ایک Dictionery of Oriental Biography بھی مرتب کی تھی۔ ۱۸۷۵ء میں آگرے میں ان کا انتقال ہوا۔

Dictionery of Indian Biography, P. 31

۱۸۵۰ء

اس رپورٹ کے ساتھ جو گوشوارہ منسلک ہے، اس کے دیکھنے سے یہ حیرت انگیز بات معلوم ہوتی ہے کہ گزشتہ سال اس مطبع نے ۱۵،۱۷۱ روپے کی مالیت کی کتابیں چھاپی تھیں۔

۱۸۵۰ء میں اس مطبع نے مندرجۂ ذیل گیارہ کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | افسانۂ رنگین | عام موضوعات پر فرخ آباد کے نواب امیر علی کی اردو تالیف | ۲۴۰ | ۰ | ۱ | ۷۰ |
| ۲ | فضایل الشہدا | مرزا کلب حسین خاں ڈپٹی کلکٹر اٹیہ کا اردو شہادت نامہ۔ یہ کتاب شیعہ فرقے میں بے حد مقبول ہے، جس سے خود مصنف کا بھی تعلق ہے۔ | ۲۵۰ | ۰ | ۲ | ۱۶۲ |
| ۳ | تعبیر نامہ خواب | خواب کی تعبیر نکالنے کی کتاب | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۵ |
| ۴ | تصریح الانفاس | قسمت شناسی کی کتاب، جسے شکوہ آباد کے سید ہدایت علی نے "ہندو سرودھا" سے اردو میں منتقل کیا ہے | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۲ |
| ۵ | نصاب غرایب | اردو نظم میں فارسی فرہنگ از سید احمد علی | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۰ |
| ۶ | رسالہ مولود شریف | سید ہدایت علی کی اردو کتاب | ۲۵۷ | ۴ | ۰ | ۳۲ |
| ۷ | حمایل | جیبی قرآن مع اردو ترجمہ | ۱۲۲۵ | ۰ | ۸ | ۱۱۰۰ |
| ۸ | سی پارۂ عم | | ۱۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۸۰۰ |
| ۹ | تشریح المسایل | فارسی میں اسلام کے متعلق سوال و جواب۔ از فضل رسول بدایونی | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۴۱ |
| ۱۰ | خالق باری | امیر خسرو | ۲۵۰ | ۲ | ۰ | ۳۰ |
| ۱۱ | صفوۃ المصادر | فارسی گردان | ۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۵۰ |

مندرجہ بالا گیارہ کتابوں کے علاوہ بہت سے نقشے اور فارم بھی اس مطبع نے گزشتہ سال چھاپے ہیں۔

۱۸۵۱ء

اس مطبع نے ۱۸۵۱ء میں مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں۔ ان میں سے پہلی چار کتابیں خود مالک مطبع نے اپنے لیے چھاپی ہیں، اور باقی کتابیں دوسروں نے چھپوائی ہیں۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رامائن تلسی داس | ہندی میں | ۳۵۰ | ۰ | ۳ | ۱۵۰ |
| ۲ | کریما | | ۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۷ |
| ۳ | وشنو سہسر نام | سنسکرت میں پوجا کی کتاب | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۴۰ |
| ۴ | دستورالصبیاں | | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۵ | نظم نادر | مرزا کلب حسین ڈپٹی کلکٹر اٹاوہ کا مجموعہ حمد و نعت اور منقبت | ۲۵۰ | ۰ | ۳ | نہیں معلوم |
| ۶ | دیوان تفتہ [1] | منشی ہرگوپال تفتہ کا فارسی مجموعۂ کلام | ۳۰۰ | ۰ | ۴ | نہیں معلوم |
| ۷ | رسالہ شق القمر | مولوی رفیع الدین دہلوی کا فارسی رسالہ | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | نہیں معلوم |

[1] دیوان تفتہ کا مندرجہ ذیل اشتہار اسعدالاخبار (دسمبر ۱۸۴۸ء) میں ملتا ہے:

"ان دنوں دیوان تفتہ سکندرآبادی اس مطبع میں چھپنا شروع ہوا ہے۔ اور یہ دیوان تفتہ وہی ہے جس کا اشتہار اخبار ہذا میں اواخر ۱۸۴۷ء میں دیا گیا تھا.... اس دیوان کی لطافت و فصاحت کا کیا حال بیان کیا جائے۔ شعرائے متاخرین ہندوستان میں ایسا فارسی کلام کسی کا کم دیکھنے میں آیا۔ اس کی فصاحت کے اعتبار سے اگر تفتہ کو صائب وقت اور اس کے وطن سکندرآباد کو اصفہان کہیے، تو بجا ہے۔ اور اس کا چھاپہ اس کیفیت سے ہوتا ہے کہ ولایتی لیٹر کاغذ بہت شفاف و آب دار، اور اکیس سطر کا صفحہ، بہ خط نستعلیق متوسط لکھا جاتا ہے۔ اس کی ضخامت پینتالیس جزو سے زیادہ ہوگی۔ اور اشعار پندرہ ہزار سے زیادہ ہیں۔

"نظر بر فائدۂ خریداران اس کی قیمت بالفعل چار روپے ہیں۔ اور آج سے دو مہینے کے بعد چار روپے آٹھ آنے۔ پھر دو مہینے کے بعد پانچ روپے ہو جائیں گے۔ جس کو اس نسخۂ لطیفہ کا خریدنا منظور ہو، درخواست مع زرِ قیمت کے اس مطبع میں بھیج دیں۔ دیوان موصوف بعد اختتام طبع بندۂ راقم کے توسط سے بہ سبیل ڈاک، بہ صیغۂ بیرنگ ان کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔

(بقیہ صفحہ ۱۵۲ پر)

۱۸۵۲ء

مطبع اسعد الاخبار نے اس سال جو کتابیں چھاپی ہیں، ان کی فہرست یہ ہے :-

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شاہراہِ تعلیم | وزیٹر جنرل اسکولس کے لیے | ۲۰۰۰ | ۰ | ۰ | ۲۰۰۰ |
| ۲ | قصہ سبودھی کبودھی | ایک اخلاقی قصہ | ۱۰۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۰۰ |
| ۳ | لمعات قمر | | ۱۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۵۰۰ |
| ۴ | قصہ صادق خاں | ایک اخلاقی قصہ | ۳۰۰۰ | ۰ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۵ | حقایق الموجودات | | ۳۰۰۰ | ۰ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۶ | قصۂ شمشاد | ایک اخلاقی قصہ | ۳۰۰۰ | ۱½ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۷ | انشاے خرد افروز | | ۱۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۵۰۰ |
| ۸ | شق القمر | نادر علی وکیل صدر عدالت کے لیے | ۱۰۰۰ | ۰ | ۰ | ۱۰۰۰ |
| ۹ | رسالہ [؟] | عربی۔ امجد علی وکیل صدر دیوانی کے لیے | ۲۵۰ | ۰ | ؟ | ۲۵۰ |
| ۱۰ | ہدایت البرکات | مبارز الدین صدر امین مراد آباد کے لیے | ۲۵۰ | ۰ | ؟ | ۲۵۰ |
| ۱۱ | دیوان شرر | علی بخش منصف ماٹھ کے لیے | ۱۷۵ | ۸ | ۱ | ۱۵۰ |
| ۱۲ | انشاے صریح الافادہ | زین العابدین خاں اور عبدالرحیم خاں کے لیے | ۵۰۰ | ۰ | ۲ | ۵۰۰ |
| ۱۳ | خلاصہ قانون دیوانی | طفیل احمد کے لیے | ۵۰۰ | ۸ | ۰ | ۵۰۰ |

اس نقشے سے اندازہ ہوگا کہ مالک مطبع نے خود کتابیں شایع کرنے کا خطرہ مول نہیں لیا۔

---

"اس دیوان میں لطافت سخن کے سوا لطف یہ ہے کہ ہر غزل دو غزلہ ہے، اور یہ لطف بالالتزام کسی دیوان میں نہیں دیکھا گیا...
" مخفی نہ رہے کہ اکثر اہل علم اور قدر شناسان اس کے طبع ہونے کی خبر سنتے ہی اس کی خریداری پر بصد شوق آمادہ ہوئے۔ اور جناب ثروت مآب منشی محمد ظہور علی خاں صاحب بہادر نائب اور مختار کل سرکار ٹونک نے از راہ قدردانی اس کے مصارف طبع میں اعانت فرمائی۔ اور جناب حشمت انتساب راے جگل کشور صاحب وکیل محکمۂ عالیہ صدر دیوانی نے بہ کمال اشتیاق اور بہ نظرِ اعانتِ مصارف مطبع، بیس جلدیں خریدیں۔ سبحان اللہ سخنوروں کے لیے قدردان اور سخن شناس بھی زمانے میں موجود ہیں۔"

۶۱۸۵۳

اس سال مطبع اسعد الاخبار نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خیالات سنائی | فارسی میں قدرتی مناظر کا بیان | ۳۰۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۲ | انتخاب نظائر | صدر دیوانی عدالت کے فیصلوں کا انتخاب | ۴۰۰ | ۰ | ۳ | ۲۰۰ |
| ۳ | منتخبات انوار سہیلی | | ۶۰۰۰ | ۵ | ۰ | ۶۰۰۰ |
| ۴ | مولود شریف | | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۵ | تعلیم النفس | خود تربیتی حصہ اول | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۶ | | حصہ دوم | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۷ | مراۃ الساعت | اردو میں تقسیم اوقات | ۲۰۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۰۰۰ |
| ۸ | انشائے خرد افروز | فارسی خطوط نویسی | ۱۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۵۰۰ |
| ۹ | گلستاں باب ہشتم | کا اردو ترجمہ | ۱۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۵۰۰ |
| ۱۰ | چراغ حقیقت و شمع معرفت | تصوف | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۱۱ | مخزن التواریخ | اردو تاریخ ہند | | | | ۳۰۰ |
| ۱۲ | گلشن رنگیں | ایک فارسی عشقیہ داستان | ۱۲۵ | ۰ | ۱ | ۱۲۵ |
| ۱۳ | منتخبات الجنایت | ضابطہ فوجداری | ۵۰۰ | ۸ | ۰ | ۵۰۰ |

# مطبع اکبری
(آگرہ)

۱۸۴۸ء

کتابوں اور رسالوں (پمفلٹ) کی طباعت سے مطبع کو تقریباً تیس روپے ماہوار کی بچت ہوتی ہے۔

۱۸۴۹ء

مالک مطبع [شیخ خادم علی] نے صرف ایک ہی کتاب "تاریخ آگرہ" شایع کی ہے[1]، جس کے ڈھائی سو نسخے ایک روپیہ فی نسخہ کے حساب سے فروخت ہو چکے ہیں۔

"تحرک الاعضا" کے ڈھائی سو نسخے چھاپنے کے معاوضے میں پندرہ روپے کی مزید آمدنی ہوئی۔ جسم کے اعضا کی غیر شعوری حرکتوں سے شگون نکالنے کے موضوع پر یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے۔

۱۸۵۰ء

[شیخ خادم علی نے] گزشتہ سال صرف ایک کتاب "عروض زاہدیہ" کے نام سے مرتب کی تھی، اور اس کے صرف سو نسخے چھپے تھے۔ ان میں سے بیشتر بارہ آنے فی نسخے کے حساب سے فروخت ہو چکے ہیں۔

۱۸۵۱ء

یہ مطبع چل نہیں رہا ہے۔ اب تک خادم علی ہی اس کے مالک ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق حسب سابق مطبع اپنے اخراجات کا کفیل نہیں ہے۔ قرض کے بار کی وجہ سے مطبع اس سال کوئی کتاب چھاپ نہیں سکا۔

۱۸۵۲ء

خادم علی ہی اس کے مالک ہیں۔

۱۸۵۳ء

مطبع کی ملکیت میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے لیکن اس کے بھی کچھ اچھے نتایج برآمد نہیں ہوئے، پریس اور اس کا سامان یا تو بک چکا یا رہن ہے۔

---

[1] گارساں دتاسی نے ۱۸۵۲ء کے خطبے میں اس کو "محمد سدید الدین" کی تالیف بتلایا ہے۔ (ص ۲۳)

# مطبع مصدر النوادر

## (آگرہ)

۱۸۴۹ء

یہ مطبع گزشتہ سال قایم ہوا ہے۔

مالکان مطبع اردو میں عربی و فارسی کا ایک لغت چھاپ رہے ہیں۔ دو روپے فی نسخہ کے حساب سے سو خریداروں نے اس لغت کو خریدنے کا پیشگی وعدہ کیا ہے۔

۱۸۵۰ء

مندرجہ ذیل کتابیں اس مطبع نے چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خلاصہ گورنمنٹ گزٹ | ۱۸۴۰-۱۸۵۰ء کے گورنمنٹ گزٹ کا خلاصہ منالال تحصیل دار فیروز آباد نے اردو میں مرتب کیا۔ | ۱۴۰ | ۰ | ۳ | ۱۰۰ |
| ۲ | کتاب حالاتِ دہی | دہی طبقوں کے رسوم و قوانین کو جمیل الدین ڈپٹی کلکٹر مین پوری نے اردو میں مرتب کیا۔ | ۱۰۰ | ۰ | ۳ | ۱۰۰ |
| ۳ | رسالہ جواہر الترکیب | منظوم فارسی قواعد۔ اس کے ساتھ ہی فارسی و عربی الفاظ کا فرہنگ بھی شامل ہے۔ | ۱۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۶ |
| ۴ | پوتھی جین مت | جین مت پر ہندی کتاب، جو سیٹھ ہمیرمل کی فرمایش پر چھاپی گئی | ۵۰۰ | ۸ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۵ | [1] | ایک اور اسی طرح کی کتاب۔ | ۲۵۰ | ۶ | ۰ | ۲۵۰ |

[1] رپورٹ میں کتاب کا نام درج نہیں ہے۔

۱۸۵۱ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | لغات اردو [1] | فارسی و عربی الفاظ کا اردو لغت | ۲۰۰ | ۰ | ۵ | ۰ |
| ۲ | قانون فوج داری | | ۲۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | دھرم سنگھ کا قصہ | شری لال نے ایچ، ایس، ریڈ کے ایما پر یہ اردو قصہ لکھا۔ | ۱۰۰ | ۱ | ۰ | ۰ |
| ۴ | مخزن العلوم | مختلف علوم و فنون کے متعلق پنڈت برج لال کی فارسی تالیف | ۲۰۰ | ۰ | ۴ | ۲۰۰ |
| ۵ | صوبہ شمالی و مشرقی کی صدر دیوانی کے فیصلوں کا مجموعہ | اسسٹنٹ رجسٹرار صدر دیوانی نے اس کتاب کے تین سو نسخے چھپوائے ہیں اور وہی دس روپے فی نسخہ کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ | ۳۰۰ | ۰ | ۱۰ | ۰ |

[1] اس لغت کا حسب ذیل اشتہار آگرہ گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۱ء میں ملتا ہے:

"واضح ہو کہ اب تک کوئی ایسی لغت کی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی جو کثیر الحجم اور قلیل القیمت ہو۔ اور فارسی و عربی میں جو بڑی بڑی لغت کی کتابیں ہیں، اول تو ان کا چھاپہ کم ہوا ہے، سوائے اس کے وے ایسی گراں قیمت ہیں کہ ہر کسی کو ان کی خرید کی وسعت نہیں۔ اور پھر یہ کہ ان کے الفاظ کے معنی فارسی زبان میں ہیں، اور پھر ایک دقت یہ بھی ہے کہ ان کتابوں سے لغت کا نکالنا ذرا مشکل پڑتا ہے۔ علاوہ اس کے بعض استادوں نے نظائر میں جو اشعار لکھے ہیں، تو یہ بھی کتاب کی جسامت و طوالت کا باعث ہوا ہے۔ اور سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ وے کتابیں مبتدیوں کے کام کی نہیں۔ پس لغت کی متعارف اور مشکل کتابوں سے ایسی مختصر کتاب مرتب ہوئی ہے کہ مشکل و مستعمل الفاظ کے معنی اردو زبان میں ہیں۔ اور ہر لغت حامل حرکات و سکنات مع تمام زبان ہے۔ کتاب مذکور سری رام پوری کاغذ پہ بہ تقطیع مناسب و طرز مستحسن مطبع مصدر النوادر مقام آگرہ میں باہتمام و تصحیح حکیم جواہر لال چھپتی ہے۔ اور اکتوبر سنہ حال تک چھپ کر تمام ہو جائے گی۔ ضخامت تقریباً چار سو صفحات اور قیمت پیشگی ۵ اور بعد تمامی ۶ ......

اور واضح ہو کہ اب تک جن کتابوں کے مطبع مذکور میں اشتہار ہو چکے ہیں۔ سب کی سب وعدہ معہودہ پر چھپ کر تقسیم ہو گئی ہیں۔"

۱۸۵۲ء

اس مطبع نے کچھ اچھی کتابیں طبع کی ہیں، خصوصاً وزیٹر جنرل اسکوس کے لیے۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد |
|---|---|---|---|
| ۱ | [1] | صوبہ شمالی و مغربی کی صدر دیوانی کے ماہوار فیصلے | ۳۰۰ |
| ۲ | قانون فوج داری | مرتبہ منشی علی حسین (اس کتاب کا ایک چوتھائی حصہ مطبع محمدی میں چھپا ہے) | ۲۵۰ |
| ۳ | سورج پور کی کہانی | وزیٹر جنرل آف اسکوس کے لیے | ۳۰۰۰ |
| ۴ | خلاصہ نظام شمسی | وزیٹر جنرل آف اسکوس کے لیے | ۲۰۰۰ |
| ۵ | خلاصہ تاریخ ہند | وزیٹر جنرل آف اسکوس کے لیے | ۱۰۰۰ |
| ۶ | پندنامہ کاشتکاران | وزیٹر جنرل آف اسکوس کے لیے | ۲۰۰۰ |
| ۷ | مظہر قدرت | وزیٹر جنرل آف اسکوس کے لیے | ۲۰۰۰ |
| ۸ | مثنوی [؟] | مصنفہ حکیم جواہر لال (زیر طبع) | ۲۰۰ |

۱۸۵۳ء

حسب ذیل کتابیں گورنمنٹ کے تعلیمی مقاصد کے لیے چھاپی گئیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | دھرم سنگھ کا قصہ | ہندی میں | ۶۰۰۰ |
| ۲ | گرام کلپ درم | کاشتکاروں کی رہنمائی کے لیے | ۶۰۰۰ |
| ۳ | قصیدۂ جواہر الترکیب | نظم میں فارسی قواعد | ۴۰۰ |
| ۴ | اردو اقلیدس | پہلا و دوسرا حصہ۔ | ۱۰۰۰ |
| ۵ | پندنامہ کاشتکاران | | ۱۰۰۰ |
| ۶ | [2] | فارسی و عربی الفاظ کا اردو فرہنگ | ۲۰۰ |

[1] رپورٹ میں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔

[2] رپورٹ میں فرہنگ کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔

# مطبع قادری

## (آگرہ)

۱۸۴۹ء

مطبع نے اسی سال کے اوائل سے کام شروع کیا ہے۔ اب تک مندرجۂ ذیل کتابیں چھپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حمایل | | ۱۲۰۰ | ۸ | ۵ | ۱۲۰۰ |
| ۲ | دیوان شاہ نیاز | فارسی و اردو کلام | ۵۰۰ | ۰ | ۱ | |
| ۳ | توصیف زراعت | زراعت کے متعلق مرزا کلب حسین ڈپٹی کلکٹر اٹاوہ کی اردو کتاب | ۴۵۰ | ۰ | ۳ | |
| ۴ | تلخیصات مجدد نادری | مندرجہ بالا مصنف نے ہمارے محکمہ مال کے قوانین کا خلاصہ مرتب کیا ہے | ۲۵۰ | ۰ | ۲ | |

حمایل کے علاوہ، مندرجہ بالا کتابوں کی طباعت کی اجرت میں ۲۳۰، روپے مطبع کو وصول ہوئے۔

۱۸۵۰ء

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قرآن | مع ترجمہ | ۱۲۰۰ | ۰ | ۵ | ۵۰۰ |
| ۲ | ... عشق | منشی قدا علی کی عشقیہ اردو شاعری | ۱۲۷ | ۸ | ۰ | ۰ |
| ۳ | میزان فارسی | اردو میں فارسی گردان کی کتاب | ۳۰۰ | ۵ | ۰ | ۳ |
| ۴ | سیپارۂ عم | | ۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۰ |
| ۵ | فرہنگ کتب متداولہ | فارسی لغت | ۲۵۰ | ۰ | ۱ | ۰ |

۱۸۵۱ء

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مولود شریف | مولفہ غلام امام پیش کار عدالت | ۳۰۰ | ۸ | ۲ | ۰ |
| ۲ | اخلاق جلالی | | ۲۰۰ | ۰ | ۳ | ۰ |

مندرجہ بالا دونوں کتابیں ۱۸۵۱ء کے اواخر میں زیر طبع تھیں۔

# مطبع جامِ جمشید

(آگرہ)

۱۸۵۰ء

اس مطبع کے مالک بابو شب چندر ناتھ پہلے میرٹھ میں اسی نام کے مطبع کے مینجر تھے۔ ۱۸۴۹ء کے اواخر میں انھوں نے جام جمشید ہی کے نام ایک مطبع آگرے میں قایم کیا ہے۔[1]

---

[1] مطبع جام جمشید کے اجرا کا حسب ذیل اشتہار اسعد الاخبار میں بھی شایع ہوا تھا:

"نقل اشتہار مطبع جام جمشید

"واضح ولایح ہو کہ ایک چھاپہ خانہ جدید کہ رو کش نگار چین ہے سات [ساتھ] نام جام جمشید کہ واقعہ میں خبر دینے والا ہر عجیب و غریب کا ہے، بیچ مقام مستقر الخلافہ اکبر آباد، محلہ رکاب گنج کے اس نحیف، بابو شب چندر ناتھ غریب [تخلص؟] نے تیار کیا ہے۔ اور اس میں کتابیں اردو، فارسی، اور ہندی و سنسکرت وغیرہ اور اخبارات اطراف منطبع ہوں گے۔ ..... دریں ولا ایک نسخہ کتاب چہار درویش ..... بہ خط نستعلیق و خوش خط اور بہت صحیح مع تصویرات رنگ آمیز بوقلموں کہ اپنے اپنے موقع اور مقام پر کھنچی ہوں گی، مع جلد اس مطبع میں قالب طبع کا پہنتی ہے۔ اور قیمت اس کی آٹھ روپے آٹھ آنے فی جلد۔ اور پیشگی دینے پر سات روپے آٹھ آنے مقرر کیے۔ اور بیچ عرصہ دو مہینے کے سب کتاب طیار و مرتب ہو کر پہنچے گی بیچ خدمت صاحبان خرید کنندگان کے .....

"اور معلوم ہو کہ یہ وہی بابو شب چندر ناتھ ہے کہ بیچ مقام میرٹھ کے مطبع جام جمشید بنایا ہوا ان ہی کا ہے کہ وہ اب تک با رونق تمام جاری ہے، اور اخبار وہاں کے دور دور جاتے ہیں۔ اب اس شہر اکبر آباد میں بھی اسی نام جام جمشید پر دوسرا مطبع تیار کیا ہے، سو یہاں بہ فضل الٰہی کتابیں نوادر چھپتی رہیں گی۔ چناں چہ ان کے اشتہار بر وقت آغاز طبع کتاب کے جاری کیے جائیں گے۔

"مطبع جام جمشید بابو شب چندر ناتھ"

اس مطبع سے کوئی اخبار شایع نہیں ہوتا۔ مسٹر ریڈ جو وزیٹر جنرل اسکولس ہیں، ان کی ہدایت کے مطابق مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | اجرت طباعت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | نقشہ جات اضلاع | اردو اور ہندی میں | ۳۵۰ | ۱۹۵ روپے |
| ۲ | مہاجنی سار | مہاجنی کی کتاب از پنڈت شری لال | ۵۰۰ | ۴۰ روپے |
| ۳ | برن مالا | | ۵۰۰ | ۸۲ روپے |
| ۴ | ہجے کی کتاب | اردو پرائمر | ۳۰۰ | ۷ روپے |
| ۵ | پتر ملی کار | ہندی خطوط نویسی | ۲۰۰۰ | ۱۰۰ روپے |

حسب ذیل کتابیں خود مطبع نے چھاپی ہیں

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | آنے | روپے | |
| ۱ | باغ و بہار | | ۲۷۵ | ۴ | ۱ | ۲۵ |
| ۲ | جنتری | ۱۹۰۶ سمبت کے لیے اردو جنتری | ۳۵۰ | ۴ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۳ | دیوانِ نظیر | نظیر کے کلام کا ایک حصہ ہندی میں | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۷۵ |
| ۴ | دیوان امجد علی | فارسی کلام | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۰ |

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ اردو و فارسی خوش نویسی کی ۱۸۰۰ کاپیاں، اور [ہندی] سرودھا کے دوسو نسخے بھی اس مطبع نے چھاپے تھے۔

### ۱۸۵۱ء

کتابوں کی طباعت ہی مالک مطبع کی آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ شب چندر نے اپنی رپورٹ میں بتلایا ہے کہ پتھروں کے ٹوٹ جانے سے اس سال ان کو ۱۲۵ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

---

لہ اخبار جام جمشید کے اجرا کا ایک اشتہار اسعد الاخبار میں شایع ہوا تھا۔ جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ "ماہ جنوری ۱۸۵۰ء سے اس مطبع [جام جمشید] میں ایک اخبار موسومہ جام جمشید (آگرہ) بابو شب چندر ناتھ کے اہتمام سے زبان اردو میں ہر ہفتے آٹھ صفحے شنبہ کے روز چھپا کرے گا۔" غالباً یہ اخبار جاری نہیں ہو سکا۔

گزشتہ سال مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | پائی | آنہ | روپیہ | |
| ۱ | پتر بلی کا | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۲۰۰۰ | ۹ ۳/۴ | ۰ | ۰ | ۲۰۰۰ |
| ۲ | چتر چندری کا | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۱۰۰۰ | ۴ ۱/۲ | ۰ | ۰ | ۱۰۰۰ |
| ۳ | مہاجنی سر دیپ کا | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۱۰۰۰ | ۷ ۱/۲ | ۰ | ۰ | ۱۰۰۰ |
| ۴ | اردو آدرش | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۵۰۰ | ۸ | ۲ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۵ | نقشہ جات اضلاع | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۶ | نقشہ ایشیا | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۵۰۰ | ۹ | ۰ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۷ | نقشہ جات مکتب | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے | ۳۰۰ | ۳ ۱/۲ | ۰ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۸ | لیلاوتی | مسٹر ریڈ کے دیہاتی اسکولوں کے لیے (ہندی) | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۲ | ۳۰۰ |

۱۸۵۲ء

اس مطبع کی حالت متنزل ہے۔ صرف دو کتابیں چھپی ہیں:

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | رامائن | مصوّر - ہندی میں | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۴ | ۵۰ |
| ۲ | جنتری | ۱۸۵۲ - اردو | ۴۰۰ | ۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰ |

۱۸۵۳ء

مطبع بند ہو گیا۔

# مطبع نور الابصار

(آگرہ)

۱۸۵۲ء

اکتوبر ۱۸۵۲ء میں اس مطبع کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مالک مطبع سدا سکھ لال نے تھوڑے ہی عرصے میں حسب ذیل کتابیں مسٹر ریڈ کے لیے اپنے مطبع میں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | اشاعت |
|---|---|---|---|
| ۱ | صوبہ شمالی و مغربی کا نقشہ | ناگری رسم خط | ۵۰۰ |
| ۲ | صوبہ شمالی و مغربی کا نقشہ | فارسی رسم خط | ۵۰۰ |
| ۳ | تاریخ ہند | | ۳۰۰۰ |
| ۴ | گلدستۂ اخلاق | جلد اول | ۳۰۰۰ |
| | | جلد دوم | ۳۰۰۰ |

۱۸۵۳ء محکمہ تعلیم بھی اپنی کتابیں چھپوانے کے لیے اس مطبع سے کام لیا کرتا ہے۔ گزشتہ سال حسب ذیل کتابیں اس مطبع نے چھاپیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ ہند | | ۳۰۰۰ | ۵ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۲ | گلدستہ اخلاق | طالب علموں کے لیے معلم اخلاق | ۳۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۳۰۰۰ |
| ۳ | صوبہ شمالی و مغربی کا نقشہ | دیوناگری رسم خط | ۵۰۰ | ۲ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۴ | ہندستان کا نقشہ | ہندی اور اردو رسم خط | ۰ | ۴ | ۰ | ۰ |

# مطبع مہاراجا ہلکر

## (اندور)

۱۸۴۹ء

گزشتہ سال کے اوایل میں اس مطبع کا قیام عمل میں آیا ہے۔[ل] اس نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | وِنک ٹیس سَتوُتر | وشنو کی توصیف میں ایک مراٹھی نظم | ۵۰۰ | ۳ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۲ | بالوُپ دَکش کتھا | نوجوانوں کے لیے ایک اخلاقی مراٹھی نظم | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | بکرَ | رام کے بیٹے اُن کُش اور راہو سے متعلق راماین کے منتخب حصوں کا مراٹھی ترجمہ | ۱۰۰ | ۳ | ۰ | ۷۷ |
| ۴ | اَنک لیپ | مراٹھی زبان مگر دیوناگری لیپی میں علم حساب | ۲۵۰ | ۸ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۵ | شیو لیلا امرت | مراٹھی میں شیوجی کے حالات | ۲۴۰ | ۸ | ۲ | ۲۴ |
| ۶ | وشنو سہسر نام | وشنو کے ہزار نام۔ پوجا کی کتاب | ۲۵۰ | ۲ | ۰ | ۳۶ |
| ۷ | پَن چانگ | سمبت ۱۹۰۶ء کی جنتری | ۱۰۰۰ | ۲ | ۰ | ۹۷۱ |
| ۸ | | سمبت ۱۹۰۷ء کی جنتری | ۱۰۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۷۱ |
| ۹ | پنج رتن | ویدوں اور مہابھارت کا انتخاب | ۲۰۰ | ۰ | ۲ | ۲۰۰ |

ل یہ مطبع ۱۸۴۸ء کے اوایل میں قایم ہوا تھا۔ قران السعدین (دہلی) میں مطبع مہاراجا ہلکر کا حسب ذیل اشتہار ملتا ہے۔

"... جناب ہملٹن صاحب بہادر دام اقبالہ کو شیوع علم کی طرف از حد توجہ ہے۔ ان کی استعانت سے ایک چھاپہ خانہ پتھر کا اندور میں مقرر ہوا ہے اور کتابیں شاستری چھپنی شروع ہو گئی ہیں۔ فی الحقیقت اس نواح میں اس شے کے مقرر ہونے سے نفع کثیر ہے۔ کتابیں چھپ کر سب خاص و عام کو بہت سستی مل سکیں گی ..." (قران السعدین جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۴۸ء)

۱۸۴۹ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | مُہمن سُتوتر | سنسکرت میں پوجا کی کتاب | ۵۰۰ | ۱½ | ۰ | ۱۶۰ |
| ۱۱ | بیتال پچیسی | | ۲۴۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۲ | سنگھاسن تبیسی | | ۲۴۱ | ۰ | ۱ | ۷۱ |
| ۱۳ | سَمُدرِک | سنسکرت میں جوتش کی کتاب | ۳۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۴ |
| ۱۴ | دمینتی سویمبر | مراٹھی میں دمینتی رانی کی شادی کا قصہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۵ | پنج پکھیوں | مراٹھی میں راج نیت کا ترجمہ | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۴۶ |
| ۱۶ | شوک بھتری | طوطی نامے کی طرح مرہٹی کی ایک توتا کہانی | ۲۵۰ | ۰ | ۱ | ۲۷ |
| ۱۷ | رسالہ علم نحو | دہلی کالج کے مولوی امام بخش کی فارسی قواعد | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۴ |
| ۱۸ | گوپی گیت | مراٹھی۔ سنسکرت سے گوالنوں کے گیتوں کا ترجمہ | ۲۰۰ | ۱ | ۰ | ۱۱ |
| ۱۹ | شلی وہناچی بکھار | مراٹھی۔ بکرماجیت کے ہم عصر راجا شلی واہن کی تاریخ | ۳۰۰ | ۲ | ۰ | [illegible] |
| ۲۰ | ۔ | مراٹھی۔ ہندوستانی جغرافیہ | ۱۰۰ | ۲ | ۰ | ۸۱ |
| ۲۱ | اننگ رنگ | | ۱۵۰ | ۱۲ | ۱ | ۳۱ |
| ۲۲ | سرن گر | عورتوں کے خصائل | ۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۷۰ |
| ۲۳ | ۔ | فارسی کا قاعدہ | ۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۲۰ |

۱۸۵۰ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پترہ | ہندی جنتری | ۶۰۰ | ۲ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۲ | تذکرہ شال وہن | مراٹھی۔ مہاراجا بکرماجیت کے جانشین شال وہن کے عہد کی تاریخ | ۱۰۰ | ۲ | ۰ | ۵۹ |
| ۳ | تذکرہ خاندان سندھیا | اردو۔ مرتبہ دھرم نراین | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۵۰ |
| ۴ | | ہندی۔ مرتبہ دھرم نراین | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۴۵ |
| ۵ | گن پاجی | | ۳۰۰ | ۱ | ۰ | ۲۵ |
| ۶ | کاش خورد | سنسکرت لغت | ۱۰۰ | ۱ | ۰ | ۳۵ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | نی تی ونودے | ہندی۔ قدیم برطانیہ کے حالات اور شہر لندن کا بیان | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۵۰ |
| ۸ | مثنوی سوختہ جگر | سکندر آباد کے منشی بال مکند کی مثنوی۔ اردو | ۲۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۷۰ |
| ۹ | رگھو ونش | سنسکرت۔ نظم میں راجا رگھو کے جانشینوں کے حالات | ۲۰۰ | ۶ | ۰ | ۴۱ |
| ۱۰ | سبھا بلاس | [ہندی شاعری کا انتخاب] | ۲۰۰ | ۱ | ۰ | ۱۰ |
| ۱۱ | تاریخ راون | | ۲۰۰ | ۱ | ۰ | ۱۷ |
| ۱۲ | رسالہ حساب | | ۱۰۰ | ۳ | ۰ | ۱۵ |
| ۱۳ | کمار | ایک سنسکرت نظم کا دوسرا حصہ جو "کمار کویا" کے نام سے مشہور ہے مع حواشی | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۰ |
| ۱۴ | ماگھ | ایک سنسکرت نظم ماگھ کویا کا دوسرا حصہ | ۲۳۰ | ۱۵ | ۰ | ۰ |
| ۱۵ | کرت | ایک سنسکرت نظم ماگھ کویا کا پہلا حصہ | ۲۰۰ | ۱۵ | ۰ | ۰ |
| ۱۶ | گونت بدیا | | ۲۰۰ | ۱۵ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۱ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پترہ | جنتری سمبت ۱۹۰۸ء | ۱۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۰۸۱ |
| ۲ | وی دُرنیتی | مراٹھی۔ مہابھارت کی ایک کہانی | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۷ |
| ۳ | مارگ کنیا | | ۲۰۰ | ۹ | ۰ | ۱۱ |
| ۴ | گیان پرکاش | (ٹھوک میں بیس روپے میں بک گئے) | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۱۵۰ |
| ۵ | وشنو پن جر | سنسکرت۔ پوجا کی کتاب | ۴۰۰ | ۱ | ۰ | ۶ |
| ۶ | برندسُت سوہی | | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۰ |
| ۷ | مناچی اشلوک | | ۲۰۰ | ۶ | ۰ | ۱ |
| ۸ | بھگول درپن | ہندی۔ جغرافیہ | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۲۴ |
| ۹ | راج نیت | | ۳۰۰ | ۴ | ۱ | ۱۳ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | . | مرہٹی زبان کے قواعد | ۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۳۹ |
| ۱۱ | بکھار شیواجی | مرہٹی ۔ شیواجی کے حالات | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۰ |
| ۱۲ | سبھا بلاس | ہندی شاعری کا انتخاب | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۰ |
| ۱۳ | بیتال پچیسی | | ۲۰۰ | ۴ | ۱ | ۰ |
| ۱۴ | ذکر راجانند | مرہٹی ۔ راجانند کے حالات | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۲ء

حسب ذیل کتابیں مطبع نے چھاپی ہیں ۔ اس فہرست میں مہاراجا [ ہولکر ] کا سفر نامہ بھی شامل ہے :

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | چندری کا | سنسکرت ۔ جوتش کی کتاب | ۲۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲ | سفرنامہ مہاراجا | مہاراجا کا سفرنامہ صوبہ شمالی و مغربی راجپوتانہ ۔ اردو | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | حساب | مراہٹی | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | سنگھاسن بتیسی | دوسرا ایڈیشن | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | بیتال پچیسی | دوسرا ایڈیشن | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۳ء

مطبع، جس کا انتظام اندور اسکول سے متعلق ہے، دھرم نرائن [ ہڈماسٹر ] کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے حسب ذیل کتابیں مطبع نے چھاپی ہیں :

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | امرکوش | سنسکرت لغت کا جدید ایڈیشن | ۴۵۰ | | | |
| ۲ | توتا کہانی | | ۳۰۰ | | | |
| ۳ | سنگھاسن بتیسی | مراہٹی | ۲۰۰ | | | |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | چار رتن | ایک مذہبی کتاب | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | روپاولی | سنسکرت قواعد | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | پتی | | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۷ | مُہی مَن | شو پوجا | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۸ | وشنو سہسرنام | | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۹ | سماس چکر | سنسکرت قواعد | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۰ | منوانجن اتہاس | | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۱ | نل راجا | ایک تاریخی قصہ | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۲ | سبھابلاس | ہندی شاعری کا انتخاب | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

# مطبع عمدۃ الاخبار

## (بریلی)

۱۸۴۸ء

جون ۱۸۴۷ء میں مدرسۂ بریلی کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ٹری گر نے یہ اطلاع دی تھی کہ وہاں لیتھو کا ایک چھاپہ خانہ قایم کیا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ یہ مطبع ان لوگوں کی ملکیت ہے، جو سرکاری مدرسہ سے متعلق ہیں، ان کے علاوہ کچھ مقامی اور کچھ گرد و نواح کے دیسی حضرات بھی اس میں شریک ہیں۔

۱۸۴۹ء

اس سال مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حروف تہجی | فارسی کی ابتدائی کتاب | ۴۰۰ | ۲½ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۲ | خالق باری | امیر خسرو دہلوی کے لغت کا دوسرا ایڈیشن | ۲۰۰ | ۱¼ | ۰ | ۳۰ |
| ۳ | پندنامہ سعدی | سعدی کی فارسی اخلاقی نظم کا دوسرا ایڈیشن | ۲۰۰ | ۱¼ | ۰ | ۳۶ |
| ۴ | مامقیماں | یا ترجیع بند | ۲۰۰ | ۱¼ | ۰ | ۵۰ |
| ۵ | مجموعہ نظام شمسی | لچھمن چند نایب تحصیلدار بریلی کی اردو کتاب | ۱۵۰ | ۲½ | ۰ | ۶۵ |
| ۶ | تاریخ نادری | تاریخ کی فارسی کتاب کا نیا ایڈیشن | ۱۰۰ | ۴ | ۱ | ۱۰۰ |
| ۷ | رسالہ منطق | علی حسین بریلوی کی عربی کتاب | ۱۶۰ | ۲½ | ۰ | ۱۵۰ |
| ۸ | اصول علم الحساب | حساب کی کتاب کا نظر ثانی کے بعد نیا ایڈیشن | ۲۳۲ | ۷ | ۰ | ۱۰۲ |
| ۹ | مرآۃ الخیال | مختلف علوم و فنون کے متعلق شیر خاں کی فارسی کتاب | ۱۵۰ | ۳ | ۰ | ۱۲۵ |
| ۱۰ | تواریخ ہند | مولفہ دیبی پرشاد سینیر اسکالر مدرسہ بریلی | ۴۰۰ | ۱۰ | ۰ | ۲۰۰ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١١ | جبر و مقابلہ | مولفہ دیبی پرشاد سینیر اسکالر مدرسہ بریلی حصہ اول | ١٣٢ | ٠ | ١ | ٧٥ |
| ١٢ | | حصہ دوم | ١٣٢ | ٨ | ١ | ٩ |
| ١٣ | دیوان شہیدی | | ٢٥٠ | ٤ | ٢ | ٢٠ |
| ١٤ | پوتھی | | ١٠٠ | | | |
| ١٥ | پترہ سمبت ١٩٠٦ء | | ٩٠٠ | ٤ | ٠ | ٩٠٠ |
| ١٦ | خمسہ | | ١٠٠ | ٢½ | ٠ | ١٠٠ |
| ١٧ | ہجو وہابین | وہابیوں کے متعلق ہجویہ نظم | ١٠٠ | ٢ | ٠ | ١٠٠ |
| ١٨ | دیوان محمد حسین | محمد حسین [ ؟ ] کی شاعری کا مجموعہ | ١١١ | ٨ | ٠ | ١١١ |
| ١٩ | گلشن خلافت | | ١٠٠ | ١٠ | ٠ | ١٠٠ |
| ٢٠ | جامع الخطیب | جمعہ و عیدین کے خطبات کا مجموعہ | ١٠٠ | ١١ | ٠ | ١٠٠ |

١٨٥٠ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | جواہر معنی | | ١٠٠ | ٤ | ٠ | ٤٣ |
| ٢ | مجمع الفواید | دیبی پرشاد سینیر اسکالر مدرسہ بریلی کی تالیف | ٢٠٠ | ٨ | ٠ | ٦٠ |
| ٣ | تاریخ پنجاب | دیبی پرشاد سینیر اسکالر مدرسہ بریلی کی تالیف | ١٥٠ | ٤ | ٠ | ٧٥ |

١٨٥١ء

اس سال مطبع نے صرف دو کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | شگھر بودھ | سنسکرت میں نجوم کی کتاب | ١٠٠ | ٦ | | ٧٥ |
| ٢ | گلستاں | اردو میں گلستاں کا پہلا اور دوسرا باب | ٥٠٠ | ٥¾ | ٠ | ٣٠ |

١٨٥٢ء

مندرجہ ذیل تین کتابیں مطبع نے چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ١ | منوسن تھا | منو شاستر کا اردو ترجمہ از لچھمن پرشاد | ٢١٠ | ٨ | ٠ | ٢٠ |
| ٢ | تسہیل الحساب | مولوی ذوالفقار علی استاد فارسی مدرسہ بریلی کی کتاب | ١١٠ | ٨ | ١ | ١١٠ |
| ٣ | دلایل الخیرات | زیر طبع | | | | |

١٨٥٣ء

اس سال صرف ایک مذہبی کتاب دلایل الخیرات کے سو نسخے ایک روپیہ فی نسخے کے حساب سے فروخت ہوئے۔

# مطبع سُدھاکر اخبار

## (بنارس)

۱۸۴۸ء

مطبع نے کوئی کتاب نہیں چھاپی۔

۱۸۴۹ء

مطبع نے کوئی کتاب نہیں چھاپی۔

۱۸۵۰ء

مطبع نے کوئی کتاب نہیں چھاپی۔

۱۸۵۱ء

اس سال مطبع نے ایک ہندی کتاب چھاپی اور دوسری زیر طبع ہے:

۱- جانکی بندھی — راجا بنارس کے لیے چھاپی گئی۔

۲- سرنگر سرنگھا — زیر طبع ہے۔

۱۸۵۲ء

ہندی اور سنسکرت کی حسب ذیل کتابیں راجا بنارس ہی کے لیے زیر طبع تھیں:

۱- جان کی برندہ
۲- جان کی منگل
۳- رام منگل
۴- بھوکن رہس
۵- اُوپاس ناسُورس
۶- نیت کی ترنگ
۷- مینا میل
۸- رام رکشا

۱۸۵۳ء

مینجر مطبع نے مطبع کی کارگزاری کی اس سال رپورٹ نہیں بھیجی۔

# مطبع بنارس اخبار

## (بنارس)

۱۸۴۸ء

[۱۸۴۸ء کی رپورٹ میں مطبع بنارس اخبار کی مطبوعات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے]

۱۸۴۹ء

مطبع بنارس اخبار نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مفتاح الدقایق | ارسطو کا یہ ایک طبی رسالہ ہے، جسے کاشی دیال نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ | ۲۱۲ | ۰ | ۲ | ۱۶۰ |
| ۲ | سراج الہدایت | علم حساب پر کاشی دیال کی ایک مختصر اردو کتاب۔ | ۲۱۲ | ۰ | ۲ | ۷۰ |
| ۳ | کریما | سعدی کی اخلاقی فارسی نظم | ۲۱۲ | ۲½ | ۰ | ۲۶ |
| ۴ | ترجیع بند | فارسی نظم | ۲۱۲ | ۲½ | ۰ | ۱۶ |
| ۵ | خالق باری | فرہنگ، امیر خسرو کی فارسی نظم | ۵۰ | ۲ | ۰ | ۲۲ |
| ۶ | رسالہ خوش نویسی | خوش نویسی کے اصول | ۱۵۰ | ½ | ۰ | ۲۲ |

۱۸۵۰ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سوک بھتری | | ۵۵۱ | ۱۲ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۲ | سنگھاسن بتیسی | | ۱۵۱ | ۱۲ | ۰ | ۱۴۵ |
| ۳ | رنگ کی پوتھی | | ۱۲۵ | ۰ | ۱ | ۰ |

۱۸۵۱ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سکھوں کی تاریخ | ہندی میں | ۱۲۶ | ۶ | ۰ | ۵۱ |
| ۲ | ؎ | | ۲۵۱ | ۴ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | مِتاکشرا | ہندو دھرم شاستر کی ایک سنسکرت کتاب متاکشرا کا ایک باب | ۵۰۵ | ۴ | ۱ | ۵۰ |
| ۴ | سَمُدرِک | ہاتھ دیکھنے کی ایک ہندی کتاب | ۱۲۵ | ۴ | ۰ | ۵۰ |
| ۵ | جگت رامائن | ہندی نظم | ۲۰۲ | ۸ | ۲ | ۱۲۸ |
| ۶ | حاتم طائی | ہندی میں حاتم کی سرگزشت | ۲۰۱ | ۸ | ۲ | ۲۸ |
| ۷ | پترا | ۱۹۰۸ سمبت کی ہندی جنتری | ۷۰۰ | ۳½ | ۰ | ۷۰۰ |

ان کے علاوہ پانچ اور کتابیں زیر طبع ہیں۔

۱۸۵۲ء

گزشتہ سال اس مطبع سے کوئی کتاب شایع نہیں ہوئی۔

۱۸۵۳ء

اس سال مطبع نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۱ | ترک سنگرہ | منطق کی کتاب |
| ۲ | رُوپاولی | قواعد کا ایک حصہ |
| ۳ | سَماس چکر | مرکب اصطلاحوں کی شناخت کے متعلق |
| ۴ | جُوتش سُبُودھ | جوتش |
| ۵ | بھاشا پری شد | |

؎ رپورٹ میں کتاب کے خانے میں لکھا ہے: "پڑھا نہیں جاتا"۔

| شمار | کتاب | تفصیلات |
| --- | --- | --- |
| ۶ | اسوچ نرلی | |
| ۷ | ادت ہردے | |
| ۸ | شکت سشبتی | |
| ۹ | پترہ | جنتری |
| ۱۰ | اِکا دسٖی مہوتم | برت رکھنے کی توصیف میں |
| ۱۱ | پترہ | مختصر جنتری |
| ۱۲ | دھاتو پتھ | قواعد کا ایک حصّہ |
| ۱۳ | پنچ کروشی مہوتم | بنارس کے اردگرد پانچ کوس کے علاقے کی حرمت کے متعلق |
| ۱۴ | چپٹ کارن جاچرن جاکرت | |
| ۱۵ | گائن سشنکری | |
| ۱۶ | اشتہارات | |
| ۱۷ | اطلاع نامے | |

# مطبع باغ وبہار

## (بنارس)

۱۸۴۹ء

مطبع نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | نورتن | ہندوستانی مصنفین کی کتابوں کے منتخب حصوں کا مجموعہ از محمد بخش | ۰ | ۸ | ۲ | ۵۰ |
| ۲ | واسوخت امانت | از امانت [لکھنوی] | ۰ | ۶ | ۰ | ۲۵۶ |

۱۸۵۰ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ - | غارنامہ | درسی کتاب | | | | |
| ۲ - | ہدایت المبتدی | | | | | |
| ۳ - | بنگلہ پترہ | | | | | |
| ۴ - | انگریزی حروف تہجی | | | | | |

مطبع نے کلکٹری کے لیے عرضی ارسال دس ہزار اور لفٹنٹ گارفورتھ کے لیے ایک ہزار انگریزی فارم بھی چھاپے ہیں۔

۱۸۵۱ء

صرف ایک ہندی کتاب "رکمنی برتا" راجا بنارس کے لیے چھاپی گئی جنھوں نے سارے نسخے تین روپے فی نسخے کے حساب سے خرید لیے۔

۱۸۵۲ء

اڈیٹر [باغ وبہار] نے لکھا ہے کہ خریداروں کے فقدان کی وجہ سے کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ اس نے بند کر دیا ہے۔

۱۸۵۳ء

اس سال کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مالک مطبع کی خاموشی سے گمان ہوتا ہے کہ مطبع بند ہو گیا۔

# مطبع گلزار ہمیشہ بہار

## (بنارس)

۶۱۸۴۹۰

منشی بدھ سنگھ کھتری کے بیٹے ہر سنگھ نے، جو مشرقی علوم کے اچھے عالم سمجھے جاتے ہیں، مطبع گلزار ہمیشہ بہار کے نام سے گزشتہ سال کے اوائل میں ایک مطبع قایم کیا ہے۔ یہ مطبع حصہ داری کے اصولوں پر قایم کیا جانے والا تھا، مگر مہتممین کے بیان کے مطابق، بنارس بینک کے ناخوش گوار واقعے کے بعد لوگوں کو اس طرح کے شرکتی کاروبار پر اعتماد نہیں رہ گیا ہے۔ اس مطبع سے کوئی اخبار نہیں نکلتا۔ اس کا دائرہ عمل صرف کتابوں کی طباعت ہی تک محدود ہے۔ مطبع کی آمدنی سے اب تک لاگت کی نکاسی نہیں ہوئی ہے۔ جو جودہ سو بتلائی گئی ہے۔

مینیجر نے اپنی رپورٹ میں اس امر کی شکایت کی ہے کہ دیسی اصحاب اپنے تعلیم یافتہ ہم وطنوں کی ہمت افزائی نہیں کرتے، اور ساتھ ہی یہ توقع بھی ظاہر کی ہے کہ اپنے والد [منشی بدھ سنگھ کھتری] کی تصانیف کی طباعت کے لیے ان کو کچھ اعانت ملے گی، لیکن اُن کی اشاعت سے کسی منافع کی اس وقت تک توقع نہیں ہو سکتی جب تک کہ گورنمنٹ اُن کتابوں کی معتد بہ تعداد کی خریداری نہ منظور کرے۔ اس مطبع سے حسب ذیل سولہ کتابیں اب تک طبع ہوئی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | اشٹ ادھیائے | سنسکرت کے قواعد کی ایک ابتدائی کتاب کا نیا ایڈیشن | ۳۰۰ | ۴ | ۱ | ۳ |
| ۲ | شکشا | سنسکرت قواعد کا تعارف | ۳۰۰ | ۲ | ۰ | ۲ |
| ۳ | پرشوری | علم نجوم کی سنسکرت کتاب کا نیا ایڈیشن | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۰ |
| ۴ | مانس رہسی | بھاکا کی ادبی خوبیوں پر ایک ہندی کتاب جس میں رامائن کے اقتباسات درج ہیں | ۱۰۰ | ۳ | ۰ | ۵ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپیہ | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | عَھی مَن | پنڈت شیودنت کی شیو پوجا کی سنسکرت کتاب | ۱۵۰ | ۸ | ۰ | ۱ |
| ۶ | میگھ دُوت | کالی داس کی مشہور سنسکرت نظم، پنڈت مالی ناتھ کے حواشی کے ساتھ | ۱۵۰ | ۸ | ۰ | ۱ |
| ۷ | پَارتھُو پُوجَن | سنسکرت میں مہادیو پوجا کی کتاب | ۱۹۱ | ۴ | ۱ | ۱ |
| ۸ | مجموعۂ چار آتش تک | پوجا کی چار چھوٹی چھوٹی کتابیں تلنگی رسم خط میں | ۱۰۰ | ۱ ۱/۴ | ۰ | ۲۱ |
| ۹ | چھاپے خانوں کا قانون | ہندی میں۔ پہلا حصہ | ۵۰ | ۶ | ۰ | ۶ |
| ۱۰ | • | فارسی مطابع کے قوانین کے متعلق منشی بدھ سنگھ کی کتاب کا پہلا حصہ | ۵۰ | ۳ | ۰ | ۱۸ |
| ۱۱ | | فارسی مطابع کے قوانین کے متعلق منشی بدھ سنگھ کی کتاب کا دوسرا حصہ | ۵۰ | ۱ ۱/۲ | ۰ | ۹ |
| ۱۲ | مراۃ المیزان | نظم میں عربی افعال کی گردان | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۲ |
| ۱۳ | دستورات گنج حساب | اردو میں منشی بدھ سنگھ کی حساب کی ابتدائی کتاب حصہ اول | ۵۰ | ۲ | ۰ | ۱۷ |
| ۱۴ | تعلیمات خط گلزار | خطاطی کے نمونے | ۱۰۰ | ۱ ۱/۲ | ۰ | ۰ |
| ۱۵ | اُودے دَھابرندہ | ہندی میں صفت مقلوب۔ ایسے اشعار جن کا مفہوم بھی طرز ادا کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔ | ۱۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۶ | تصویرات سرسوتی | سرسوتی تصویریں | ۵۰ | ۲ پائی | ۰ | ۰ |

۶۱۸۵۰

[۶۱۸۵۰ اور بعد کی رپورٹوں میں مطبع گلزار ہمیشہ بہار کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے]

# مطبع مفاد ہند

## (بنارس)

۱۸۵۰ء

مطبع نے اس سال حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | منتخبات النصائح | عام موضوعات کے مضامین کا انتخاب | ۳۰۰ | ۱۰ | ۰ | ۱۶ |
| ۲ | سلسلۂ تعلیم | | ۴۵۰ | ۲ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۳ | حیاتِ علی حزیں | اردو میں | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۴ | قواعد لندنی | | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۰ |
| ۵ | پترہ | ہندی [جنتری] | ۲۴۰ | ۶ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۱ء

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خیال بے خودی | منشی شیتل سنگھ کی فارسی تخلیقات برائے ایشوری نراین سنگھ راجا بنارس | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۵۰ |
| ۲ | صفوۃ المصادر | فارسی افعال | ۳۰۰ | ۲ | ۰ | ۴۰ |
| ۳ | رُوگ آدت سار | ایک طبی کتاب جو فورٹ ولیم کالج کے ہندی استاد کپتان ولیم ٹے لر کی مدد سے ہندی میں مرتب کی گئی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | پترہ | ہندی جنتری | ۹۰۰ | ۹ | ۱ سیکڑہ | ۸۰۰ |

# مطبع ری کارڈر

## (بنارس)

۱۸۵۱ء

ہندی رامائن کی تفسیر کے ایک ہزار نسخے زیر طبع ہیں اور منیجر مطبع کو امید ہے کہ دو تین مہینوں میں یہ چھپ جائیں گے۔ جگن لال کے بیان کے مطابق اب تک مطبع کو خسارہ نہیں ہوا۔

۱۸۵۲ء

اس سال کی رپورٹ مطبع نے فراہم نہیں کی۔

۱۸۵۳ء

اس مطبع کی لیتھو طباعت خصوصاً اچھی ہے۔ جو کتابیں مطبع نے چھاپی ہیں ان کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

۱۸۵۴ء

رپورٹ نہیں آئی۔

# مطبع کاشی

(بنارس)

۱۸۵۱ء

کوئی کتاب مطبع نے شایع نہیں کی۔ صرف ایک بنگلہ کتاب زیر طبع ہے۔

۱۸۵۲ء

مطبع نے زیر تبصرہ سال میں صرف ایک بنگلہ کتاب چھاپی ہے، جس کا موضوع فلسفۂ اخلاق ہے اس کتاب کے سو میں سے پچھتر نسخے ایک روپیہ فی نسخہ کے حساب سے فروخت ہوے ہیں، اور صرف پچیس نسخے باقی ہیں۔

۱۸۵۳ء

[رپورٹ میں مطبوعات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے][۱]

---

۱۔ ۱۸۵۳ء کے گوشوارے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ مطبع نے اس سال بھی ایک کتاب چھاپی تھی، لیکن اس کا نام ہم کو نہیں معلوم ہو سکا۔ گمان غالب ہے کہ یہ بھی بنگلہ ہی کی کتاب ہو گی۔

# مطبع صفدری

## (بھرت پور)

۱۸۵۱ء

گزشتہ سال نومبر میں اس مطبع کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مطبع کو راجا [بھرت پور] کی سرپرستی حاصل ہے، جو اس کے ناکام نہ ہونے کی ضمانت ہے۔ اپنی مختصر مدت حیات میں مطبع نے کوئی کتاب اب تک نہیں شایع کی ہے لیکن راجا نے "سُوجان چرتر" کی طباعت کا حکم دیا ہے۔ یہ ایک ہندی نظم ہے جس میں موجودہ راجا کے پر دادا سورج مل کی ان لڑائیوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو صلابت جنگ اور افغان سرداروں سے انھوں نے لڑی تھیں۔

۱۸۵۲ء

مالک مطبع، صفدر علی نے مطبع کی حالت غیر اطمینان بخش ظاہر کی ہے، اور انھوں نے لکھا ہے کہ عدم ہمت افزائی کی وجہ سے، کچھ عرصے کے لیے ان کو مطبع بند بھی کرنا پڑا تھا۔ اگر ان کی اعانت نہ کی گئی تو یہ کارخانہ ان کو مستقلاً بند کرنا پڑے گا۔ گزشتہ سال مطبع سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں وہ پوری نہیں ہو سکیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ سابق راجا نے شروع میں جو وعدے کیے تھے، وہ ایفا نہیں کیے گئے۔

گزشتہ سال حسب ذیل کتابیں اس مطبع نے چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنہ | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خالق باری | | ۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۱ |
| ۲ | جان پہچان | [خالق باری کے طرز کی؟] | ۶۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | دیوان ہند (؟) | | ۱۵۰ | ۶ | ۰ | ۱۵۰ |
| ۴ | تحقیق الحقیقت | | ۱۵۰ | ۴ | ۰ | ۱ |
| ۵ | کریما | | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | تحقیق الالہام | | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۳ء

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حکایات نصیحت آمیز | اخلاقی قصے | ۲۰۰ | ۱ | ۰ | ۲۰۰ |

# مطبع دہلی اردو اخبار

## (دہلی)

۱۸۴۸ء

مطبوعات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے

۱۸۴۹ء

اس سال حسب ذیل کتابیں اس مطبع نے چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیل | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کفایۂ منصوری | عربی و فارسی میں منصور کی ایک طبی کتاب۔ دیسیوں میں اس کی بے حد قدر و منزلت ہے۔ | ۵۰۰ | ۰ | ۴ | ۱۵۵ |
| ۲ | نشترِ عشق | اردو میں ایک عشقیہ داستان از نواب محمد خاں | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۵۱ |
| ۳ | فتح گڑھ نامہ | اردو میں تاریخ فتح گڑھ، مولفہ کالی پرشاد رائے ڈپٹی کلکٹر | ۲۰۰ | ۰ | ۴ | ۱۵۱ |
| ۴ | مثنوی کام روپ | چودھری کوڑامل کی ایک فارسی مثنوی | ۲۵۰ | ۴ | ۱ | ۲۰۵ |
| ۵ | کھیت کرم | اردو میں کالی پرشاد ڈپٹی کلکٹر کی ایک زرعی کتاب کا نیا ایڈیشن | ۱۰۰۰ | ۶ | ۰ | ۳۲۰ |
| ۶ | مثنوی بو علی شاہ قلندر | فارسی۔ نیا ایڈیشن | ۲۵۰ | ۲ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۷ | جامع فتح خانی | فتح خاں سابق تحصیلدار اعظم گڑھ کے سوانح، جو ان کے بھتیجے نصر اللہ خاں ڈپٹی کلکٹر مظفر نگر نے مرتب کیے ہیں | ۶۸ | ۴ | ۱ | ۶۱ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | بدیع الانشا | اخلاق و آداب اور انداز گفتگو پر سپہ دار خاں، ملازم نواب جھجر کی فارسی تصنیف | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۵۰ |
| ۹ | ۰ | صدر بورڈ آف ریونیو کے سرکلر نمبر ۴ کا اردو ترجمہ از محمد حسین [آزاد؟] طالب علم دہلی کالج | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۰ء | | | | | | |
| ۱ | قران | | ۴۵۰ | ۰ | ۶ | ۳۰ |
| ۲ | شمس الایمان | محمد محی الدین کی دینی اردو کتاب | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۵ |
| ۳ | مراۃ دولت عباسیہ | ہندوستان میں عباسیہ خاندان کی تاریخ از دولت رائے (فارسی) | ۱۰۵ | ۸ | ۲ | ۱۰۲ |
| ۴ | ہدایت نامہ پیمائش | پیمائش پر ڈپٹی کلکٹر کالی پرشاد کی اردو کتاب | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۰۶ |
| ۵ | معلم الحساب | اردو میں حساب کی کتاب | ۱۵۰۰ | ۷ | ۰ | ۱۵۰۰ |
| ۶ | بدر منیر | نظم میر حسن [مثنوی میر حسن] | ۶۰۰ | ۰ | ۲ | ۶۰۰ |
| ۷ | اثبات الاعجاز | معجزات نبوی پر مولوی شجاعت علی کی اردو نظم | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۵ |
| ۸ | مظہر حق | اسلامی رسوم پر عربی حوالوں کے ساتھ ایک اردو کتاب | ۲۰۰ | ۰ | ۸ | ۱۲ |
| ۹ | ۰ | تھامس وِلسن ٹر کی کتاب PRINCIPLES OF HYDROSTATICS کا اردو ترجمہ۔ از اجودھیا پرشاد (زیر طبع) | | | | |
| ۱۸۵۱ء | | | | | | |
| ۱ | حمائل | | ۵۰۰ | ۰ | ۳ | ۱۲۰ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | مثنوی بوعلی شاہ قلندر | . | [۱] | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | ذکائی | حکیم ذکاء اللہ خاں دہلوی کی فارسی طبی کتاب | [۲] | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | ضابط العوام | معجزات نبوی پر مولوی فرید الدین کی تالیف | ۱۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۹۵۶ |
| ۵ | ہندسہ بالجبر | مسٹر وانڈ (Wand) کی انگریزی کتاب Algebrical Geometry کا اردو ترجمہ از رام چندر و رادھا کرشن اول الذکر استاد ہیں اور موخر الذکر شاگرد | ۱۰۰ | ۰ | ۵ | ۷۳ |
| ۱۸۵۲ء | | | | | | |
| ۱ | نخل ماتم | | ۱۵۰ | ۰ | ۱ | ۳۱ |
| ۲ | کفایۂ منصوری | ایک طبی کتاب | ۵۰۰ | ۵¼ | ۰ | ۰ |
| ۳ | سیپارۂ نور | | ۵۰۰ | ۲ | ۰ | ۰ |
| ۱۸۵۳ء | | | | | | |
| ۱ | دیوان حافظ | | ۳۰۰ | ۰ | ۳ | ۳۰۰ |
| ۲ | قول مستحسن | فقرا کا تذکرہ | ۱۶۰ | ۰ | ۳ | ۱۵۵ |

---

۱ کسی شخص کے لیے پانچ پیسے فی نسخے کے حساب ۱۰۵۰ نسخے چھاپے گئے۔ کاغذ کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔

۲ کسی شخص کے لیے چھ آنے فی نسخے کے حساب ۱۰۴۰ نسخے چھاپے گئے۔ کاغذ کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔

# مطبع جعفریہ

## (دہلی)

۱۸۴۹ء

گزشتہ سال اس مطبع سے صرف ایک کتاب فتوحات حیدری شایع ہوئی، جو اہل سنت کی ایک کتاب مولفہ مولوی عبدالحق کا شیعی جواب ہے۔ اس کے سو نسخے چھپے تھے۔ ڈیڑھ روپے فی نسخے کے حساب سے اس کتاب کے پچپن نسخے نکل چکے ہیں۔

۱۸۵۰ء

اڈیٹر [مظہر حق] نے اس سال صرف ایک کتاب جواہر منظوم شایع کی ہے، یہ اردو کی ایک منظوم مذہبی کتاب ہے۔

۱۸۵۱ء

مطبع نے صرف ایک کتاب چھاپی ہے — سیپارہ الم۔ اس چھوٹی سی کتاب کے ایک ہزار نسخے چھاپے گئے، اور ان میں سے صرف دو نسخے چار آنہ فی نسخہ کے حساب سے نکلے ہیں۔ سو مفت تقسیم کیے گئے۔ ۸۹۰ ابھی باقی ہیں۔

۱۸۵۲ء

گزشتہ سال دو کتابیں اس مطبع نے چھاپی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے پانچ پانچ سو نسخے چھپے تھے۔ ان میں سے ایک کتاب کے ۱۲۰ نسخے آٹھ آنے فی نسخہ کے حساب سے فروخت ہوئے ہیں، اور ۱۲۵ نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ دوسری کتاب کا ایک نسخہ بھی نہیں بکا، جس کی قیمت ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے۔

۱۸۵۳ء

اس سال دو حسب ذیل کتابیں شایع ہوئی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت روپے | قیمت آنے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ہادی التواریخ | اسلامی تہواروں کی تاریخیں | ۵۰۰ | ۱ | ۰ | ۱۰۰ |
| | کلیاتِ جعفر زٹلی | | ۱۵۰ | ۱ | ۰ | ۶ |

# فوایدالشائقین[1]

(دہلی)

۱۸۴۸ء

[مطبوعات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے]

۱۸۴۹ء

اس سال حسب ذیل کتابیں چھاپی گئی ہیں[2]:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت (آنے) | قیمت (روپے) | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مواضح القوانین | قوانین دیوانی کے متعلق مولوی علی بخش منصف متھرا کی اردو کتاب | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۳۰ |
| ۲ | تقویم | عربی، ہندی اور عیسوی حساب سے ۱۸۲۸ء سے ۱۸۴۸ء تک کی جنتری | ۱۰۰ | ۱۰ | ۰ | ۳۳ |
| ۳ | جنتری | بابت ۱۸۴۹ء | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۹۵ |
| ۴ | • | ان احکام کا مجموعہ جو صدر دیوانی عدالت نے ۱۸۴۰ء سے ۱۸۴۷ء تک جاری کیے ہیں۔ یہ کتاب آٹھ حصوں پر مشتمل ہے، اور ہر حصے میں ایک ایک سال کے سرکلر ہیں۔ | ۱۲۰۰ | ۱۳ | ۰ | ۴۰۰ |

[1] فوایدالشائقین اخبار تھا، اور اس کا اپنا مطبع نہ تھا۔ یہ مطبع اردو اخبار میں چھپتا تھا۔

[2] گمان غالب ہے کہ کتابیں مطبع اردو اخبار ہی میں چھپی ہوں گی۔

# مطبع العلوم

## ( دہلی )

۱۸۴۸ء

مطبع العلوم پہلے دہلی کالج سے متعلق تھا، اب کالج کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وجہ یہ ہوئی کہ کالج کی کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ مطبع چوں کہ کالج کی براہِ راست ملکیت نہیں ہے، اس لیے کمیٹی کو نہ تو مطبع پر سولہ آنے اختیار حاصل ہو سکتا ہے اور نہ کمیٹی گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق اس مطبع میں چھپنے والی کتابوں کی پوری نگرانی کر سکتی ہے۔ چناں چہ یہی مناسب سمجھا گیا کہ مطبع کو کالج کے حدود سے منتقل کیے جانے کے احکام صادر کیے جائیں۔

۱۸۴۹ء

اس سال مطبع نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت: آنے | قیمت: روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | انتخاب دیوان | [انتخاب دواوین؟] اردو شعرا کے کلام کا انتخاب | ۱۵۰ | ۰ | ۲ | ۰ |
| ۲ | رسالہ قواعد اردو | مدرسہ دہلی کے مولوی امام نخبش کی تالیف[1] | ۱۵۰ | ۰ | ۲ | ۶ |

[1] مولوی امام نخبش کے "رسالہ قواعد اردو" کا پہلا ایڈیشن ۱۸۴۵ء میں سید محمد خاں، مالک سید الاخبار، کے چھاپے خانے میں چھپا تھا۔ اس کا ایک نسخہ انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ کے کتب خانے میں موجود ہے۔ اس کے سرورق کی عبارت حسب ذیل ہے:

" رسالہ قواعد اردو

مشتمل اوپر چار باب کے۔ باب اول علم صرف، باب دوئم علم نحو، باب سوئم لغات زبان اردو، باب چہارم امثال۔ تصنیف کیا ہوا مولوی امام نخبش مدرس اول مدرسہ فارسی کا۔ جناب محمد خاں بہادر کے چھاپہ خانہ کے لیتھو گرافک پریس میں تیسری مئی ۱۸۴۵ء سید عبد الغفور کے اہتمام سے چھپا"

۱۸۴۹ء کے ایڈیشن کے سرورق کی عبارت پہلے ورق کے سرورق کی عبارت سے مختلف نہیں ہے۔ البتہ مطبع کا نام اس طرح لکھا ہے:

"باہتمام سید اشرف علی، مطبع العلوم واقع دہلی گذر کشمیری دروازہ میں چھپا ۱۸۴۹ء"

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | گلستاں | اردو ترجمہ | ۲۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۱۸۰ |
| ۴ | تذکرۃ الکاملین[۱] | اردو میں مشہور لوگوں کے حالات، مولفہ رام چندر استاد دہلی کالج | ۱۵۰ | ۸ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۵ | ذکائی در طب | ذکاءاللہ خاں کی طبی کتاب کا نیا ایڈیشن | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۳۰۰ |
| ۶ | قول فیصل | . | ۵۰ | مفت | | ۵۰ |
| ۷ | نصیحت نامۂ اہل اسلام | . | ۱۰۰۰ | مفت | | ۱۰۰۰ |

[۱] ماسٹر رام چندر کی اس کتاب کا حسب ذیل اشتہار قران السعدین میں شایع ہوا تھا:

"اشتہار

"اوپر شائقین علم تواریخ اور اہل علم کے دوست رکھنے والوں کے واضح ہو کہ ایک نئی کتاب اس عاصی کی تصنیف سے تیار ہوئی ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ اس کتاب میں حالات بڑے بڑے فاضلوں اور حکیموں کے مثل سقراط اور افلاطون اور لقمان وغیرہ معہ تصویرات ان کی کے ہوں گے اور حالات شہنشاہاں او قیصران رومیہ کبریٰ کے جو کہ ایک وقت میں قریب تمام دنیا کے مالک تھے اور بہ سبب کم ہونے علم کے اور گذرنے زمانے کے ان کے حال سے لوگ بالکل ناواقف اور غافل ہو گئے ہیں، اس کتاب مفید میں درج ہوں گے اور بڑے بڑے افسروں اور جنرلوں اور فصیحوں رومیہ کبریٰ کا بھی ذکر ہوگا اور لطف یہ ہے کہ ان سب بزرگوں کی اکثر تصویرات بھی ہوں گی اور کتاب مذکور میں تذکرہ بڑے بڑے فاضل اور عاقل اور حکماء انگریزی کا بھی مثل سر اسحاق نیوٹن اور جناب فرینک لین وغیرہ کے مندرج ہوگا اور انشاءاللہ تعالیٰ تصویرات ان کی بھی ضرور درج ہوں گی۔

"واضح ہو کہ اب تک کوئی ایسی کتاب نہیں بنی ہے۔ یہ نیازمند مختلف کتب میں سے چن کر اس کتاب کو تیار کرے گا اور صفحے اس کتاب کے قریب ۲۰۰ کے ہوں گے اور قیمت اس کی دو روپیہ مقرر کیے ہیں۔ سب لوگوں پر بخوبی ظاہر ہو اور یقین جانیں کہ اتنی قیمت کم اس عاجز نے صرف بہ باعث نفع اور فائدہ عام اور اس سبب سے کہ قدردان بندہ کو نیک نامی سے یاد کریں مقرر کی ہے اگرچہ درخواستیں اس کتاب کی بہت آ چکی ہیں تب بھی چند اور درخواستوں کی ضرورت ہے۔ امید کہ جن صاحبوں کو اس کتاب کا خریدنا منظور ہو درخواست اپنی لکھ کر بنام بندہ کے روانہ فرماویں۔ انشاءاللہ بر وقت تمام طبع ہو جانے کے خریداروں کی خدمت میں ارسال کروں گا۔ فقط

الراقم رام چندر مہتمم پرچہ فوائد الناظرین"

(قران السعدین، جلد ۳، نمبر ۱۲، مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۴۸ء)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | شرح مقامات حریری | عربی کی مشہور کتاب مقامات حریری کی شرح منشی کریم الدین، استاد مدرسہ آگرہ نے لکھی ہے۔ | ۱۰۰ | ۸ | ۰ | ۷۵ |
| ۹ | چشمۂ فیض | | ۱۰۰ | ۸ | ۰ | ۰ |
| ۱۰ | الفاظ الادویہ | طب اور طبی اصطلاحات کے متعلق دہلی کے مشہور طبیب [حکیم محمد] شریف خاں کی تالیف[1] | ۲۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۵۰ |
| ۱۱ | فسانۂ عشق | فارسی کی ایک عشقیہ داستان | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۲ | رسالہ معجزات نبی | ۰ | ۱۵۰ | ۰ | ۱ | ۱۵۰ |
| ۱۳ | رودِ ہندی | ۰ | ۲۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۴۰ |
| ۱۴ | تحریر اقلیدس | اقلیدس کی ابتدائی کتاب | ۱۵۰ | ۰ | ۱ | ۱۵ |
| ۱۵ | سبعہ معلقہ | ۰ | ۱۰۰ | ۰ | ۱ | ۵۰ |
| ۱۶ | رسالہ سریع الفہم | علم ریاضی کے متعلق [ماسٹر] رام چندر کی ایک مختصر اردو کتاب | ۱۵۰ | ۰ | ۱ | ۱۵ |
| ۱۷ | نقشہ انگلستان | ڈاکٹر لوگن کے لیے ایک ہزار چھاپے گئے | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۸ | تحفۃ المومنین[2] | عہد شاہ جہانی کی دلی کے ایک طبیب حکیم محمد مومن کی ایک طبی کتاب | ۳۰۰ | ۰ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۱۹ | حفظ الایمان | ۰ | ۷۵ | ۱ | ۰ | ۰ |

---

[1] حکیم محمد شریف خاں کی نہیں بلکہ شاہ جہاں کے طبیب خاص حکیم محمد عبد اللہ کی تالیف ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ ۱۷۹۳ء میں کلکتے سے شایع ہوا تھا ممکن ہے کہ حکیم محمد شریف نے نظر ثانی اور مزید اضافے کے ساتھ اس کو مرتب کیا ہو۔ (دیکھیے ہندوستانی اخبار نویسی ص ۷۳)

[2] براؤن کی تاریخ ادبیات ایران سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تحفۃ المومنین محمد مومن خاں حسینی کی طبی کتاب ہے، جو شاہ سلیمان صفوی کے لیے ۱۶۶۹ء میں لکھی گئی تھی۔ اس کا موضوع مخزن الادویہ ہے۔
*A History of Persian Literature in Modern Times*, p. 439

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۰ | طب اکبر | حکیم محمد اکبر کی ایک فارسی طبی کتاب[1] | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۰ء

اس سال مطبع العلوم نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | اخلاق جلالی | اردو (ترجمہ؟) | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۲۵ |
| ۲ | باغ و بہار | | ۱۵۰ | ۸ | ۱ | ۰ |
| ۳ | چشمۂ فیض | | ۱۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۲ |
| ۴ | مفید الصبیان | | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۵۰ |
| ۵ | جغرافیہ | | ۱۵۰ | ۸ | | ۵۰ |
| ۶ | مختصر نافع در فقہ | | ۲۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۷ | ابوالفضل | | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۰ |
| ۸ | دہ مجلس | | ۲۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۹ | کتاب پیمائش | رڑکی کالج کے لیے | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۰ | پترہ | بابت ۱۸۵۰ء | ۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۶۰ |
| ۱۱ | جنتری | بابت ۱۸۵۰ء | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۲ | رسالہ مقناطیس | انگریزی سے ترجمہ از کمال الدین لکھنوی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

---

[1] قرآن السعدین میں طبِ اکبر کا حسب ذیل اشتہار ملتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۴۸ء اواخر میں یہ زیر طبع تھی۔ اسی سال حکیم شریف کی علاج الامراض چھپ چکی تھی، جس کا مندرجہ بالا فہرست میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

"واضح ہو کہ ندرت نصاب مسمی بہ علاج الامراض تصنیف اشرف الحکما شریف الاطبا مسیح دوراں حکیم محمد شریف خاں مرحوم سے اس مطبع میں بہ کمال صحت اور نہایت خوش خط اور صاف و روشن چھپ کر طیار ہوئی ہے۔ قیمت اس کی دس روپیہ ہے اور کتاب طب اکبر بھی بخط خوش خط ولایتی کاغذ پر چھپ رہی ہے، چناں چہ قریب ثلث کے چھپ چکی ہے۔ قیمت اس کی بارہ روپیہ ہے۔ جن صاحبوں کو ان کتب مفید و ضروریہ کا خریدنا منظور ہو درخواست اپنی مہتمم مطبع کے پاس بھیجیں، کتب مذکور ان کی خدمت میں پہنچیں گی۔"

(قران السعدین جلد ۳، نمبر ۴۲، مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۴۸ء)

۱۸۵۱ء

۱۸۵۱ء کے اواخر میں مطبع العلوم کے منیجر دہلی کالج کے سید اشرف علی تھے۔ گزشتہ سال کے اختتام تک حسب ذیل کتابیں اس مطبع سے شایع ہوئیں یا زیر طبع ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تحریر اقلیدس | دہلی کالج کے مولوی مملوک علی نے اقلیدس کی آٹھ کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۶۰ |
| ۲ | تفسیر عزیزی | شاہ عبدالعزیز کی فارسی تفسیر قرآن جلد اول | ۳۰۰ | ۰ | ۲ | ۰ |
| ۳ | | جلد دوم | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | اخوان الصفا | مولوی اکرام علی نے فورٹ ولیم کالج کے مسٹر لوک ہارٹ اور مسٹر ٹیلر کی تحریک پر عربی سے اردو میں ترجمہ کیا | ۳۰۰ | ۸ | ۰ | ۳۵ |
| ۵ | ہندی ڈکشنری | [اردو لغت؟] میر سید محمد کے لیے چھاپی گئی | ۲۰۰ | ۰ | ۲ | ۰ |
| ۶ | علم عادات | رادھا کشن کے لیے چھاپی جا رہی ہے | ۱۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۷ | جبر و مقابلہ | اردو الجبرا رام چندر اور مولوی کریم بخش کے ہیں | ۲۰۰ | ۶ | ۰ | ۰ |
| ۸ | رسالہ ہٹن صاحب | ایضاً ایضاً | ۱۰۰ | ۸ | ۱ | ۰ |
| ۹ | مقامات ہندی | زیر طبع ہے۔ | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۰ | | ابھی شایع نہیں ہوئی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۱ | میزان الطب | حکیم محمد اکبر کی طبی فارسی کتاب کا حسین علی نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۳۰ |
| ۱۲ | افغانستان | زیر طبع ہے | ۲۰۰ | ۰ | ۷ | ۰ |
| ۱۳ | علاج الامراض | زیر طبع ہے [دوسرا اڈیشن] | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۴ | اخلاق جلالی | زیر طبع ہے۔ برائے میر نثار علی تاجر | ۲۰۰ | ۰ | ۲ | ۰ |
| ۱۵ | گلستاں | زیر طبع ہے۔ اردو | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۰ |
| ۱۶ | بیتال پچیسی | زیر طبع ہے | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷ | پترا | سمبت ۱۹۰۸ء کے لیے | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۵ |
| ۱۸ | جنتری | ۱۸۵۲ء | ۲۲۵ | ۴ | ۰ | ۰ |
| ۱۹ | نصیحت نامہ | مسٹر رابرٹ نے خیراتی اسکولوں میں تقسیم کرنے کے لیے چھپوایا | ۱۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲۰ | انجیل | [اردو ترجمہ] خیراتی اسکولوں کے لیے چھاپا گیا | ۱۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲۱ | طبیعیات | ابھی شایع نہیں ہوئی | ۱۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

## ۱۸۵۲ء

۱۸۵۲ء میں مطبع کے اہتمام میں تبدیلی رونما ہوئی۔ چناں چہ اس سال کے اختتام پر کریم بخش مطبع العلوم کے مہتمم مقرر ہوئے ہیں۔

گزشتہ سال حسب ذیل کتابیں اس مطبع نے لیتھو سے چھاپی ہیں، ان میں سے کچھ بے حد اچھی اور مفید درسی کتابیں بھی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بیتال پچیسی | | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۰ |
| ۲ | علاج الامراض | زیر طبع | ۲۰۰ | ۰ | ۳ | ۲۰۰ |
| ۳ | گلستان | اردو میں زیر طبع | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۵ |
| ۴ | مقامات ہندی | طباعت ابھی مکمل نہیں ہوئی | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | علمِ آداب | | ۱۰۰ | ۸ | ۴ | ۷۰ |
| ۶ | ایجابِ نکاح | | ۲۰۰ | ۰ | ۳ | ۲ |
| ۷ | قواعد فارسی | | ۳۰۰ | ۶ | ۱ | ۰ |
| ۸ | اخلاق جلالی | اردو [ترجمہ زیر طبع ؟] | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۰۰ |
| ۹ | طبی | | ۱۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۱۰ | بہار عجم | طباعت ابھی مکمل نہیں ہوئی | ۲۰۰ | ۰ | ۱۰ | ۰ |
| ۱۱ | کلیات سودا | | ۴۰۰ | ۸ | ۱ | ۵۰ |
| ۱۲ | شرح قصائد سودا | | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۳۰۰ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳ | رسالہ کافیہ | | ۱۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۱۴ | تاریخ بنگالہ | [زیر طبع ؟] | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۰ |
| ۱۵ | باغ و بہار | ابھی مکمل نہیں ہوئی | ۴۰۰ | ۴ | ۱ | ۰ |

## ۱۸۵۳ء

مطبع العلوم کی مطبوعات کی فہرست بابت ۱۸۵۳ء ذیل میں درج کی جا رہی ہے:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ بنگالہ | اردو میں [۱۸۵۲ء غالباً زیر طبع تھی] | ۳۰۰ | ۸ | [؟] ۰ | ۳۰۰ |
| ۲ | باغ و بہار | . | ۴۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۳ | بہار عجم | فارسی لغات دو جلدوں میں | ۲۰۰ | ۸ | [؟] | ۲۰۰ |
| ۴ | رسالہ علم عروض | عربی قواعد | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۵ | جغرافیہ | اردو | ۴۰۰ | ۴ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۶ | [۱] | فارسی خطوط نویسی | ۲۰۰ | ۱ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۷ | کفایہ منصوری | فارسی طبی کتاب | ۵۰۰ | ۰ | ۳ | ۵۰۰ |
| ۸ | اخلاق جلالی | ایک اخلاقی کتاب [اردو ترجمہ] | ۴۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۰۰ |
| ۹ | مقامات ہندی | عربی قصے [؟ گزشتہ سال زیر طبع تھی] | ۱۵۰ | ۱۲ | ۰ | ۵ |
| ۱۰ | پترہ | سمبت ۱۹۱۱ | ۶۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۱۱ | اِکادِشی مَہوتَم | سنسکرت میں ایک مذہبی رسم کے متعلق | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۱۲ | اقلیدس | | ۶۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۶۰۰ |
| ۱۳ | رکمنی منگل | ہندی میں ایک مذہبی گیت | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۱۴ | سنہ لیلا | ایک مذہبی کتاب | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۱۵ | بھور گیت | | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۴۰۰ |

[۱] کتاب کا نام رپورٹ درج نہیں ہے۔

# مطبع دار السلام[۱]

## (دہلی)

۱۸۴۸ء

[۱۸۴۸ء کی رپورٹ میں مطبع دار السلام کی مطبوعات کا ذکر نہیں کیا گیا]

۱۸۴۹ء

گزشتہ سال مطبع نے حسب ذیل سات کتابیں چھاپیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | آنے | روپے | |
| ۱ | قرآن | | ۴۲۲ | ۰ | ۲ | ۴۲۲ |
| ۲ | تالیف شریفی | [حکیم] محمد شریف خاں کی طبی کتاب | ۳۳۰ | ۴ | ۱ | ۳۰ |
| ۳ | انشاے خلیفہ | فارسی رقعات کا دوسرا اڈیشن | ۳۵۰ | ۴ | ۰ | ۳۵۰ |
| ۴ | عروس المومنین | روہتک کے مولوی قطب الدین کا اردو رسالہ جس میں عقد ثانی کرنے والی مسلمان خواتین کے ترکے کے مسایل بیان کیے گئے ہیں۔ | ۳۳۰ | ۲½ | ۰ | ۳۳۰ |
| ۵ | انشاے فایق | علم مجلسی کے متعلق ایک فارسی کتاب کا دوسرا اڈیشن | ۳۳۰ | ۲½ | ۰ | ۳۳۰ |
| ۶ | بہار دانش | جہاں دار شاہ کی داستان عشق، جو فارسی طالب علموں میں مقبول ہے دوسرا اڈیشن | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۰ |

---

[۱] مطبع دار السلام کے متعلق مولف اختر شاہنشاہی نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں:
"دہلی، محلہ حوض قاضی، مالک عنایت حسین، مہتمم نور الدین احمد، اجرای ۱۸۴۵ء" (اختر شاہنشاہی، ص ۱۱)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | مظہر جمیل | احادیث کا انتخاب اور ان کا اردو ترجمہ از مولوی قطب الدین | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۰ |

۱۸۵۰ء

اس مطبع نے ۱۸۵۰ء میں حسب ذیل چھ کتابیں چھاپیں:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حمایل | | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲ | یوسف زلیخا | مع حواشی | ۴۲۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | یوسف زلیخا | مختصر ایڈیشن | ۴۲۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | رسالہ ردِّ وہابیان | وہابی فرقے کا حال | ۳۳۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | قوانین زراعت | | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | فرحت الصبیان | | ۳۳۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۱۸۵۱ء

مہتمم مطبع کے بیان کے مطابق گزشتہ سال پتھروں کے ٹوٹنے سے جو نقصان پڑا، اس کے علاوہ صرف صادق الاخبار کے مد میں مطبع کو ۳۶ روپے کا خسارہ ہوا۔

حسبِ ذیل کتابیں مطبع نے گزشتہ سال شایع کیں:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قرآن | | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲ | گلستاں | | ۳۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | کریما | | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | بنجارہ نامہ اور دوسرے مخمس | [نظیر اکبر آبادی] | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | رسالہ راہ سنت | | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | تعلیم ابجد | | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۷ | رسالہ فیض الانام | | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۸ | برہان محکم | | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

برہان محکم کے سو نسخوں کے علاوہ باقی تمام کتابیں مالک مطبع نے خود شایع کی ہیں۔ لیکن اُن کے

ایک ایک نمونے کے نسخے گورنمنٹ کو مہیا نہیں کیے گئے۔

۶۱۸۵۲

زیرِ تبصرہ سال میں مطبعِ دار السلام نے، دوسروں کے لیے حسبِ ذیل کتابوں کے نئے ایڈیشن چھاپے ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | حمائل | | ۹۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲ | گلستاں | فارسی | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | خالق باری | | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | رسالہ بے نمازاں | ۰ | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | جوگی نامہ | ۰ | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | تفسیر حسینی | ۰ | ۴۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

۶۱۸۵۳

زیرِ تبصرہ سال میں مطبع نے حسبِ ذیل کتابیں شایع کی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ہندی پترہ | یا جنتری | ۴۵۰ | ۲ | ۰ | ۵۰ |
| ۲ | جنتری ۶۱۸۵۴ | | ۴۰۵ | ۴ | ۰ | ۳۵ |
| ۳ | تفسیر حسینی | | ۴۵۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۴ | ۰ | ایک قصے کی کتاب | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۵ | طغریٰ | بسم اللہ | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۶ | تشریح منصوری | ایک طبی کتاب | ۶۰۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

مندرجہ بالا فہرست کی آخری چار کتابیں دوسروں نے چھپوائی ہیں، اور ان کی تفصیلات مہیا نہیں کی گئی ہیں۔

# مطبع مصطفائی

(دہلی)

۱۸۵۳ء

گزشتہ سال کی رپورٹ میں تبلایا گیا تھا کہ اس مطبع کے دائرۂ عمل کو وسیع کرنے کے لیے، اس کو لکھنؤ سے کان پور منتقل کیا گیا ہے۔ اب یہ کان پور سے دہلی لایا گیا ہے، اور کان پور میں اس کی صرف شاخ باقی رہ گئی ہے۔

اس مطبع کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے دائرۂ عمل کے وسیع تر ہونے سے کوئی مفید نتیجہ بھی برآمد ہو سکے گا، یا وہ وسیع تر خدمات بھی انجام دے سکے گا۔ مالک مطبع، جو مال دار آدمی ہے، برائی کی ترغیب دینے والی مخرب اخلاق کتابیں چھاپ کر اپنے وسائل کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

اڈیٹر [صادق الاخبار، جو مطبع مصطفائی کا مالک بھی ہے] بہت بڑا تاجر کتب ہے۔ کتابوں کی نکاسی کے لیے جگہ جگہ اس کی اجنسیاں قائم ہیں، اور لاتعداد حلقوں میں اس کی مطبوعات کی کھپت ہوتی ہے۔ گزشتہ سال حسب ذیل کتابیں اس نے شایع کی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۱ | ہزار مسئلہ | ایک ہزار قانونی سوالات اور ان کے جوابات۔ |
| ۲ | واقعۂ کوہستان | کسی گورکھا لڑائی کا قصہ ہے۔ |
| ۳ | مثنوی شمع شبستان | دینیات کی کتاب ہے۔ |
| ۴ | وفات نامۂ پیغمبر | ایک مذہبی کتاب ہے۔ |
| ۵ | تقویت الایمان | ایک مذہبی کتاب ہے |
| ۶ | بغدادی قاعدہ | قرآنی الفاظ کے تلفظ کے اصول |
| ۷ | لوگارتم | |

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۸ | اساس المصلیٰ | اسلامی عبادت [نماز] کی کتاب |
| ۹ | محمود نامہ | |
| ۱۰ | عروض سیفی | شعر موزوں کرنے کے اصول |
| ۱۱ | غنچۂ ضرب | خطوط نویسی [؟] |
| ۱۲ | ریاض الانوار، بیت المعمورِ عشق | عشقیہ شاعری [مثنوی؟] |
| ۱۳ | کریما | . |
| ۱۴ | چہ کہین نامہ | [دیوان چہ کہین؟] |
| ۱۵ | مولود شریف | میلاد النبی وغیرہ |
| ۱۶ | شہر آشوب دہلی و تضحیک روزگار | |
| ۱۷و۱۸ | تضحیک نامہ و جنگ نامہ | |
| ۱۹ | رسالہ عجیب وغریب | مسلمانوں کے لیے دینی ہدایات |
| ۲۰ | افسانۂ غم | ایک عشقیہ داستان |
| ۲۱ | لب التقویم | قسمت دیکھنے کی کتاب |
| ۲۲ | نصیر ہمدانی | فارسی خطوط نویسی |
| ۲۳ | قصیدہ ذوق | دہلی کے ولی عہد سلطنت کی شادی کا سہرا |
| ۲۴ | قصیدہ ظفر | دہلی کے ولی عہد سلطنت کی شادی کا سہرا |
| ۲۵ | سفینۃ الظرافت | اردو میں ایک ظریفانہ کتاب |
| ۲۶ | مجموعۂ مخمسات پیغمبر | نعت |
| ۲۷ | قصۂ گل وصنوبر | ایک عشقیہ داستان |
| ۲۸ | ا۔ ب | اردو میں حروف تہجی کی کتاب |
| ۲۹ | بنجارہ نامہ | [نظیر اکبرآبادی] |
| ۳۰ | نصیحت نامہ | . |
| ۳۱ | جوگی نامہ | . |

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۳۲ | قصۂ شاہ روم | |
| ۳۳ | کتھا سلونی | |
| ۳۴ | دعوت نامہ | |
| ۳۵ | حلیمہ دائی | |
| ۳۶ | لٹھ | |
| ۳۷ | دعوت حاتم | |
| ۳۸ | چوہوں کا اچار | بعض اچاروں کی مذمت |
| ۳۹ | پترہ | سمبت ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ |
| ۴۰ | زاد غریب | مسلمانوں کی ہدایت کے لیے |
| ۴۱ | مذہب عشق | |
| ۴۲ | تنبیہ المشرکین | ایک مذہبی کتاب |
| ۴۳ | شہید عشق | ایک مذہبی کتاب [؟] |
| ۴۴ | دلہن نامہ | |
| ۴۵ | مناجات | اردو میں دعاؤں کی ایک کتاب |
| ۴۶ | نفی الصلوٰۃ | پنجابی زبان میں ایک مذہبی کتاب |
| ۴۷ | خلاصۃ الفقہ | اردو میں ایک مذہبی کتاب |
| ۴۸ | ا۔ ب | اردو میں حروف تہجی کی کتاب |
| ۴۹ | نبی نامہ | |
| ۵۰ | انشائے مفید | خطوط نویسی |
| ۵۱ | قصہ اصحاب کہف | ایک قصہ [اصحاب کہف کا قصہ] |
| ۵۲ | دستور الصبیان | فارسی خطوط نویسی ؟ |
| ۵۳ | صفوۃ المصادر | افعال کی گردان کی کتاب |
| ۵۴ | کشف الحاجات | اسلامی عبادت کی کتاب |

| شمار | کتاب | تفصیلات |
|---|---|---|
| ۵۵ | خالق باری | |
| ۵۶ | طبِ یوسفی | ایک طبی کتاب |
| ۵۷ | جامع السعادت | ایک مذہبی کتاب |
| ۵۸ | طب اکبر | ایک طبی کتاب |
| ۵۹ | چار باغ و خنجر عشق | مثنوی [سعادت یار خاں رنگین و مولوی ابوالحسن صاحب] [1] |
| ۶۰ | نجات المومنین | پنجابی زبان میں ایک مذہبی کتاب |
| ۶۱ | رسالہ بے نمازاں | نماز ترک کرنے والے مسلمانوں کو صلاح |
| ۶۲ | مسئلہ ثلاثین | مذہبی مسائل کے متعلق سوالات و جوابات |
| ۶۳ | قصۂ سیاہ پوش و مثنوی جگر سوز | دو عشقیہ قصے [2] [شکوہ احمد شکوہ و طالب علی عیش] |
| ۶۴ | جوگن نامہ | ایک جوگن کی داستان [از احمد یار خاں شریر [3]] |

[1] یہ ۸ صفحات کی کتاب ۱۲۶۸ھ (مطابق ۱۸۵۲ء) میں چھپی تھی۔ سرورق کی عبارت سے ہم کو معلوم ہوتا ہے:
"تصنیف سعادت یار خاں رنگین مسمی بہ چار باغ و دیگر مثنوی طبع زاد مولوی ابوالحسن صاحب معروف بہ خنجر عشق حسب فرمایش ... حافظ محمد نظام الدین سوداگر، ساکن کول، در مطبع مصطفائی محمد حسین خاں طبع نمود ۱۲۶۸ھ"

[2] یہ دونوں مثنویاں ہیں۔ سرورق پر مثنویوں اور ان کے مصنفین کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:
"مثنوی عشق نامہ، تصنیف شکوہ احمد، ملقب بہ قصہ سیاہ پوش، یعنی قصہ سوداگر بچہ غزنوی محمید شاہ و مثنوی دیگر معروف بہ مثنوی سوز جگر، یعنی قصہ برہمن زادہ، تصنیف طالب علی عیش۔"
خاتمہ کتاب
"... ۱۲۶۸ھ (مطابق ۱۸۵۲ء) در مطبع مصطفائی صادق الاخبار، ... در دارالخلافہ شاہ جہاں آباد، محلہ جفت دوزاں، گذر کشمیری دروازہ، کاتب الکتاب جمیل الدین خاں ہجر صورت اختتام یافت۔"

[3] خاتمہ کتاب کی عبارت کا اقتباس یہ ہے:
"مخمس جوگن نامہ از تصنیف احمد یار خاں متخلص بہ شریر، ساکن ... شاہ جہاں آباد .... مطبع مصطفائی صادق الاخبار ... شاہ جہاں آباد ... شوال ۱۲۶۸ھ (۱۸۵۲ء) بہ زیور طبع مزید گردید۔"

# مطبع شملہ اخبار

## (شملہ)

۱۸۴۹ء

[مطبوعات کا ذکر ۱۸۴۹ء کی رپورٹ میں نہیں ملتا]

۱۸۵۰ء

زیر تبصرہ سال میں مطبع نے حسب ذیل ابتدائی درسی کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | برن مالا نمبر۱ | | ۳۰۰ | ۱ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۲ | برن مالا نمبر۲ | | ۲۰۰ | ۱½ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۳ | کہانی نمبر۳ | | ۱۰۰ | ۳ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۴ | حساب نمبر۴ | | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰ |

۱۸۵۱ء

گزشتہ سال مطبع نے صرف چار مذہبی کتابیں ہندی میں چھاپیں۔ ان کے سو سو نسخے چھاپے گئے تھے، جو سب کے سب ۲ سے ۶ ر فی نسخہ تک نکل گئے[1]۔

۱۸۵۲ء

مطبع بند ہو گیا۔

---

[1] رپورٹ میں کتابوں کے نام درج نہیں ہیں۔

# مطبع مصطفائی

## (کان پور)

۱۸۵۰ء

۱۸۴۹ء میں مطبع مصطفائی کو لکھنؤ[۱] سے دلی[۲] منتقل کیا گیا ہے۔

---

۱؎ لکھنؤ کے مطابع کا ذکران رپورٹوں کے حدود سے خارج تھا، کیوں کہ اس وقت تک لکھنؤ "سرکار کمپنی بہادر" کے تحت نہیں آیا تھا۔ اختر شاہنشاہی نے لکھنؤ کے مطبع مصطفائی کے متعلق حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں:

"لکھنؤ محلہ، محمود نگر، زیر اکبری دروازہ، مجاریہ محمد مصطفےٰ خاں مرحوم، مہتمم عبدالواحد، کاتب محمد حسین، اجرائی ۱۸۵۱ء"

(اختر شاہنشاہی ص ۲۲۲)

لیکن ۱۸۵۱ء سے قبل لکھنؤ میں مطبع مصطفائی کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ اس مطبع کی ۱۸۵۱ء سے پہلے کی چھپی ہوئی جو کتابیں انجمن ترقی اردو (ہند) کے کتب خانے میں موجود ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱- "چہار باب" مولفہ مولانا شاہ اہل اللہ:

"در مطبع مصطفائی محمد مصطفےٰ خاں طبع نمود"

آخری صفحے پر قطعہ تاریخ آغاز طبع چہار باب طبع زاد فضیلت دست گاہ مولوی سعد اللہ صاحب" درج ہے — "چہ چھاپہ شد نسخۂ چہار باب" سے سنہ ہجری کا استخراج کیا گیا ہے۔ ۱۲۵۷ھ کی مطابقت ۱۸۴۱ء سے ہوتی ہے۔

تاریخ اختتام طبع "عبد الرحمن خلف مصطفےٰ خاں" مالک مطبع مصطفائی نے کہی ہے:

چوں مختصر مسایل حنفی چہار باب — مطبوع گشت بہر خلایق مفید
تاریخ طبع از سر جلدی خرد بگفت — از طبع چار باب جہاں مستفید شد

۱۲۵۸

(بقیہ دوسرے صفحے پر)

۱۸۵۰ء میں مطبع مصطفائی (کان پور) نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | دیوان نوبدی | | ۶۰۰ | ۲¾ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۲ | کریما | | ۶۰۰ | ۲¾ | ۰ | ۲۴۰ |
| ۳ | انشائے فایق | [فارسی انشا، از محمد فایق] | ۵۰۰ | ۷ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۴ | قاعدہ بغدادی | | ۴۰۰ | ۲ | ۰ | ۵۰ |
| ۵ | ہفت ضابطہ | | ۶۰۰ | ۳ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۶ | دولت ہند[۱] | | ۶۰۰ | ۸ | ۱ | ۱۰۰ |
| ۷ | دستور الصبیان | | ۶۰۰ | ۵ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۸ | پرائمر[۲] | | ۷۰۰ | ۲¼ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۹ | چہل حدیث | | ۷۰۰ | ۱½ | ۰ | ۳۰۰ |

دوسری کتاب "دیوان غنی" ہے۔ اس کے خاتمے کی عبارت یہ ہے:

"در مطبع مصطفائی، واقع محمود نگر، زیر اکبری دروازہ، من محلات بیت السلطنت لکھنؤ بہ تاریخ بست وہفتم رمضان المبارک ۱۲۶۱ ہجری پیرایہ طبع پوشانید۔"

"رمضان المبارک ۱۲۶۱ ہجری" کی مطابقت ستمبر ۱۸۴۵ء سے ہوتی ہے۔

تیسری کتاب منشی تیغ علی شایق کی مثنوی "گل زار نشاط" ہے۔ اس کے خاتمے کی عبارت یہ ہے:

"افضال باری سے مثنوی گل زار نشاط نے تاریخ پانزدہم شہر محرم ۱۲۶۴ھ نضارت طبع سے فراغت پائی اور محمد مصطفیٰ خاں ولد حاجی محمد روشن مرحوم کے مطبع مصطفائی محلہ محمود نگر، زیر اکبری دروازہ میں پیرایش اس گلشنِ بے خزاں سے فراغ ہاتھ آئی۔"

"محرم ۱۲۶۴ھ" کی مطابقت دسمبر ۱۸۴۷ء سے ہوتی ہے۔

ان میں سے پہلی کتاب "چار باب" کے خاتمہ طبع کی تاریخ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ۱۸۴۱ء میں مطبع مصطفائی موجود تھا۔ ممکن ہے کہ ۱۸۴۱ء کے اوایل میں یا اس سے پہلے اس کا قیام عمل میں آیا ہو۔

؎۱ دولتِ ہند کا موضوع زراعت ہے۔ اور کتاب پر مصنف کا نام "ہنری فنوک صاحب" درج ہے۔

؎۲ رپورٹ میں کتاب کے خانے میں "پرائمر" ہی درج ہے۔ غالباً اردو کی پہلی کتاب مقصود ہے۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | تشریح الحروف[1] | | ۶۰۰ | ۳ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۱۱ | خالق باری | | ۷۰۰ | ۲¾ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۲ | میزان منشعب | | ۶۰۰ | ۳¾ | ۰ | ۱۰۰ |

۱۸۵۱ء

مصطفیٰ خاں مطبع مصطفائی کے مالک ہیں، اور عبد الرحمٰن مہتمم ہیں معیاری کتابوں کی اشاعت اور طباعت کی نفاست کا امتیاز جو اس مطبع کو لکھنؤ میں حاصل تھا، وہ یہاں بھی بہ دستور قایم ہے۔

اس سال مطبع نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | طغریٰ | | ۶۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۲ | رقعات عالمگیری | مع حواشی | ۶۰۰ | ۵ | ۰ | ۵۰ |
| ۳ | قصہ گرو چیلا | | ۶۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۴ | نوحہ بسمل | محمد یار خاں بریلوی و دیگر شعرا | ۵۰۰ | ۵ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۵ | آمدنامہ | فارسی افعال کی گردان | ۶۰۰ | ۶ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۶ | بہار عجم | فارسی انشا | ۶۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۷ | رسالہ عبد الواسع | عبد الواسع ہانسوی کی فارسی قواعد | ۶۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۵۰ |

---

[1] تشریح الحروف ایک فارسی نظم ہے، جو تینتیس اشعار پر مشتمل ہے۔ ان اشعار میں جو الفاظ آئے ہیں، حاشیے میں اور بین السطور میں ان کی تشریح بھی فارسی ہی میں لغتوں کے حوالوں کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ پہلا شعر ہے:

گویم توحید خدا من، بعد نعت مصطفےٰ ۔۔۔ پس بہر نفع طالباں مقصود را سازیم ادا

مندرجہ بالا شعر میں خط کشیدہ الفاظ کی تشریح اس طرح کی گئی ہے:

"توحید: یکے دانستن و یکے گفتن و یکے در دل اعتقاد کردن۔ و در اصطلاح سالکان تخلیص دل از آگاہی بغیر حق۔ کشف اللغات

"نعت: بالفتح، صفت و صفت کردن۔ منتخب اللغات

"مصطفےٰ: بالضم والف مقصورہ۔ برگزیدہ و مجتبیٰ .... لقب آں حضرت ...."

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | شجرۃ الامانی [۱] | مرزا محمد حسین قتیل کی فارسی قواعد | ۶۰۰ | ۴ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۹ | نہر الفصاحت [۲] | " | ۶۰۰ | ۵ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۰ | مصدر الفیوض | اردو میں نذیر الدین کی قواعد | ۶۰۰ | ۲ | ۱ | ۱۰۰ |
| ۱۱ | حکایات نصیحت آمیز | اردو میں اخلاقی قصے | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۲۰۰ |

[۱] کتاب کا نام ہے "نسخہ شجرۃ الامانی" جس کا یہ تیسرا اڈیشن تھا، جو مطبع مصطفائی (کان پور) نے شایع کیا تھا۔ دیباچۂ کتاب کے مطابق:

"قتیل ژولیدہ بیان گوید کہ شجرۃ الامانی سطرے چند است در بیان بعضے چیزہا کہ در نظم و نثر فارسی از دانستن آں گریز نہ باشد۔"

اسی اڈیشن کے سرورق کے مطابق "نسخہ شجرۃ الامانی" کا دوسرا اڈیشن:

"مطبع کثیر المنافع المسمی بہ سلطان المطابع، بہ اہتمام داروغہ شیخ واجد علی، در کلاں کوٹھی، بہ فرمایش میر محمد حسین، در کارخانۂ محمد بخش طبع شد۔"

خاتمہ کتاب کی عبارت یہ ہے:

"نسخۂ شجرۃ الامانی کہ در انشاپردازی.... از تصانیف .... مرزا محمد حسین قتیل ست، بہ تاریخ دہم ماہ رجب المرجب ۱۲۶۷ ہجری مطابق نسخۂ مطبوعہ محمد مصطفےٰ خاں خلف حاجی روشن خاں، بار دوم در کلاں کوٹھی رونق انطباع یافت۔"

اس عبارت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کا پہلا اڈیشن بھی مطبع مصطفائی (لکھنؤ) ہی نے شایع کیا تھا، جس کے مطابق دوسرا اڈیشن مطبع محمد بخش (مطبع محمدی) نے شایع کیا تھا۔

لکھنؤ کے مطبع محمدی کے متعلق مولف اختر شاہنشاہی نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں:

"لکھنؤ، محلہ رانی کٹرہ، تکیہ شیخ فصیح، مالک محمد بخش خاں، اجرای ۱۸۴۵ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۲۳)

[۲] نہر الفصاحت بھی شجرۃ الامانی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے، اور قتیل کے الفاظ میں:

"رسالۂ مختصرے مشتمل بر فواید سے کہ در شجرۃ الامانی پیرایۂ تحریر نہ یافتہ۔"

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | رقعات نظامیہ | فارسی رقعات، مرتبہ نظام علی خاں دہلوی | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۳ | گلشن عشق | اردو مثنوی | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۱۴ | انشائے خلیفہ[1] | فارسی انشا | ۶۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۵ | مثنوی نازونیاز[2] | راسخ کی حمد و نعت | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۶ | گلستان مسرت | شعرائے اردو کے کلام کا انتخاب[3] | ۴۰۰ | ۱۰ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۷ | قصۂ منصور | اردو میں منصور کی شہادت کا قصہ[4] | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۰ |

[1] انشائے خلیفہ کے ایک اڈیشن کا ذکر کرتے ہوئے گارساں دی تاسی نے کہا تھا کہ:

"یہ فارسی کتاب انشائے شاہ محمد کا اردو خلاصہ ہے۔ فارسی عبارت بھی ساتھ ہی ساتھ دی گئی ہے۔ انشائے شاہ محمد ہندستان میں بہت مستند سمجھی جاتی ہے...."

(خطبات، ص ۲۰۹)

[2] "نازونیاز خدا اور رسول کی حمد و ثنا ہے"

(خطبات، ص ۴۰)

[3] "گلستان مسرت المعروف بہ حدایق المعانی" شعرائے اردو کے کلام کا انتخاب نہیں ہے، بلکہ فارسی کے ہندی و ایرانی شعرا کے کلام کا، بہ اعتبار موضوع، انتخاب ہے۔ یہ پانچ حدیقوں پر مشتمل ہے —— (۱) حمد و نعت، (۲) صفت عشق و حالات عشاق، (۳) اشعار مفید خط و کتابت، اشعار صنایع و سوال و جواب، (۵) نصایح —— ہر حدیقے میں ذیلی عنوانات بھی قائم کیے گئے ہیں، جن کی فہرست دس صفحات پر پھیلی ہے، جو الگ چھاپی گئی ہے۔ اصل کتاب جو ۴۵ صفحات پر مشتمل ہے ۱۲۶۶ھ (مطابق ۱۸۵۰ء) میں اور منسلکہ فہرست ۱۲۶۷ھ (مطابق ۱۸۵۱ء) میں چھپی تھی۔

گلستان مسرت کے مولف عبدالرحمٰن شاکر ولد حاجی محمد روشن ابن محمد نواز خاں، مطبع مصطفائی کے بانی تھے۔ انھوں نے کئی سال کی دماغ سوزی کے بعد "تذکروں اور دواوین کی مدد سے ۱۲۶۱ھ (مطابق ۱۸۴۵ء) میں، بہ عہد نواب امجد علی شاہ، یہ بیاض مرتب کی تھی، جو ۱۸۵۰ء-۱۸۵۱ء میں مطبع مصطفائی نے چھاپی۔

[4] گارساں دی تاسی کے بیان کے مطابق "منصور کی شہادت کا یہ منظوم قصہ" تھا۔

(خطبات، ص ۳۸)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | سرور المحزون | فارسی میں پیغمبر اسلام کے حالات از شاہ ولی اللہ دہلوی [1] | ۵۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۱۹ | دستور المکتوبات | فارسی خطوط نویسی | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۰ |
| ۲۰ | مجموعہ مثنوی | میر تقی اور صادق خاں کی اردو مثنویاں [2] | ۶۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۰۰ |

مندرجہ بالا فہرست میں کتابوں کی جو قیمتیں درج کی گئی ہیں، وہ پھٹکل بکری کی ہیں۔ تھوک میں خریدنے والے بیوپاریوں کو ۲۵ فی صدی کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۲ء

مطبوعات کی جو فہرست مطبع نے ارسال کی ہے، وہ گزشتہ سال ہی کی طرح طویل ہے۔ طباعت کی نفاست کے ساتھ ساتھ قیمت کی ارزانی کی وجہ سے اس مطبع کی کتابوں کی فوری نکاسی ہوتی ہے۔ مالک مطبع اپنے اجنٹوں کو کتابیں دے کر بڑے بڑے شہروں میں فروخت کے لیے بھیجتا بھی ہے۔

---

[1] سرور المحزون شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف یا تالیف نہیں۔ بلکہ یہ ایک عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس ترجمے کا ایک اڈیشن جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے اس کے سرورق کی عبارت کے مطابق سرور المحزون:

"مترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، از رسالہ نور العیون فی التلخیص سید الامین والمامون، مولفہ علامۂ زماں شیخ ابوالفتح محمد ابن محمد، المشتہر بہ سید الناس"

[2] "میر تقی اور صادق" خاں سے مراد میر تقی میرؔ اور قاضی محمد صادق خاں اخترؔ ہیں۔ مجموعہ مثنوی کا ایک نسخہ گورکھ پور میں ہے، جو ناقص الاول ہے (بحوالہ خط ڈاکٹر محمود الٰہی) آخری صفحے کی مندرجہ ذیل عبارت سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعے میں پانچ مثنویاں شامل تھیں:

"....مجموعہ مثنویات شعلۂ عشق و دریائے عشق و اعجاز عشق و گل و صنوبر و سراپا سوز در مطبع مصطفائی ... کان پور ... صفر ۱۲۶۷ ہجری حلیہ طبع پوشید"

صادق خاں اختر کی مثنوی سراپا سوز پر مے کش اکبر آبادی کا ایک مضمون اردو ادب (۱۹۵۳ء شمارہ ۳) میں شایع ہوا ہے۔ ان کو اس مثنوی کا جو مطبوعہ اڈیشن ملا تھا وہ بھی لکھنؤ ہی کا چھپا ہے، لیکن اس میں میر کی کوئی مثنوی شامل نہیں تھی، کیوں کہ اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی "اردو مثنویاں" میں سراپا سوز کے مختلف اڈیشنوں کا ذکر ہے۔ لیکن انھوں نے "مجموعہ مثنوی" کا نام نہیں لیا ہے، جس میں میرؔ اور اخترؔ کی مثنویاں یکجا چھپی تھیں۔

۶۱۸۵۲

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قواعد فارسی | قواعد | ۵۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۲ | ہفت بند | | ۲۰۰ | ۱½ | ۰ | ۵۰ |
| ۳ | دیوان ہند (؟) | عشقیہ شاعری | ۴۰۰ | ۸ | ۳ | ۱۵۰ |
| ۴ | آثار محشر | | ۵۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۰۰ |
| ۵ | واسوخت آباد | عشقیہ شاعری | ۵۰۰ | ۸ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۶ | کریما | ایک اخلاقی نظم جو فارسی کے طالب علموں کی پہلی کتاب | ۸۰۰ | ۳ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۷ | [انشائے] مادھورام | رقعات | ۴۰۰ | ۰ | ۲ | ۱۰۰ |
| ۸ | چہار گلزار | فارسی قواعد | ۶۰۰ | ۱۳ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۹ | بکاولی | غالباً قصہ گل بکاولی | ۵۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۰۰ |
| ۱۰ | طب نحوی | طب | ۵۰۰ | ۰ | ۱ | ۳۰۰ |
| ۱۱ | رسالہ عبادت | | ۴۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۰۰ |
| ۱۲ | مثنوی گلزار نسیم | مثنوی | ۵۰۰ | ۹ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۳ | بنجارہ نامہ | ایک قصہ [نظیر کی نظم؟] | ۱۰۰۰ | ۶ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۱۴ | امان اللہ حسینی | انشائیہ مکتوب | ۵۰۰ | ۹ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۵ | ایجاد رنگیں | [سعادت یار خاں رنگیں؟] | ۴۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۱۶ | نامۂ حق | | ۸۰۰ | ۳ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۱۷ | نقشۂ ڈاک | | ۶۰۰ | ۱ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۸ | رسالہ سوال وجواب طب | طب | ۸۰۰ | ۳ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۱۹ | مثنوی غنیمت | مثنوی | ۵۰۰ | ۱ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۲۰ | خالق باری | فارسی ہندی فرہنگ نظم میں | ۵۰۰ | ۳ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۲۱ | رسالہ حافظ | | ۸۰۰ | ۳ | ۰ | ۲۵۰ |
| ۲۲ | صبح کا ستارہ | | ۴۰۰ | ۱۲ | ۰ | ۱۰۰ |

۱۸۵۳ء

دہلی میں جو مطبع مصطفائی قایم ہوا ہے، یہ مطبع اسی کی شاخ ہے۔ اس کا دائرۂ عمل صرف کتابوں ہی کی طباعت تک محدود ہے۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جواہر القرآن | | ۱۰۰۰ | ۱۲ | ۱ | ۴۰۰ |
| ۲ | صفوۃ المصادر | فارسی گردان | ۱۰۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۳ | دفتر ڈاک بہی | محکمۂ ڈاک کی ایک کتاب | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۱۰۰ |
| ۴ | محمود نامہ | فارسی نظم | ۱۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۵ | کریما | | ۱۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۶ | خالق باری | | ۱۲۰۰ | ۳ | ۰ | ۶۰۰ |
| ۷ | پترہ | ہندی جنتری ۱۸۵۴ء | ۱۲۰۰ | ۳ | ۰ | ۱۲۰۰ |
| ۸ | جنتری | ۱۸۵۴ء | ۱۲۰۰ | ۳ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۹ | شبیہ دل پذیر | | ۱۰۰۰ | ۲½ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۰ | مناجات وکلمہ | اسلامی دعائیں | ۱۰۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۱۱ | رسایل طغریٰ | | ۱۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۴۰۰ |
| ۱۲ | لیلیٰ مجنوں | | ۶۰۰ | ۰ | ۳ | ۴۰۰ |
| ۱۳ | قصہ منصور شاہ | | ۱۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۴ | اخوان الایمان | | ۱۰۰۰ | ۳ | ۰ | ۵۰ |
| ۱۵ | خزینۃ الانساب | | ۶۰۰ | ۸ | ۱ | ۲۵ |

۱۶ خطوط کے لیے چھپے ہوئے لفافے ـــــ ۴ روپے سیکڑہ کے حساب سے ۵۰۰۰ لفافے

# مطبع محمدی

## (کان پور)

۱۸۵۲ء

یہ مطبع لکھنؤ سے کان پور لایا گیا ہے۔ محمد حسین مالک و منیجر ہیں، جو اردو و فارسی کی معیاری و مفید کتابیں لیتھو میں چھاپتے ہیں۔ وہ شاکی ہیں کہ مطبع سے منافع نہیں ہو رہا ہے، لیکن ان کی یہ شکایت صحیح معلوم نہیں ہوتی، کیوں کہ مطبع ہی کی بدولت وہ خاصے خوش حال آدمی بن گئے ہیں۔ ۱۸۵۲ء میں مطبع نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں۔ اس فہرست پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوگا کہ ان میں سے ہر کتاب کا کثیر تعداد میں چھپنا اور تیزی سے ان کا نکل جانا مطبوعات کی کمی کی تلافی کر دیتا ہے۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بوستان | | ۱۴۵۰ | ۰ | ۳ | ۱۳۲۰ |
| ۲ | بہار عشق | اردو کی ایک عشقیہ داستان [مثنوی؟] | ۱۴۷۸ | ۹ | ۰ | ۹۵۰ |
| ۳ | دیوان وقار | وقار کا فارسی کلام | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۵۹ |
| ۴ | زاد الآخرۃ | اردو میں تجہیز و تکفین کے مسائل | ۱۱۲۵ | ۳½ | ۰ | ۸۲۱ |
| ۵ | راہِ نجات | اردو میں نماز کی کتاب | ۸۰۰ | ۶ | ۰ | ۷۱۰ |
| ۶ | صفوۃ المصادر | فارسی گردان کا نیا اڈیشن | ۱۲۰۰ | ۷ | ۰ | ۸۷۵ |
| ۷ | بہار دانش | فارسی۔ نیا اڈیشن | ۱۰۷۴ | ۸ | ۰ | ۱۰۴۲ |
| ۸ | ظفر جلیل | اردو میں حسن و حسین کے حالات | ۱۴۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۲۰۱ |

۱۸۵۳ء

معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

---

[1] اختر شاہنشاہی میں مطبع محمدی کے متعلق جو معلومات درج ہیں وہ اس رپورٹ سے کچھ مختلف ہیں:
"کان پور، چھپر محال، قریب مسجد دلاری، مکان سیتا رام ٹھٹھیر، مالک نواز علی کاتب شیخ عبد الرحمن احسن، اجرای ۱۸۵۴ء"
(اختر شاہنشاہی صفحہ ۲۲۳)

# مطبع فتح الاخبار
## (کول ضلع علی گڑھ)

۱۸۵۳ء

یہ نیا مطبع ہے جو گزشتہ سال ہی وجود میں آیا ہے[1]۔ اس مطبع میں مندرجہ ذیل کتابیں چھپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیل | تعداد اشاعت |
|---|---|---|---|
| ۱ | نحو | عربی قواعد | ۲۰۰ |
| ۲ | بیاض دل کشا | فقرا کا مسلک [تصوف[2]] | ۲۰۰ |
| ۳ | بحث العجیب | بحث کرنے کے اصول | ۲۰۰ |
| ۴ | آئین المجادلہ | بحث کرنے کے اصول | ۵۰ |
| ۵ | گتکا پھری | • | ۳۵۰ |
| ۶ | تہذیب | منطق | ۵۰ |

اڈیٹر فتح الاخبار کو شکایت ہے کہ مندرجہ بالا کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی فروخت نہیں ہوئی، اور مطبع کے عملے کو کچھ عرصے سے تنخواہیں بھی نہیں دی جاسکی ہیں۔

---

[1] مولف اختر شاہنشاہی نے مطبع کا سنہ اجرا "یکم جنوری ۱۸۵۵ء" لکھا ہے، جو صحیح نہیں ہے۔
(دیکھیے اختر شاہنشاہی، ص ۱۸۵)

[2] اسی سال کی رپورٹ کے دیباچے میں "بیاض دل کشا" کا موضوع "ملفوظات" لکھا گیا ہے۔

# مطبع عالی جاہ

## (گوالیار)

۱۸۵۲ء

اس سال جواہر لال نے اپنے مطبع مصدر النوادر کا ایک حصہ، اپنے بھائی[۱] کی نگرانی میں گوالیار میں منتقل کیا ہے، اور وہاں مطبع عالی جاہ کے نام سے ایک مطبع قایم کیا ہے[۲]۔

۱۸۵۳ء

گزشتہ سال کچھ پترے اور جنتریاں اس مطبع نے چھاپی ہیں[۳]۔

---

۱ گوشوارۂ اخبارات و مطبوعات میں "مالک یا منیجر" کا نام منشی لچھمن داس لکھا ہے۔

۲ مطبع عالی جاہ کے متعلق مولف اختر شاہنشاہی نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں:

" لشکر، گوالیار، مالک مہاراجا جیاجی راؤ سندھیا بہادر، مہتمم لچھمن داس ناظم، اجرای ۱۸۵۲ء "

(اختر شاہنشاہی، ص ۱۷۴)

"مہاراجہ جیاجی راؤ سندھیا بہادر" مطبع کے سرپرست ضرور تھے، اور اس مطبع میں ریاست گوالیار کا سرکاری گزٹ "گوالیار اخبار" چھپتا تھا، لیکن مطبع ریاست کی ملک نہیں تھا۔

۳ ۱۸۵۳ء کے گوشوارۂ اخبارات و مطبوعات میں مطبع عالی جاہ کی مطبوعات کا اور مطبوعات کی آمدنی کا خانہ خالی ہے۔ اس مطبع سے چھپنے والے اخبار گوالیار گزٹ کی آمدنی کے خانے میں "۱۲۶۰ روپے" کی آمد درج ہے۔

# مطبع کوہ نور

## ( لاہور )

۱۸۴۹ء

اسی سال مطبع نے کام شروع کیا ہے۔

۱۸۵۰ء

مطبع کوہ نور نے اس سال حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قانون دیوانی | [مارش مین ؟] | ۸۰ | ۴ | ۱ | ۴۶۸ |
| ۲ | دستور العمل جاگیر داران | | ۴۰۰ | ۶ | ۰ | ۳۲۶ |
| ۳ | دستور العمل پیمایش کشت وار | | ۲۶۰۰ | ۹ | ۰ | ۲۵۰۰ |
| ۴ | ہدایت نامہ پیش کاران پٹیال | | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۵ | دستور العمل حاکمانِ پیمائیش | | ۳۰۰ | ۲½ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۶ | نمونہ کیفیت حیثیت دہی | | ۶۰۰ | ۲ | ۰ | ۵۰۰ |
| ۷ | جنتری ۱۸۵۱ء | ۱۸۵۱ء | ۵۰۰ | ۵ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۸ | کشف الغطا[1] | | ۳۰۰ | ۴ | ۱ | ۲۴۵ |

[1] کشف الغطا سورۂ ہل اتیٰ کی تفسیر ہے، جو رجب علی خاں نے لکھی تھی۔ مطبع کوہ نور کی ۱۸۵۰ء اور ۱۸۵۲ء دونوں سال کی فہرست میں کشف الغطا کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۸۵۰ء میں غالباً زیر طبع تھی۔ اِسٹوری کے بیان کے مطابق بھی یہ کتاب "لاہور سے ۱۸۵۱ء" میں شایع ہوئی تھی۔

(دیکھئے Persian Literature پہلا حصہ ص ۲۶)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | دستور العمل ترتیب نقشہ خسرہ | | ۲۱۰۰ | ۲½ | ۰ | ۲۰۰۰ |
| ۱۰ | ہدایت نامہ تحصیل دار پٹوار | | ۶۰۰ | ۲½ | ۰ | ۵۰۰ |

مندرجہ بالا کتابیں سرکاری نوعیت کی ہیں، اور یہ سب کی سب پنجاب کے بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کی ہدایت کے مطابق چھاپی گئی ہیں۔

۱۸۵۱ء

مطبع کوہ نور کا خاصا بڑا عملہ ہے ہرسکھ رائے کا کہنا ہے کہ اگر پنجاب کا بورڈ آف ایڈمنسٹریشن ان کی اعانت نہ کرے تو وہ اُس کے اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔ بورڈ وقتاً فوقتاً سرکاری کتابیں ان کے مطبع میں چھپواتا ہے۔

گزشتہ سال مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری | ۱۸۵۲ء | ۹۴۴ | ۰ | ۵ | ۷۶۵ |
| ۲ | پترہ | سمبت ۱۹۰۸ | ۲۲۲ | ۰ | ۴ | ۱۰۷ |
| ۳ | آدت ہردے | ہندی | ۲۰۲ | ۲ | ۰ | ۷ |
| ۴ | وشنو پورن | سنسکرت | ۱۷۹ | ۴ | ۰ | ۴۱ |
| ۵ | مجمع القوانین[۱] | قوانین دیوانی کا خلاصہ از کھن لال | ۱۵۰ | ۰ | ۴ | ۴۸ |
| ۶ | دستور العمل دیوانی | | ۹۳ | ۴ | ۰ | ۷۵ |

۶۱،

[۱] مجمع القوانین کا اشتہار جنوری ۱۸۵۱ء کے کوہ نور میں شایع ہوا تھا جس سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ کتاب مارش مین، کے مجمع القوانین کا تتمہ تھی۔ اشتہار حسبِ ذیل ہے:

"اجلاد مجمع القوانین دیوانی المعروف بہ قانون مارش مین جو آگرے سے اس مطبع میں آنے والی تھیں، اس ہفتے میں آگئیں جن صاحب کو خریدنا ان کا منظور ہو سولہ روپے نقد بھیج کر مہتمم مطبع کوہ نور کے پاس سے منگوالیں اور اگر ہم راہ جلد مارش مین کے جلد تتمہ کے جو باندراج احکامات ابتداء ۱۸۴۰ء لغایت ۱۸۴۹ء مولفہ منشی کھن لال صاحب اس مطبع میں چھاپہ ہوا ہے، مطلوب ہو تو چار روپے قیمت تتمہ کی ملا کر بیس روپے بھیج دیں۔ اور قانون دیوانی ابتداے عمل داری سرکار [ایسٹ انڈیا کمپنی] سے لغایت ۱۸۴۹ء تمام و کمال یعنی باندراج احکام کل پیش نظر اپنے سمجھیں۔"

(جلد اول نمبر ۵۰، مورخہ ۲۴ جون ۱۸۵۱ء۔ ص ۴۰۶)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷ | چوب چینی پرکاش | ہندی | ۵۵۰ | ۱۲ | ۰ | ۵۵۰ |
| ۸ | ہدایت نامہ مال | صیغۂ مال کی ہدایات | ۳۰۰ | ۸ | ۴ | ۲۲۴ |
| ۹ | ہدایت نامہ بندوبست | محکمۂ بندوبست کے متعلق ہدایات | ۳۰۰ | ۸ | ۲ | ۰ |
| ۱۰ | جنتری پیمایش | | ۴۹۸ | ۴ | ۰ | ۴۲۸ |
| ۱۱ | کشف الغطا | | ۳۰۰ | ۴ | ۱ | ۲۹۹ |
| ۱۲ | گنگا لہری | سنسکرت میں گنگاجی کے پوجا کی کتاب | ۱۴۰ | ۲ | ۰ | ۳۰۱[؟] |

۶۱۸۵۲

مطبع نے اس سال حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری کرم | فارسی میں | ۸۸۲ | ۴ | ۰ | ۸۱۱ |
| ۲ | جنتری کرم | ۶۱۸۵۲ | ۹۵۹ | ۵ | ۰ | ۵۷۲ |
| ۳ | پترہ | ہندی جنتری سمبت ۱۹۰۹ | ۴۴۵ | ۴ | ۰ | ۲۸۸ |
| ۴ | جنتری کرم | ہندی میں | ۳۰۲ | ۴ | ۰ | ۱۶۴ |
| ۵ | تفسیر سورۂ الفجر | قران کی ایک سورۃ کی تفسیر | ۳۰۰ | ۰ | ۱ | ۲۵۴ |
| ۶ | وشنو سہسر نام | سنسکرت ۔ وشنو کے ہزار ناموں کی فہرست | ۱۲۲۵ | ۵ | ۰ | ۱۲!۸ |
| ۷ | دھت پارت پرکاش | سنسکرت افعال کے مادّے | ۱۰۴۶ | ۸ | ۰ | ۱۰۴۵ |
| ۸ | دستور العمل تحصیل داران | اردو ۔ صیغۂ فوج داری | ۵۵۰ | ۱۲ | ۰ | ۲۴۱ |
| ۹ | دستور العمل تحصیل داران | اردو ۔ صیغۂ دیوانی | ۵۵۳ | ۰ | ۱ | ۲۶۴ |
| ۱۰ | چٹھی بورڈ | پنجاب کے باغات کے متعلق ایک چٹھی | ۵۵۳ | ۵ | ۰ | ۳۱۱ |
| ۱۱ | ہدایت نامہ بندوبست | مسٹر میور نے محکمۂ بندوبست کی ہدایات کا جو ترجمہ کیا تھا، اُس کا نیا ایڈیشن | ۲۳۹ | ۸ | ۲ | ۲۱۷ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | تحفۂ کشمیر | اردو میں کشمیر کا حال | ۲۵۱ | ۸ | ۱ | ۱۳۷ |
| ۱۳ | شیوسہسرنام | سنسکرت میں۔شیو کے ہزار نام | ۱۴۹۲ | ۵ | ۰ | ۱۰۰۵ |
| ۱۴ | دستورالعمل باربرداری | | ۳۰۱ | ۲½ | ۰ | ۲۱۵ |
| ۱۵ | اشتہار باغات | باغات کے متعلق ایک سرکاری اشتہار | ۴۰۰ | ۲ | ۰ | ۳۵۱ |
| ۱۶ | دستورالعمل داروغہ اعلا | ہڈ داروغہ کے متعلق ہدایات | ۵۰۳ | ۴ | ۰ | ۴۹۲ |

۶۱۸۵۳

مطبع کی حالت ترقی پذیر معلوم ہوتی ہے۔گزشتہ سال ماہر فن پریس مینوں اور اچّھے ادیبوں کی خدمات حاصل کرنے کی وجہ سے، جو پنجاب کے ایسے دور افتادہ مقام پر مشکل ہی سے دستیاب ہو سکتے ہیں، مطبع کو خاصا زیر بار ہونا پڑا ہے، لیکن اس کے باوجود مطبع کو منافع ہوا۔

مطبع کوہ نور نے اس سال جو کتابیں چھاپی ہیں، ان کی فہرست ذیل میں درج کی جا رہی ہے:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ہدایت نامۂ پیمائش | اردو میں پیمائش | ۱۵۰۰ | ۰ | ۳ | ۱۰۴۹ |
| ۲ | رسالہ کیمیا[۱] | معاشیات۔اردو | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۵۶ |

[۱] رسالہ کیمیا کا حسب ذیل اشتہار کوہ نور میں شایع ہوا تھا، جس سے کتاب کی تفصیلات معلوم ہوتی ہیں:

ایک کتاب نہایت دل پذیر بہتر از نسخۂ اکسیر مسمی بہ رسالہ کیمیا، مولفہ منشی شیام لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع انبالہ، تائید ترقیات علم او رہنر میں مشتمل بر مفاد مفصلہ ذیل اس مطبع میں چھپ کر تیار ہوئی ہے، جس صاحب کو مطلوب ہو ایک روپیہ چار آنہ قیمت کا بھیج کر مہتمم کوہ نور سے منگائیے:

**تفصیل مفاد**

اول — بیان خرید و فروخت
دوسرے — بیان محنت اور اختلاف شرح مزدوری
تیسرے — بیان غریب اور متموّل کا
چوتھے — بیان روپے سے روپیہ کمانے کا اور گلوں کے فائدے کا
پانچویں — بیان قحط سالی اور اناج کی گرانی کا
چھٹے — بیان سرکاری محاصل کے توڑنے کا سبب اور طریق بُری سلطنت کا
ساتویں — بیان کرایہ اور محاصل اور قیمت زمین کا
آٹھویں — بیان تجارت کا

(کوہ نور جلد ۴ نمبر ۵۱، مورخہ ۲۰ دسمبر ۶۱۸۵۳ ص ۸۴۷)

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | اردو جنتریاں | ۱۸۵۳ء | ۱۵۰۰ | ۸ | ۰ | ۱۱۸۷ |
| ۴ | پترہ | ہندی جنتری | ۵۰۲ | ۵ | ۰ | ۴۰ |
| ۵ | | پنجابی جنتری | ۱۰۲ | ۴ | ۰ | ۱۰۲ |
| ۶ | تنبیہ الغافلین | پنجاب میں دختر کشی کی جو رسم ہے اس کے خلاف بے حد مفید رسالہ | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | مفت |
| ۷ | کنتر کُوش | پنجاب میں دختر کشی کی جو رسم ہے اس کے خلاف بے حد مفید رسالہ | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | مفت |
| ۸ | دستور العمل داروغہ | اردو میں | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۶ |
| ۹ | مسودہ قانون مال پنجاب | مانٹ گمری کی کتاب کا اردو ترجمہ | ۱۰۰ | ؟ | | ۱۰۰ |
| ۱۰ | ۰ | تنخواہیں تقسیم کرنے کا نقشہ۔ اردو میں | ۳۰۱ | ۸ | ۰ | ۲۷ |
| ۱۱ | جنتری | ۰ | ۱۰۲۹ | ۴ | ۰ | ۱۰۲۶ |
| ۱۲ | دستور العمل باربرداری | | ۱۵۹ | ۸ | ۰ | ۱۵۱ |
| ۱۳ | رسالہ تنبّہُ | مسلمانوں کی ہدایت کے لیے ایک عربی رسالہ | ۲۰۱ | ۳ | ۰ | ۵۴ |
| ۱۴ | دستور العمل | ریکارڈ آفسوں کو ترتیب دینے کی ہدایات | ۲۰۰ | ۳ | ۰ | ۰ |
| ۱۵ | [۱] | پنجاب میں چائے کی کاشت سے متعلق ایک اردو رسالہ | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۱۶ | [۲] | پنجاب میں چائے کی کاشت سے متعلق ایک اور رسالہ | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۰۰ |

[۱] رپورٹ میں رسالے کا نام درج نہیں ہے

[۲] رپورٹ میں رسالے کا نام درج نہیں ہے

# مطبع دریاے نور

## (لاہور)

۱۸۵۱ء

اس سال مطبع دریاے نور نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | زرادی | فارسی میں عربی قواعد۔ مع حواشی ازشہسوارالدین | ۲۹۲ | ۶ | ۰ | ۱۶۲ |
| ۲ | فارسی نامہ | نظم میں فارسی فرہنگ | ۲۹۲ | ۵ | ۰ | ۱۷۰ |
| ۳ | صرفِ ... | فارسی میں عربی قواعد | ۲۹۲ | ۵ | ۰ | ۱۶۵ |
| ۴ | قانون دیوانی | پنڈت من پھول نے بورڈ آف ریونیو کے حکم سے اردو میں ترجمہ کیا | ۱۰۴ | ۴ | ۱ | ۷۸ |
| ۵ | کریما | . | ۱۴۶ | ۴ | ۰ | ۱۱۸ |
| ۶ | الوانِ نعمت | کھانوں کے متعلق فارسی کتاب | ۱۰۴ | ۸ | ۲ | ۹ |
| ۷ | جنتری | فارسی ۱۸۵۲ء | ۱۳۵ | ۲ | ۰ | ۱۲۹ |
| ۸ | پترہ | ہندی جنتری | ۱۹۱ | ۶ | ۰ | ۵۴ |
| ۹ | جنتری | گورمکھی جنتری | ۵۰ | ۴ | ۰ | ۲۰ |
| ۱۰ | وشنو سہسر نام | سنسکرت میں پوجا کی کتاب | ۵۰ | ۴ | ۰ | ۷ |

۱۸۵۲ء

مطبع بند ہوگیا۔

# مطبع لاہور گزٹ

## ( لاہور )

۱۸۵۳ء

مطبع لاہور گزٹ نے اس سال حسبِ ذیل کتابیں چھاپی ہیں :

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کُومُودِی | سنسکرت قواعد | ۲۲۰ | ۰ | ۱ | ۲۰۸ |
| ۲ | وَستُوسَرنی | سنسکرت میں نجوم کی کتاب | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰ |
| ۳ | مَہُورت چِنتَامَن | سنسکرت میں نجوم کی کتاب | ۱۰۰ | ۸ | ۰ | ۲۰ |
| ۴ | پترہ | ہندی جنتری | ۱۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۰ |
| ۵ | جنتری | اردو | ۲۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۰ |

۱۸۵۴ء

مطبع نے تفصیلات فراہم نہیں کیں۔

---

مطبع لاہور گزٹ کے مالک بابو تیبج چندر تھے۔ مطبع کے "کارکنوں کو چھ سات مہینے تنخواہ نہ ملی، تو انھوں نے ہڑتال کر دی۔ یہ ۱۸۵۶ء کا ذکر ہے، اور یہ لاہور میں کارکنوں کی پہلی ہڑتال تھی۔"

(نقوش، لاہور نمبر، فروری ۱۹۶۲ء، ص ۸۴۳)

# مطبع نورٌ علیٰ نور

(لدھیانہ)

۱۸۵۱ء

یہ مطبع اسی سال قائم ہوا ہے۔ مطبع نے حسب ذیل کتابیں بھی چھاپی ہیں:

| شمارہ | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سیپارہ عم اور بغدادی قاعدہ | . | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۵ |
| ۲ | ہفت ضابطہ | فارسی خطوط نویسی | ۳۵۰ | ۲ | ۰ | ۱۴۲ |
| ۳ | نجات المومنین | پنجابی میں | ۲۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۲۵ |
| ۴ | دستور الصبیان | فارسی خطوط نویسی | ۴۰۰ | ۴ | ۰ | ۱۷۲ |
| ۵ | مثنوی ناصر علی | زیر طبع | | | | |
| ۶ | لیلاوتی | حساب و پیمایش کی ہندی کتاب | ۳۵۰ | ۱ | ۰ | ۳۲۰ |

۱۸۵۲ء

اپنے اجرا کے پانچ مہینے بعد یہ مطبع قدرتی موت مر گیا۔

# مطبع جامِ جمشید

## ( میرٹھ )

۱۸۴۸ء

مطبع کارگزار معلوم ہوتا ہے[۱]۔ جو کتابیں شایع ہونے والی ہیں، ان کے اشتہاروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ مطبع کے پاس کام کی کثرت ہے۔

۱۸۴۹ء

اس سال مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قوانین دیوانی | مارش مین کی انگریزی کتاب GUIDE TO THE CIVIL LAW کا اردو ترجمہ | ۱۰۰ | ۰ | ۱۰ | ۷۶ |
| ۲ | دہ مخزن | مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ | ۳۰۰ | ۸ | ۲ | ۱۸۴ |
| ۳ | کثیر الافادہ | اس کا دوسرا نام ہے "خلاصہ احکامِ فوجداری" مجسٹریٹ سہارن پور کی عدالت کے نائب سررشتہ دار منشی غلام نبی نے اس کتاب میں فوجداری کے قوانین کا اردو میں ترجمہ کیا ہے، جو آگرہ گورنمنٹ گزٹ کی اشاعت کے وقت سے ۱۸۴۸ء تک شایع ہوتے رہے ہیں | ۴۰۰ | ۰ | ۳ | ۳۷۴ |

---

[۱] یہ مطبع ۱۸۴۷ء میں قایم ہوا تھا اور بابو رشب چندر اس کے بانی و مالک تھے۔

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت | | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | معدن الفیض | ریاضی، جبر و مقابلہ اور پیمائش کے متعلق شیو پرشاد کی فارسی کتاب جس میں دیسی اور انگریزی دونوں اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ افسران محکمۂ مال کے لیے یہ کتاب بے حد مفید ثابت ہوگی۔ | | | | |
| ۵ | تقویم | ۱۸۳۷ء تا ۱۸۴۸ء | ۱۰۰ | ۰ | ۱ | ۵۲ |
| ۶ | تقویم | ۱۸۴۹ء | ۷۰۰ | ۴ | ۰ | ۶۴۰ |
| ۷ | تقویم | ۱۸۵۰ء | ۵۰۰ | ۴ | ۰ | ۴۸ |
| ۸ | نقشہ ضلع میرٹھ | | ۵۰ | ۴ | ۱ | ۱۲ |

۱۸۵۰ء

شب چندر نے مطبع سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اب رام شنکر اس کو چلا رہے ہیں۔ مطبع نے اس سال مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مثنوی میر حسن | | ۲۴۶ | ۸ | ۱ | ۳۳ |
| ۲ | پوتھی آدت ہردے | | ۵۴۵ | ۳ | ۰ | ۸۶ |
| ۳ | تقویم | ۱۸۵۰ء | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۲۵۱ |
| ۴ | تقویم | ۱۸۵۱ء | ۴۹۰ | ۴ | ۰ | ۱۴۸ |
| ۵ | نقشہ پنجاب | | ۱۲۰ | ۸ | ۱ | ۶۰ |

۱۸۵۱ء

مطبع بند ہو گیا

۱۸۵۲ء

مطبع نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔

۱۸۵۳ء

مطبع پھر بند ہو گیا۔

# مطبع قادری

(میرٹھ)

۱۸۴۹ء

اس سال مطبع نے حسبِ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تفسیر یوسف | سورۂ یوسف کا ترجمہ [اور تفسیر؟] | ۳۰۰ | ۸ | ۱ | ۳۰۰ |
| ۲ | ہدایت المعلمین | بچھرایوں کے محمد نور اللہ خاں کی فارسی کتاب جو معلمین کی رہنمائی کے لیے لکھی گئی ہے | ۳۰۰ | ۶ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | گلدستۂ فراست | گھوڑوں کے متعلق میر علی بخش کی فارسی کتاب | ۵۰ | ۳ | ۰ | ۲۲ |
| ۴ | مفرح القلوب | فارسی کی طبی کتاب | ۲۰۰ | ۰ | ۴ | ۲۰۰ |
| ۵ | کلید دانش | سوال و جواب کی شکل میں اخلاق و آداب کے متعلق اشرف علی خاں کی فارسی کتاب | ۴۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۰ |
| ۶ | جنتری | ۱۸۵۰ء | ۳۰۰ | ۲ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۷ | مراۃ المخلوقات | تاریخ عالم پر ایک فارسی کتاب | ۲۰۰ | ۰ | ۱ | ۵ |

۱۸۵۰ء

زیرِ تبصرہ سال میں مطبع نے مندرجہ ذیل دس کتابیں چھاپی ہیں:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | بحر الحقیقت | منظوم قصے | ۳۵۰ | ۸ | ۱ | ۱۶۰ |
| ۲ | جنتری سود | سود کا حساب لگانے کا نقشہ | ۴۰۰ | ۶ | ۰ | ۲۷ |
| ۳ | کریما | ، | ۴۰۰ | ۲ | ۰ | ۲۷ |
| ۴ | نامۂ حق | فارسی نظم کی ایک اسلامی کتاب | ۴۰۰ | ۳ | ۰ | ۲۸ |

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | خالق باری | امیر خسرو | ۴۰۰ | ۳ | ۰ | ۲۹ |
| ۶ | سیپارۂ الم | | ۴۰۰ | ۲½ | ۰ | ۱۴ |
| ۷ | سیپارۂ عم | | ۴۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۷ |
| ۸ | محمود نامہ | مختصر فارسی عشقیہ نظم، از محمود غزنوی [؟] | ۱۴۰۰ | ۲ | ۰ | ۱۷ |
| ۹ | انشاے فایق | فارسی رقعات | ۴۰۰ | ۵ | ۰ | ۲۳ |
| ۱۰ | انشاے دل کشا | فارسی رقعات | ۴۰۰ | ۴ | ۰ | ۴ |

۱۸۵۱ء

اس سال مطبع نے صرف ایک کتاب چھاپی ہے:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری | ۱۸۵۱ء | ۳۰۰ | ۴ | ۰ | ۵۵ |

۱۸۵۲ء

اس سال بھی مطبع نے صرف ایک ہی کتاب چھاپی:

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری | ۱۸۵۲ء | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

---

[۱] ۱۸۱۹ء کی رپورٹ کے مطابق یہ مطبع ۱۸۴۹ء میں قایم ہوا تھا۔ مولف اختر شاہنشاہی نے اس مطبع کا ذکر نہیں کیا ہے۔

# مطبع جامِ جہاں نما

## (میرٹھ)

۱۸۵۱ء

مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں :

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پوتھی مُوہی مَن | | ۵۰۰ | ۱ | ۰ | ۴۵۷ |
| ۲ | گنگاہری | سنسکرت میں گنگا پوجا | ۲۵۰ | ۱½ | ۰ | ۱۷۵ |
| ۳ | جنتری | ۱۸۵۲ء | ۲۵۰ | ۴ | ۰ | ۲۴۶ |

۱۸۵۲ء

مطبع جام جہاں نما نے اس سال جو کتابیں چھاپی ہیں ان کی فہرست یہ ہے :

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری | ۱۸۵۲ء | ۲۵۰ | ۰ | ۰ | ۲۰۰ |
| ۲ | پنج رش اور گیتا | سنسکرت کی کتاب، دوسرا اڈیشن | ۲۵۶ | ۰ | ۰ | ۶۶ |
| ۳ | وشنو سہسر نام | سنسکرت کی کتاب، دوسرا اڈیشن | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۱۵۱ |
| ۴ | گنگالہری | سنسکرت کی کتاب، دوسرا اڈیشن | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۱۸۹ |
| ۵ | کرشن کا بال پن | نظیر کی اردو نظم | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۷۳ |
| ۶ | بنجارہ | نظیر کی اردو نظم | ۲۰۰ | ۰ | ۰ | ۶۷ |
| ۷ | گیان چوسر | چوسر کھیلنے کا تختہ | ۴۰۰ | ۰ | ۰ | ۳۲۰ |
| ۸ | جان پہچان (فارسی) | خالق باری کے طرز کی کتاب | ۴۰۲ | ۰ | ۰ | ۳۰ |
| ۹ | شگھر بودھ | نجوم کی ایک سنسکرت کتاب کا ہندی ترجمہ | ۲۵۰ | ۰ | ۰ | ۲۱ |
| ۱۰ | ہفت ضابطہ | فارسی خطوط نویسی | ۱۲۵ | ۰ | ۰ | ۲۷ |

| شمار | نام کتاب | تفصیلات | تعداد | قیمت آنے | قیمت روپے | فروخت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | جنتری | سنہ ۱۸۵۳ء | ۲۲۱ | ۰ | ۰ | ۲۰۷ |
| **۱۸۵۳ء** | | | | | | |
| ۱ | پوتھی بھگت مل | ہندو رشیوں کا حال فارسی میں | ۱۵۰ | ۰ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۲ | ؎ | صدر دیوانی عدالت کے فیصلوں کا اردو میں خلاصہ ۱۸۴۶-۱۸۵۱ء تک | ۲۵۰ | ۰ | ۰ | ۱۰۰ |
| ۳ | جنتری | ۱۸۵۴ء | ۳۰۰ | ۰ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۴ | گنگا لہری | | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۳۰۰ |
| ۵ | وشنو سہسر نام | | ۵۰۰ | ۰ | ۰ | ۲۰۰ |

؎ رپورٹ میں کتاب کا نام درج نہیں ہے۔

# ضمیمه

# آگرہ

## مطبع آفتاب عالم تاب

ایک اخبار آفتاب عالم تاب اور اس کا ہندی حصہ سورج پرکاش کے نام سے مطبع آفتاب عالم تاب سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے[1]۔ بغاوت کے دنوں میں اس مطبع کا کاروبار بند ہوگیا تھا۔ اپریل ۱۸۵۸ء سے مطبع نے ازسرِنو کام شروع کیا ہے۔ ان دونوں اخباروں کی اشاعت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

---

[1] گارساں دی تاسی نے ۱۸۶۱ء کے خطبے میں ان دونوں اخباروں کا ذکر حسبِ ذیل الفاظ میں کیا تھا:

"آفتاب عالم تاب — یہ اردو کا اخبار ہے۔ اس کے مضامین ہندی رسم خط میں سورج پرکاش کے نام سے شایع ہوتے ہیں۔ ایک ہندو، جن کا نام گنیش لال ہے، اس کی ادارت کرتے ہیں۔"

(خطبات، ص ۳۰۶)

آفتاب عالم تاب میں بہادر شاہ کے حالات بھی بالاقساط شایع ہوتے تھے۔ اسی چیز نے حکیم احسن اللہ خاں کو اس کی خریداری پر ملتفت کیا تھا۔ مرزا غالب ایک خط میں ہرگوپال تفتہ کو لکھتے ہیں:

"میرزا تفتہ سنو! ان دنوں میں میرے محسن حکیم احسن اللہ خاں آفتاب عالم تاب کے خریدار ہوئے ہیں، اور میں نے بموجب اون کے کہنے کے برادر دینی مولانا [حاتم علی] مہر کو لکھا ہے۔ حضرت نے لا و نعم جواب میں نہیں لکھا۔ تم اون سے کہو کہ وہ ستمبر سنہ ۱۸۵۸ء سے خریدار ہیں۔ آج ۱۶ ستمبر کی ہے۔ دو نمبر [نمبر] اخبار کے حکیم صاحب کے نام کا سرنامہ، خان چند کے کوچے کا پتا لکھ کر روانا کریں۔ آئندہ ہفتہ بہفتہ بھیجے جائیں۔ اخبار مذکور میں ایک صفحہ ڈیڑھ صفحہ بادشاہ دہلی کے اخبار کا ہوتا ہے۔ جس دن سے وہ اخبار شروع ہوا ہے، اوس دن سے صرف اخبار شاہی کا صفحہ نقل کرا کے ارسال کریں۔ کاتب کی اجرت اور کاغذ کی قیمت یہاں سے بھیج دی جائے گی۔"

(خطوط غالب، مرتبہ مہیش پرشاد، ص ۵۰)

| خریدار | آفتاب عالم تاب | سورج پرکاش |
|---|---|---|
| گورنمنٹ | ۵۱ | ۰ |
| یورپین | ۲۴ | ۴ |
| مسلمان | ۸۱ | ۵ |
| ہندو | ۱۷۵ | ۴۰ |
| کل | ۳۳۱ | ۴۹ |

آفتاب عالم تاب اور سورج پرکاش کی ماہانہ آمدنی و خرچ یہ ہے:

| اخبار | آمدنی | خرچ |
|---|---|---|
| آفتاب عالم تاب | ۳۳۱ روپے | ۳۳۰ روپے |
| سورج پرکاش | ۴۹ روپے | ۳۵ روپے |
| کل | ۳۸۰ روپے | ۳۶۵ روپے |

اڈیٹر شاکی ہے کہ مطبع کے جدید انتظامات نیز سابقہ بقائے کی عدم ادائیگی اور دیگر وجوہ کی بنا پر مطبع کو اخباروں سے نفع نہیں ہو رہا ہے۔ لیکن ان دونوں اخباروں کی اشاعت کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی اڈیٹر کے بیان کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس سال مطبع نے حسب ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت: آنے | قیمت: روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جنتری پیمایش | ۰ | ۵۰۰ | ۳ | ۰ |
| ۲ | تصریح القوانین فوج داری[۱] | ۰ | ۲۵۰ | ۸ | ۰ |
| ۳ | نوبہار عشق | ایک عشقیہ قصہ | ۲۰۰ | ۲ | ۱ |
| ۴ | جنتری | بابت ۱۸۵۸ء | ۱۰۰ | ۴ | ۰ |
| ۵ | طریقۂ امتحان | دفتری امتحانات کا رہنما | ۱۰۰۰ | ۸ | سیکڑہ |
| ۶ | جبر و مقالہ | ، | ۵۰۰ | ۸ | ۰ |

[۱] رپورٹ میں "تصویر القوانین فوج داری" درج ہے، لیکن غالباً یہ "تصریح القوانین فوج داری" ہے۔

# مطبع مفیدِ خلایق

مطبع مفید خلایق سے ایک اردو اخبار مفید خلایق اور اس کا ہندی حصہ ستیہ پرکاش کے نام سے ہفتے وار شایع ہوتے ہیں[1]۔ یہ مطبع پہلے مدرسہ آگرہ ہی کے احاطہ میں تھا۔ ۱۸۵۷ء کے فسادات کی وجہ سے اس کا کام بند ہو گیا تھا۔ اب اس کو مدرسہ کے حدود کے باہر ایک دوسری عمارت میں منتقل کیا گیا ہے۔ جہاں اس نے نئے سرے سے کام شروع کیا ہے۔

مفید خلایق اور ستیہ پرکاش کے خریداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

| گورنمنٹ | یورپین | مسلمان | ہندو | تبادلہ | کل |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| ۴۰۰ | ۱۳۹ | ۳۰ | ۱۱۵ | ۲۴ | ۷۰۸ |

اخبار کی آمدنی ۲۱۳ روپے ماہوار اور خرچ ۱۰۸ روپے ماہانہ ہے۔ محکمۂ تعلیم سے تعلق رکھنے والوں سے اخبار کی نصف قیمت لی جاتی ہے۔ اپریل ۱۸۵۷ء میں اس کی اشاعت صرف ۲۰۰ تھی۔

---

[1] مولف اختر شاہنشاہی کے بیان کے مطابق دسمبر ۱۸۵۶ء میں مفید خلایق کا اجرا ہوا تھا۔ اس کے "مالک منشی شیو نراین" آرام تھے، جو گورنمنٹ گزٹ صوبہ شمالی و مغربی کے مہتمم بھی تھے۔

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۳۴)

گارساں دی تاسی کے بیان کے مطابق مفید خلایق اخبار نہیں بلکہ رسالہ تھا:

"ایک رسالہ مفید خلایق کے نام سے شایع ہو رہا ہے۔ اس کے مدیر شیو نراین ہیں، جو دہلی کالج (آگرہ کالج؟) کے قدیم طالب علم ہیں۔ شورشِ عظیم سے پہلے یہ اسی کالج میں پروفیسر کی خدمات بھی انجام دے چکے ہیں۔ انھوں نے انگریزی سے کئی ایک اردو میں ترجمے بھی کیے ہیں"

(خطبات ص ۲۷۵)

گارساں دی تاسی نے آگے چل کر ایک دوسرے خطبے میں بتلایا تھا کہ:

"مفید خلایق ابھی چل رہا ہے۔ اس کے مدیر شیو نراین جی کا شمار اردو کے اچھے لکھنے والوں میں ہے۔ اب یہ کرتے ہیں کہ اردو کے پہلو بہ پہلو ہندی زبان کے مضمون بھی شایع کرتے ہیں ...."

(خطبات ص ۳۰۶)

مطبع مفید خلایق نے اس سال حسبِ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | آنے | روپے |
| ۱ | دستنبو[1] | ۱۸۵۷-۵۸ء کی دہلی کے حالات | ۵۰۰ | ۸ | ۰ |
| ۲ | قاصدان شاہی[2] | بادشاہ سے متعلق لطیفے اور قصے | ۵۰۰ | ۴ | ۱ |
| ۳ | واسوخت ہاشمینی (؟)[3] | ۰ | ۱۰۰ | ۲ | ۰ |
| ۴ | دیوان نگارین | ۰ | ۱۰۰ | ۵ | ۰ |
| ۵ | خالق باری | ۰ | ۵۰۰ | ۳ | ۰ |
| ۶ | برق سوزاں | ۰ | ۲۰۰ | ۳ | ۰ |
| ۷ | پترہ | ہندی جنتری | ۲۰۰ | ۳ | ۰ |

[1] یہ مرزا غالب کی تالیف ہے، منشی ہرگوپال تفتہ کو لکھتے ہیں:

"میں نے آغاز یازدہم مئی سنہ ۱۸۵۷ء سے سی و یکم جولائی سنہ ۱۸۵۸ء تک روداد شہر اور اپنی سرگزشت یعنی پندرہ مہینے کا حال نثر میں لکھا ہے، اور التزام اس کا کیا ہے کہ دساتیر کی عبارت یعنی پارسی قدیم لکھی جائے، اور کوئی لفظ عربی نہ آئے، جو نظم اس میں درج ہے، وہ بھی بے آمیزش لفظ عربی ہے۔ ہاں! اشخاص کے نام نہیں بدلے جاتے، وہ عربی، انگریزی، ہندی جو ہیں، وہ لکھ دیے ہیں.... یہاں کوئی مطبع نہیں ہے۔ سنتا ہوں کہ ایک ہے مگر اوس میں کاپی نگار خوش نویس نہیں ہے۔ اگر آگرے میں اس کا چھاپا ہو سکے تو مجھ کو اطلاع دو....."

(خطوط غالب، ص ۴۰)

[2] یہ تالیف تھی، غالباً، منشی شیو نراین آرام کی۔ مرزا غالب نے اس پر نظر ثانی بھی کی تھی۔ شیو نراین آرام ہی کو ایک خط میں مرزا غالب لکھتے ہیں:

"قاصدان شاہی میں نے دیکھا۔ اصلاح کے باب میں سوچا کہ اگر سب فقروں کو مقفیٰ اور عبارت کو رنگین بنانے کا قصد کروں تو کتاب کی صورت بدل جائے گی، اور شاید تم کو بھی یہ منظور نہ ہو۔ ناچار اس پر قناعت کی کہ جو الفاظ ٹکسال باہر تھے وہ بدل ڈالے۔ مثلاً 'وے' کہ یہ گنوارو بولی ہے، 'وہ' یہ ٹھیٹھ اردو ہے... باقی اور سب مربوط اور خوب اور صاف ہے۔ حاجت اصلاح کی نہیں۔"

(خطوط غالب، ص ۳۸۵)

[3] "HASHMEENEE"

## مطبع نورالابصار

مطبع نورالابصار سے دو ہفتے وار اخبار شایع ہوتے ہیں۔ نورالابصار اردو میں اور بدھی پرکاش ہندی میں[1]۔ گورنمنٹ دونوں اخباروں کی یکساں سرپرستی کرتی ہے۔ ان کی اشاعت کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

| خریدار | نورالابصار | بدھی پرکاش |
|---|---|---|
| گورنمنٹ | ۳۰۰ | ۳۰۰ |
| یورپین | ۵ | ۲ |
| مسلمان | ۲۵ | ۰ |
| ہندو | ۴۳ | ۹ |
| تبادلہ | ۶ | ۰ |
| کل | ۳۷۹ | ۳۱۱ |

فسادات کے دنوں میں اس مطبع سے دو ضمیمے بھی [اردو اور ہندی میں؟] شایع کیے جاتے تھے، جن کی سرکاری افسروں میں خاص طور سے کھپت ہوتی تھی۔ ان کی اشاعت سات سو اور دو سو بالترتیب تھی۔ اب ان ضمیموں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

اپریل ۱۸۵۸ء میں نورالابصار کی اشاعت ۴۷۰ تھی اور بدھی پرکاش کی اشاعت ۴۸۰۔ اس تعداد میں گورنمنٹ کی خریداری بھی شامل ہے۔ اس سال مطبع نورالابصار نے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت آنے | قیمت روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ ہند | مسلمانوں کے زمانے سے لے کر برطانوی عہد تک کی تاریخ جو محکمۂ تعلیم کے حکم سے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے | ۵۰۰ | ۶ | ۰ |
| ۲ | انتباہ المدرسین | سرکاری مدارس کے استادوں کے لیے ایک نوع کا رہنما، یہ کتاب بھی ڈائرکٹر تعلیمات کے حکم سے اردو میں ترجمہ کی گئی | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ |

[1] ان دونوں اخباروں کا اجرا

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت آنے | قیمت روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | تذکرۃ المشائخ[۵۱] | نوشیرواں، اورنگ زیب اور دوسرے نامور بادشاہوں کے حالات محکمۂ تعلیم ہی کے حکم سے اس کتاب کا بھی انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ | ۵۰۰ | ۴ | ۰ |
| ۴ | قصۂ سورج پور[۵۲] | ہندستانی دیہاتی زندگی کا ایک قصہ، جو محکمۂ تعلیم ہی کے حکم سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ | ۲۰۰۰ | ۱ | ۰ |
| ۵ | سورج پور کی کہانی | متذکرہ بالا کتاب کا ہندی ترجمہ | ۱۰۰۰ | ۱½ | ۰ |
| ۶ | قصیدہ فتح دہلی[۵۳] | ۱۸۵۷ء کے محاصرۂ دہلی کا بیان اور فتح دہلی کی تہنیت کا قصیدہ | ۵۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۷ | حقیقت اظہار[۵۴] | ایک مسلمان نے اس رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ ۱۸۵۷ء کے نام نہاد جہاد کی قرآن و حدیث سے تائید نہیں ہوتی | ۷۰۰ | ۲½ | ۰ |

---

۵۱ یہ تذکرۃ المشائخ کا غالباً دوسرا اڈیشن تھا۔ کیوں کہ گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۶ء کے خطبے میں اس کتاب کا ذکر کرتے ہوے کہا تھا کہ:

"تذکرۃ المشائخ کے مصنف سدا سکھ لال ہیں۔ یہ کتاب سوانح سے تعلق رکھتی ہے، اور انگریزی سے ترجمہ کی گئی ہے۔"

(خطبات، ص ۲۰۷)

۵۲ اس کتاب کے بھی متعدد اڈیشن شایع ہوے تھے۔ گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء کے خطبوں میں اس "اخلاقی قصے" کا ذکر کیا تھا۔

(خطبات، ص ۱۷۵ و ۲۰۷)

۵۳ "ایک ہندستانی نظم بھی انگریزوں کی فتح دہلی کے متعلق لکھی گئی ہے، جو 'فتح دہلی' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ راحت کی مصنفہ ہے، جن کی اور بھی تصنیفات ہیں۔"

(خطبات، ص ۲۵۱)

۵۴ "یہ رسالہ ایک مسلمان کا لکھا ہوا ہے، جو آگرے میں 'حقیقت اظہار' کے نام سے شایع ہوا ہے۔ یعنی یہ کہ گزشتہ بغاوت کے مدنظر جہاد و فساد میں کیا فرق ہے۔"

(خطبات، ص ۲۵۱)

# مطبع اسعد اللہ خاں

اس مطبع نے حسب ذیل کتابیں شایع کی ہیں:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت آنے | قیمت روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | خرد افروز | برائے محکمۂ تعلیم | ۱۰۰۰۰ | ۴ | ۰ |
| ۲ | دھرم سنگھ کا قصہ | برائے محکمۂ تعلیم | ۱۰۰۰۰ | ۱ | ۰ |
| ۳ | تشریح الحروف | برائے محکمۂ تعلیم | ۵۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۴ | حالات دہی | برائے محکمۂ تعلیم | ۲۰۰۰ | ۸ | ۰ |
| ۵ | صفوۃ المصادر | برائے محکمۂ تعلیم | ۳۰۰۰ | ۲ | ۰ |
| ۶ | سرجری [جراحی] | برائے محکمۂ تعلیم | ۵۰ | ۰ | ۰ |
| ۷ | کیمیا | برائے محکمۂ تعلیم | ۱۰۰ | ۰ | ۰ |
| ۸ | DICKSONS PLATES | برائے محکمۂ تعلیم | ۳۰۰۰ | ۰ | ۰ |
| ۹ | مشقیں [پریکٹس] اردو میں | برائے محکمۂ تعلیم | ۵۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۰ | سیر طفلاں | محکمۂ تعلیم کی سرپرستی میں بچوں کے لیے چھاپی گئی | ۵۰۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۱ | نار پیدائش | بچوں کی کتاب | ۵۰۰ | ۰ | ۰ |

آگرے میں اس وقت جو چھاپے خانے چل رہے ہیں، ان کے علاوہ پانچ اور چھاپے خانے، ۱۸۵۷ء کے اوائل میں یہاں موجود تھے، جو فسادات کے دنوں میں بند ہو گئے۔ ان میں سے چار چھاپے خانوں سے اخبارات بھی نکلتے تھے — اخبار النواح، مطلع الانوار، زبدۃ الاخبار اور اخبار حسینی[۱]۔ ایک اخبار اسعد الاخبار بھی اسی نام کے مطبع سے شایع ہوتا تھا۔ مطبع نے طباعت کا سلسلہ تو دوبارہ شروع کر دیا ہے، لیکن اخبار کی تجدید نہیں کی گئی ہے۔ یہ مسلمانوں کا اخبار تھا۔ ۱۸۵۷ء میں یکایک جب وہ بند ہوا، تو اس وقت اس کی مالی حالت بھی اچھی نہیں تھی، اور خریداروں کی تعداد سو سے گر کر صرف پچاس رہ گئی تھی۔

---

[۱] مولف اختر شاہنشاہی کے بیان کے مطابق مطبع حسینی کا اجرا ۱۸۵۶ء میں ہوا تھا:

"حسینی، آگرہ، محلہ کٹرہ حاجی حسن علی مرحوم، مالک حسین علی، اجرای ۱۸۵۶ء"

(اختر شاہنشاہی، ص ۱۰۱)

## متھرا

گوشواروں کے مطابق اس آباد شہر میں، جو ہندوؤں کے لیے حد درجہ متبرک ہے، صرف ایک مطبع تھا، جو فسادات کے زمانے میں بند ہو گیا۔ اس مطبع سے دو اخبار بھی شایع ہوتے تھے — متھرا اخبار اور گنجینۂ امرار۔ ان کی اشاعت ۱۹۰، اور ۸۰ بالترتیب تھی۔ اول الذکر خبروں کا معمولی اخبار تھا، اور موخر الذکر نسبتاً بہتر قسم کا تھا، جس میں قصّے اور کہانیوں کے علاوہ علمی و ادبی مضامین بھی شایع ہوتے تھے۔

## اٹاوہ

اپریل ۱۸۵۷ء میں یہاں ایک مطبع تھا۔ فسادات ختم ہونے کے بعد اس کے دوبارہ اجرا کی خبر اب تک نہیں ملی ہے۔ یہ مطبع قرب و جوار کے دیہاتی مدارس کی درسی ضروریات کی کتابیں ہی غالباً چھاپتا تھا۔

## میرٹھ

اس وقت میرٹھ سے صرف ایک اخبار جام جہاں نما، اسی نام کے مطبع سے شایع ہوتا ہے۔ فسادات کے دنوں میں سرکاری اعلانات و اشتہارات چھاپ کر مالکان مطبع مقامی حکومت کے لیے بے حد کارآمد ثابت ہوئے تھے۔

فسادات جب شروع ہوئے تو اس وقت سات اور چھاپے خانے یہاں موجود تھے، ان میں سے کسی نے بھی اب تک دوبارہ کام شروع نہیں کیا ہے۔ ان میں سے تین چھاپے خانوں سے اخبارات بھی شایع ہوتے تھے۔

## بریلی

فسادات شروع ہونے سے قبل بریلی سے صرف ایک اخبار عمدۃ الاخبار کے نام سے شایع ہوتا تھا۔ ہمارے افسروں کے شہر چھوڑنے کے بعد بھی اس کی اشاعت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا، بلکہ باغی دربار کی سرپرستی میں فتح الاخبار کا شاندار نام دے کر اس کو خان بہادر خاں کی حکومت کا سرکاری گزٹ بنا دیا گیا۔ شہر پر جب ہمارا دوبارہ قبضہ ہوا تو مطبع کو ضبط کر کے[۱] اخبار بند کر دیا گیا۔ اس کی جگہ پُر کرنے کے لیے اب تک کسی دوسرے اخبار کا اجرا نہیں ہوا ہے۔

---

[۱] یہ قصّہ مطبع مدرسہ بریلی کا ہے۔ باغیوں نے خان بہادر خاں کے نام پر اس مطبع کا نام بھی مطبع بہادری رکھا تھا۔ اس مطبع کا چھپا ہوا ایک اشتہار نیشنل آرکائیوز میں محفوظ ہے۔

## بدایوں

یہاں بھی ایک دیسی اخبار — حبیب الاخبار، باغیوں کا پُرجوش حامی تھا۔ امن وامان قائم ہونے کے بعد، اڈیٹر کی سزا اور مطبع کی ضبطی کے ساتھ اس اخبار کا بُرا بھلا جو اثر و رسوخ تھا، ختم ہوگیا۔
روہیل کھنڈ کے باقی وسیع خطّے کے متعلق گوشوارے بالکل خاموش ہیں۔

## کان پور

فسادات شروع ہونے کے وقت یہاں صرف ایک مطبع (نظامی ومصطفائی مشترک) تھا۔ یہ اب بھی کام کر رہا ہے۔ افراتفری کے زمانے میں عارضی طور پر بند ہونے اور ۱۸۵۷ء کے واقعات کی وجہ سے، جو عام کساد بازاری پیدا ہوئی ہے، اس نے مطبع کے کام کو بھی مدھم کر دیا ہے۔ اس مطبع سے اگرچہ کوئی اخبار شایع نہیں ہوتا تھا، لیکن اس کا کاروبار اعلا پیمانے پر پھیلا تھا، اور پہلے، اس صوبے میں اس مطبع سے زیادہ کتابیں کوئی اور مطبع نہیں چھاپتا تھا۔ اس مطبع کی ۱۸۵۸ء کی مطبوعات کی فہرست درج ذیل ہے:

| شمار | کتاب | تفصیلات | تعداد اشاعت | قیمت آنے | قیمت روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ظہوری | منشیانہ زبان لکھنے کا طریقہ سکھلانے والی کتاب جس میں ابراہیم شاہ کی مدح بھی لکھی گئی ہے جس کے عہد میں یہ تالیف کی گئی تھی۔ | ۱۰۰ | ۱۰ | ۰ |
| ۲ | رفاہ المسلمین | عقائد اسلام کے متعلق سوال وجواب | ۱۰۰ | ۱ | ۰ |
| ۳ | معمولات مظہریہ | مظہر خاں کی فارسی قواعد | ۸۰۰ | ۰ | ۱ |
| ۴ | چہار گلزار | | ۲۰۰۰ | ۶ | ۰ |
| ۵ | دستور الصبیان | | ۲۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۶ | جواہر الترکیب | عروض کی کتاب [منظوم فارسی قواعد] | ۲۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۷ | نافع خریداران | اسلامی اصول تجارت | ۱۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۸ | ۰ | اردو حروف تہجی | ۱۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۹ | ۰ | ناگری کلنڈر (تیرہ) | ۱۰۰۰ | ۲½ | ۰ |
| ۱۰ | انشائے خلیفہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۱۱ | صفوۃ المصادر | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

# الہ آباد

۱۸۵۸ء کے اوایل میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ دیسی — قمرالدین نے حکومت کی سرپرستی میں امین الاخبار کے نام سے ایک اردو اخبار کا اجرا کیا ہے۔ دیسی حلقوں میں خبروں کی اشاعت کا یہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ چناں چہ اس حلقے کے کمشنر نے اس اخبار کے لیے خبریں فراہم کرنی شروع کی ہیں۔

یہ اخبار پہلے سنٹرل جیل پریس میں چھپتا تھا، جس کو حال ہی میں دوبارہ جاری کیا گیا ہے۔ اب اس اخبار کو شہر منتقل کر دیا گیا ہے، اور پابندی سے نکل رہا ہے۔ اڈیٹر کو شکایت ہے کہ ابتدائی انتظامات، غیر متوقع اخراجات، اور دیسی خریداروں کے پابندی سے اخبار کی قیمت ادا نہ کرنے کی وجہ سے یہ تجربہ زیادہ پر منافع ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اگر حکومت نے اخبار کی خریداری سے دست کشی اختیار کر لی تو اخبار بند ہو جائے گا۔ اشاعت کی تفصیل یہ ہے:

| حکومت | یورپین | مسلمان | ہندو | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰۰ | ۵ | ۵ | ۵ | ۶ | ۱۲۱ |

اخبار کی آمدنی ۱۲۱ روپے [۱۱۵ روپے؟] اور خرچ ۸۵ روپے ماہوار ہے۔ آمدنی کی کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس مطبع نے کوئی کتاب بھی نہیں چھاپی ہے۔

# بنارس

پانچ اخبارات اور کم از کم اٹھارہ چھاپے خانے پہلے اس شہر میں تھے۔ اخباروں میں صرف ایک اخبار "بال پتر کا" فسادات کی وجہ سے بند ہو گیا، اور باقی اب بھی جاری ہیں، لیکن ان کی تفصیلات مالکان اخبار نے فراہم نہیں کیں۔

جن مطابع سے اخبار جاری کیے جاتے ہیں ان کی تعداد بارہ ہے۔

# غازی پور

اب یہاں کوئی مطبع نہیں ہے۔ پہلے بھی ایک ہی مطبع تھا، جو ایک یورپین کے زیر اہتمام کام کر رہا تھا۔ یہ فسادات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔

## مرزا پور

ایک مشنری پادری جے، شیرنگ کی نگرانی میں خیرخواہِ ہند آرفن پریس سے شایع ہوتا ہے[1]۔ فسادات سے پہلے یہاں صرف ایک ہی مطبع تھا، جو بند ہو گیا، اور اب تک اس کی تجدید نہیں کی گئی ہے۔

## جون پور

فسادات شروع ہونے کے وقت یہاں دو مطبع تھے۔ ان میں سے صرف ایک فسادات کا متحمل ہو سکا ہے اور اب تک باقی ہے[2]۔

---

[1] گارساں دی تاسی نے ۱۸۵۹ء کے خطبے میں خیرخواہ ہند کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر کیا تھا:

"بہت سے ہندستانی رسالے جن کے متعلق میں اس سے قبل بیان کر چکا ہوں، سنہ ۱۸۵۷ء میں بغاوت کے رونما ہونے پر ناپید ہو گئے۔ رسالہ خیرخواہ ہند جو مرزا پور سے سنہ ۱۸۳۷ء سے فارسی و لاطینی حروف میں شایع ہوتا تھا، بند ہو گیا۔ یہ رسالہ لندن کی مشنری سوسائٹی کے پادری ماتھر کے زیر ادارت سترہ سال سے جاری تھا۔ یہ صاحب بہت سی مذہبی کتابوں کے مصنّف ہیں، جو ہندستانی میں لکھی گئی ہیں، اور اس بائبل کے مرتب ہیں جو ہندستانی زبان میں رومن رسم خط میں لکھی گئی ہے۔ جس کی تین ہزار کاپیاں لندن میں شایع ہوئی ہیں اور اس کے حاشیے پر اصل انجیل ہے۔ نہ صرف امریکن مشنری سوسائٹی نے اس اخبار کو چلایا، جیسا کہ میں نے اپنے ۱۸۵۳ء کے لکچر میں بیان کیا تھا، بلکہ ہر فرقے کے پراسٹنٹ مشنریوں کے مضامین بھی فراخ دلی سے شایع کیے جاتے تھے۔ اس رسالے کا مقصود تبلیغ مذہب اتنا نہ تھا، جتنا کہ دیسیوں میں علم کی اشاعت۔ ہمیں امید ہے کہ وہ پھر اسی طرح دوبارہ شایع ہونے لگے گا، جس طرح دہلی گزٹ، جس کا مدیر سال بھر کے وقفے کے بعد اس قابل ہو گیا کہ اس نے اپنے برباد شدہ مکان کی از سر نو تعمیر اور مطبع کی تجدید کر لی اور مطبوعات کی اشاعت پہلے سے زیادہ ہو گئی۔"

(خطبات، ص ۲۵۲-۲۵۳)

[2] جون پور کے صرف ایک اخبار — "نسیم جون پور" کا پتا ہم کو چلتا ہے، جس کا اختر شاہنشاہی کے مطابق ۱۸۵۵ء میں اجرا ہوا تھا، اور جو مطبع اسحاقی میں چھپتا تھا۔

(اختر شاہنشاہی، ص ۲۶۹)

# ساگر اور نربدا کا علاقہ

فسادات سے پہلے بھی اس وسیع علاقے میں کسی مطبع یا اخبار کا وجود نہ تھا، اور نہ اب ہے۔ ہاں جبل پور کے صنعتی مدرسہ اور مدرسہ ساگر کے اپنے چھاپے خانے ہیں، لیکن ان کا اہتمام یورپین ہاتھوں میں ہے۔

# اجمیر

خیر خواہ خلایق کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار مطبع مدرسہ (اسکول پریس) سے شایع ہوتا ہے۔ اس کے اڈیٹر تین ہندو ہیں۔ مگر اسکول کے ہڈ ماسٹر مسٹر فنلن اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ اواخر ستمبر ۱۸۵۰ء سے اس کا اجرا ہوا ہے۔ اتنی جلدی مشکل ہی سے اس کی اشاعت بڑھ سکتی ہے (لیکن گوشوارے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے ۳۸۱ خریدار ہیں۔ اردو کے ۱۹۹، اور ہندی کے ۱۸۲) اشاعت کی تفصیل یہ ہے:

| گورنمنٹ | یورپین | مسلمان | ہندو | تبادلہ | کل |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۰۰ | ۲۸ | ۲۵ | ۱۲۰ | ۸ | ۳۸۱ |

آمدنی ۱۶۲ روپے ۱۲ آنے اور خرچ ۹۸ ہے۔

---

لہ گارساں دی تاسی نے خیر خواہ خلایق کے متعلق خاصی اہم معلومات فراہم کی ہیں:

" یہ اس علاقے میں اردو کا پہلا اخبار ہے۔ اس کی ادارت دو حضرات سوہن لال اور اجودھیا پرشاد کر رہے ہیں۔ یہ دونوں اجمیر کالج کے طلباے قدیم ہیں، جہاں انھوں نے انگریزی زبان پر پورا عبور حاصل کیا۔ ان کی اردو زبان میں سادگی اور لطفِ بیان کے ساتھ ساتھ ہندستانیت اور انگریزی اثر دونوں موجود ہیں۔ اس اخبار کا نام خیر خواہ خلایق ہے۔ یہ ہفتے وار شایع ہوتا ہے، اور چھوٹی تقطیع کے آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ روزمرہ کی عام خبروں کے علاوہ، اس میں مختلف عنوانات پر بھی مضامین ہوتے ہیں۔ اس میں ایک مضمون ہندستانیوں کو اسلحے سے محروم کرنے، دوسرا ذات پات کے عام توہمانہ خیالات، اور جبریہ تبدیل مذہب کے متعلق شایع ہو چکے ہیں۔ اس اخبار کے مدیروں کی آزادانہ روش کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ چوں کہ بغاوت کے بعد سے ہندستان میں آزادی باقی نہیں رہی، لہذا حکومت نے اس اخبار کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا۔

(خطبات، ص ۷۵-۲۷۶)

# سراج الاخبار

نمبر ۱۳۶

من ابتدائے یوم چہارشنبہ دوم صفر سنہ ۷ جلوس والا مطابق سنہ ۱۲۶۰ ہجری مطابق بست ویکم فروری سنہ ۱۸۴۴ عیسوی

جلد رابع


## اخبار بارگاہ فلک اشتباہ فروغ خاندان عالیشان گورگانی چراغ دودمان بخدت نشان صاحبقرانی حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی خلد اللہ ملکہٗ

بندگان حضور لامع النور از خواب نوشیں ونوم راحت آگیں بیدار شدہ نماز ادا فرمودند۔ پس بنا بر اکتساب زیارات وتبرکات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رونق پذیر شدند بعد بالائی تخت ہوادار سوار گشتہ از پائیں دیہوری برآمد شدند۔ ممتاز الدولہ غلام علی خاں بہادر واحترام الدولہ حاذق الزماں حکیم محمد احسن اللہ خاں بہادر شرف تسلیم دریافتہ، بہمرکابی ہمایوں اعزاز اندوختہ، و باغ حیات بخش بقدوم میمنت لزوم آب و رنگ تازہ یافت۔ عرایض برخے معماران بنظر انور گذشتند، چوں خلاف ضابطہ بود بپایۂ غضب سلطانی در آمدند۔ یک قطعہ عرضداشت فرزند ارجمند سلطانی معظم الدولہ بہادر در مقدمہ طلب شخصے ساکن علاقہ شاہی بہ نظر اقدس رسید بممتاز الدولہ بہادر را شرف احضار بخشیدند و چیزے ارشاد فرمودند تا بر طبق آں کاربند شود۔ اخیر روز از خاص دیہوری برآمد گردیدہ بصوب زیر جھروکہ رونق افروز شدند و بعد سیر و شکار مراجعت فرمودند فقط

## پنجشنبہ ۳ صفر

سحرگاہاں چوں خورشید خاوری را از خاصی دیہوری برآمد گردیدہ بنورکدہ تشریف شریف ارزانی فرمودند، امرائے دولت شرف احضار یافتند و از آنجا مراجعت فرمودہ رونق شبستاں افزودند۔ ممتاز الدولہ بہادر، واحترام الدولہ بہادر وراجہ دیبی سنگھ بہادر و مونس الدولہ بہادر بتقبیل شدہ رفیعہ ابا ہت اندوختند۔ سہ قطعہ شقہ والا موسومہ فرزند ارجمند سلطانی معظم الدولہ بہادر، یکے بمقدمہ عرض شکار طاؤساں، دویمے در مقدمہ ہرلال مستغیث، سیومے در مقدمہ نرگاو یکہ بعضے سلاطین مرتکب قتل آں ... شدہ اند، مسجل بمہر خاص گردیدہ، حوالہ تاج محمد خاں شدند۔ برائے تقسیم تنخواہ سواران موافق سررشتہ منضبط حال فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ یافت۔ آخر روز از خاص دیہوری برآمد گردیدہ وانسوئے دریائے جمنا تشریف فرما شدہ بشکار افگنی مشغول

مانده، شامگاه مراجعت فرمودند۔

## روز جمعه ۴ صفر

صبحگاهان خورشید جهان افروز از دریچهٔ مشرق سر زده بود که بادشاه عالم نواز، خدیو آفاق از مصلای نماز برخاسته از خاص دیوڑھی برآمده عنان ختگی عزم را بصوب زیر جھروکه معطوف فرمودند۔ ممتاز الدوله غلام علی خان بهادر، و غلام قادر خان بهادر بتقبیل رکاب پرداخته بجلو اقدس ابرو یافتند۔ بندگان اقدس بالای کشتی دریا نورد سوار گشته، آنسوی دریا رونق افزا گردیدند، بصوب شاهدره برای شکار توجه فرمودند و بضرب بندوق برق خروش جانوران صحرای و هوای را صید فرمودند۔ قریب مرور یک و نیم پاس روز مراجعت بمحل معلیٰ فرمودند۔ ممتاز الدوله بهادر و راجه دیبی سنگه بهادر شرف یاب حضوری گردنده بغرض مصالح امور خلافت پرداختند۔ قرهٔ باصرهٔ خلافت مدار المهام سلطنت مرزا محمد شاهرخ بهادر عرض نمودند که فدوی جشن بسنت در گلابی باغ که از تیول غلام است، خواهد کرد۔ پذیرا فرموده اجازت روانگی باغ بخشیدند و بتاج محمد خان سرچپگی دیوان خاص حکم دادند که به سکرتر بهادر حکم رسانند که اسباب به باغ گلابی شبانه روز خواهد رفت، احدے بمزاحمت نه پردازد۔ آخر روز نواب انور محل حرم محترم حضرت فردوس آرام گاه انار الله برهانه حاضر شدند حسب معروضهٔ اوشان خلعت شش پارچه و خلعت پنج پارچه به هر دو همشیره زادگان اوشان بتقریب تعزیت فرمودند۔ و یک دوشاله گران بها بهمشیره اوشان بتقریب تعزیت عنایت فرمودند۔ پس آنسوے دریای جمن بشکار مشغول مانده مراجعت فرمودند۔

## روز شنبه ۵ صفر

صباح بادشاه دوران از نماز و اوراد و وظائف فراغ خاطر فرموده از خاص دیوڑھی برآمد شدند۔ امرای دولت و ابنای سلطنت حصول مجرا نموده شرف همرکابی دریافتند، و بندگان حضور بصوب زیر جھروکه توجه فرمودند۔ بهادر بیگ خان از پیش گاه عواطف خسروانی بحصول خلعت سه پارچه و دو رقم جواهر زواهر و خدمت جانماز خانه اهاهت اندوخت، و خلف حسین بخش خان عرض بیگی معزول بخلعت سه پارچه و دو رقم و بخدمت میر بحری مباهی شد۔ مدار المهام سلطنت مرزا محمد شاهرخ بهادر اجازت باغ گلابی بتقریب جشن بسنت خواستند و مجاز شدند، و در آن جاے نزهت فزا رفته بتماشاے رقص رقاصان و سرود مطربان مشغول ماندند دو دوشاله گران بها بشیخ محمد حفیظ خان بهادر مختار مهین پور خلافت مرسله الصدر سلطنت مرزا محمد ولیعهد (و) فخر الممالک مرزا محمد شاهرخ بهادر از راهِ نوازش بخشیدند۔ بگوش حق نیوش رسید که پسر ... مرزا تاناشاه بهادر خلف بابربخت بهادر مرحوم از قضاے ربانی بملک جاودانی رفت آخر روز در باغ حیات بخش تشریف فرما شدند و سیر دریاے جمن فرموده مراجعت بمحل والا۔

## روز یک شنبه ۶ صفر

سحرگاهان آنسوے دریاے جمن رونق افزا گردیده و شکار جانوران فرموده داخل محل والا شدند دو قطعه بوتیمار که شکار شده بودند بمزید نوازش کپتان

انجلو قلعدار فرستادہ شدند۔ بمسامع جاہ وجلال رسید که ملکه ملکی خطاب قدسی احتجاب نواب زینت محل بیگم صاحبه از استدعای قرہ باصرہ خلافت مدار المهام سلطنت مرزا محمد شاہرخ بهادر بباغ گلابی رفته شریک صحبت نشاط ماندہ، و کریم بخش خواجه سرای سرکار صاحب عالم ممدوح را دوشاله عطا فرمودہ بمحل مراجعت کردند وهم سامع شد که دو کس از ارباب انگریز بهادر برای معائنه مکانات قلعه معلی آمدہ و آن مکانات نادر البنا را دیدہ رفتند۔ عرض شد که قرہ باصرہ خلافت مرزا محمد شاہرخ بهادر مطربان و رقاصان را دوپٹه های بنارسی وغیرہ انعام کردند۔ آخر روز بدولت و اقبال تشریف فرمای باغ حیات بخش شدند۔ عرایض برخی حاجتمندان بنظر اکسیر اثر گذشته و مزین بدستخط خاص حسب مرام ایشان شدند۔ صمصام الدوله احمد قلی خان بهادر شرف احضار یافته بعد عرض معروض رخصت شدہ۔

## روز دوشنبه ۷ صفر

صبحگاہ از نماز و اوراد فراغ خاطر دریا مقاطر فرمودہ بالای سقف رنگ محل تشریف بردند و امرای دولت حاضر شدند۔ بسماع همایون رسید که مسٹر هو کنت بهادر سپه سالار فوج انگریزی معه فرزند ارجمند سلطانی و کپتان انجلو بهادر قلعدار و دیگر بهادران انگریزی برای مشاهدہ مکانات قلعه معلی آمدہ، و آن مکانات بخوبی سیر کردہ مراجعت کردند، وهمین روز روانه جانب چھاونی میرٹھ شدند۔ سپس ممتاز الدوله بهادر و احترام الدوله بهادر و راجه دیبی سنگھ بهادر شرف حضوری دریافته۔ بعد عرض و معروض رخصت انصراف یافتند۔ اخیر روز بدولت و اقبال از خاصی دیوڑھی برآمد شدہ رونق آرای باغ حیات بخش شدند۔ ممتاز الدوله بهادر و دیگر امرا بهمرکابی والا اعزاز اندوختند۔ بعد معائنه مکانات وغیرہ مراجعت نمودند۔ شامگاہ بگوش حق نیوش رسیدہ که قرہ باصرہ دین و دولت مهین پور خلافت مرزا محمد میران شاہ ولیعهد بهادر یک یک جفت دوشاله براجه دیبی سنگه بهادر و سالک رام بهادر و یک عدد شال رومال باحترام الدوله بهادر عنایت فرمودند، موجب رضامندی بندگان حضور لامع النور خلد الله ملکه گردیدہ۔ عرض شد که قرہ باصرہ خلافت مرزا محمد شاہرخ بهادر از باغ گلابی مراجعت بقلعه معلی نمودند۔ به پسران دیونگل سنگھ بتقریب تعزیت مادر شان خلعت ها مرحمت شدند۔ فقط

## روز سه شنبه هشتم [صفر]

صبحدم خسرو عالم از نماز فراغ فرمودہ از خاصی دیوڑھی برآمد شدند۔ ممتاز الدوله غلام علی خان بهادر، و احترام الدوله بهادر، و غلام قادر خان بهادر بتقبیل رکاب میمنت انتساب پرداخته بجلوی خسروی ابا هت یافتند، و حضور اقدس بالای سفینه ماہ سیما سوار گردیدہ عزم انصوب دریا فرمودہ۔ عنان راهوار صبا کردار را گرم نمودہ، پیش عنانی از صبا بردند و بضرب تفنگ بے درنگ جانوران هوائی را به زمین انداختند، و تا دیر مشغول این شغل ماندہ مراجعت فرمودند۔ جوالا سنگھ بر در دولت ابد مدت

حاضر شدہ، پنج قطعہ عرایض فرزند ارجمند سلطانی معظم الدولہ بہادر گزرانید۔ ملاحظہ فرمودہ سپرد ممتاز الدولہ بہادر فرمودند ممتاز الدولہ بہادر برائے ملاقات فرزند ارجمند سلطانی معظم الدولہ بہادر اجازت خواست و مجاز شد۔ آخر روز بباغ حیات بخش و بازار ٹپہ تی (؟) عبور فرمودہ در باغیچہ ناظر رونق آرا شدند۔ نظارت خاں بہادر کورنش بجا آوردہ نذر بنظر انور بہ شکریہ رونق افزائی باغ مذکور گذرانید، و برای قدر افزائی او پذیرا شد، و ارشاد ہدایت بنیاد گشت کہ زر تحصیل موضع کاٹھمو وغیرہ بزودی داخل خزانۂ عامرہ سازد۔ فقط

## خبر شاہ جہاں آباد

بتاریخ بست و یکم فروری روز چہار شنبہ سرہوکٹ بہادر کمانڈر انچیف ہنگام سحر قریب چھاونی راج پورہ نصرت خیام فرمودند، و ہفت دہ ضرب توپ از آتش خانۂ انگریزی برسم سلامی سر شدند، و بتاریخ بست و دوم در میگزین معہ انگریزان جلیل القدر رسیدہ بمعائنہ آلات حرب و باروت و گلولہ مشغول ماندند۔ و ہنگام سہ پہر بسیر شہر پرداختہ و معائنہ مسجد جامع نمودہ، بہ خیام خود بر گشتند۔ و بہ روز شنبہ قواعد جرنیلی فوج چھاؤنی راج پورہ ملاحظہ کردند و ہنگام شب یعنی شب یک شنبہ انگریزان نامور یک جا فراہم شدہ بساط دعوت سپہ سالار بہادر گستردند و ہنگامہ رقص و سرود بلند کردند۔ و بہ روز دو شنبہ بمعائنہ مکان نادر البنائے قلعہ معلی پرداختہ، روانہ جانب میرٹھ شدند۔ و از آں جا بر کوہ شملہ رفتہ تا انقضائے ایام تابستان خواہند ماند۔ و پنج ضرب توپ کلاں کہ از مقام گوالیار آوردہ بودند، سپرد اہل میگزین نمودند۔ فقط

## خبر سندہ

در مجمع الاخبار مرقوم است کہ ہنگام ارقام خبرے تازہ بہ استماع رسیدہ، اگرچہ وقایع نگار را بداں اعتبار کلی نیست مگر بحسب امان ناچار بجبر تحریر می کشد کہ ساونمل والی ملتان از مدتے با شیر محمد خاں امیر خیرپور سازش و آمیزش کردہ فوج گراں بمدد آں فرستاد، و لشکر انگریزی ہم مستعد بپیکار گشتہ از کنار اندس چوں موج دریا رواں گشت۔ قوم دوداموی در اثنائے راہ بر فوج ملتان راہ گذر تنگ کردند۔ جنگ عظیم درمیان آمد۔ از کشتہ و خستہ حساب نیست۔ امیر شیر محمد خاں باستماع ایں خبر بہم برآمد و بہ سرداران آں قوم رقایم شکایت برنگاشت۔ فقط

## خبر بخارا

از اخبار صحیح ارض بخارا چناں معلوم شد کہ سلطان بخارا بارادۂ جنگ حاکم خیوہ سامان وافر، لشکر بے حد و مر فراہم آورد، و سپہ داران نامور را بہ پیکار فرستاد۔ ترکمان خیوہ سلاح جنگ برتن بیاراستند و مقابل اوزبکان در آمدند۔ جنگ صعب بہ میان آمد۔ آخر کار بعد کشتہ و خستہ شدن مردمان بسیار بر فوج بخارا شکست افتادہ ہرآئنہ بار دگر خیال جنگ نکردند و راہ بخارا گرفتند۔ یار محمد خاں ہروی کہ تا زاں بحمایت ایرانیان بود، ایں سخن بشنید،

معتمدے را بہ طرف بخارا فرستاد و پیام در داد کہ اگر مرضی شاہ بجنگ ترکمانان خیوہ است، بسم اللہ! فوج دلاور بر گمارند و من ہم از طرف ہرات بہ فوج کردستان و درانیاں می آیم، و حقیقت کار حاکم خیوہ معلوم می کنم شاہ بخارا پیامش شنید و ہیچ نہ گفت۔ باید دانست کہ یار محمد خاں رفیق جاں نثار شاہ ایران است، و نظم و نسق ہرات تا مشہد بہ دست او افتادہ است و ظاہر است کہ از مشہد تا ہرات قوم کرد می باشند، و ہمت و قوت کردیان مشہور است۔ و جنگ طائفہ قزلباش ظفر تلاش آویزۂ گوش جہانیانست، ورنہ یار محمد خاں را چہ مجال ست کہ با حاکم خیوہ دم مقاومت زند۔

## خبر لاہور

از اخبار اندیار واضح شد کہ پروانجات بنام تمامی ناظمان ممالک مقبوضہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جاری شدند کہ بتاریخ دہم فروری مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر مسند ریاست را بجلوس خود آراستہ اند۔ ہمگی را باید کہ نذور شکریہ این میمنت عظمی بفرستند و ہم در تاریخ مذکور این قدر توپہا سر شدند کہ گوشہا کر شدند و تمام بازار شہر لاہور آراستہ شد و ہمہ شب چراغاں ماند۔ و حکم نامہ بنام سردار بجوراسنگھ برادر لہنا سنگھ اجرا شد کہ سپاہ متعینہ چتر پور و کانگڑا را برائے تنبیہ و گرفتاری میاں جواہر سنگھ بمقام جمنا روانہ سازد۔ و روزیکہ مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر مسند آرا می شد، از پنڈت شیو دھن و رادھا کشن استفسار کردند کہ چہ جا یکہ راجہ کھڑک سنگھ مسند آرا شدہ اند آنجائے منحوس است، جائے دیگر مسعود و میمون باشد تجویز نمایند۔ چنانچہ برج مثمن تجویز نمودند وقتے کہ مہاراجہ مسند آرامی شد اور ا جواہر گراں بہا آراستند و مگر کوہ نور نبود۔ و جملہ افسران فوج خلعت یافتند، و خلعت سی پارچہ معہ جواہرات بیش بہا و سپر و شمشیر مرصع و غیرہ برائے گلاب سنگھ کہ از عمدۂ سرداران لاہور است فرستادند و تنخواہ چہار ماہ فوج تقسیم می شود۔ و خبر تحقیق است کہ مسٹر ہملٹن بہادر بتاریخ پانزدہم فروری داخل بہاول پور گردیدند۔

## خبر کابل

بہ نظارگیان اخبار مخفی مباد کہ شجاع مقبول دلہا ست و شجاعت محبت افزا مصداق این مقال حال سردار محمد اکبر خان است کہ در ہنولا یار محمد خاں وزیر شاہ کامران بود و الحال خود [1] قہرمان ایران علم حکومت در خطہ ... می افرازد۔ و دختر نیک اختر خود را بسردار محمد خاں نامزد کردہ با فاغنہ کابل ہم پیوند ربط و اتحاد مضبوط کرد و سردار [2] دوست محمد خاں بہ تہنیت و نشاط... دعوت گستردہ و صلای عام در داد، و چند روز بعیش و نشاط بسر ساخت، و فرزندان ابراہیم خاں کہ بدولت مسٹر ولیم میکناتن زر خطیر فراہم آوردہ بودند بعتاب دوست محمد خاں در آمدند و جاگیر آناں بمعرض ضبط رسید و مسمی ل بھاگ ساہو کہ در وقت عملداری ارباب انگریز... زر بسیار حاصل

---

[1] جن جگہوں پر "نقطے..." لگائے گئے ہیں وہاں حروف اڑ گئے ہیں اور پڑھے نہیں جاتے۔

[2] اصل اخبار میں ایک جملہ دوبارہ لکھ دیا گیا تھا، جو حذف کر دیا گیا ہے۔

کردہ بود، بزندان افتاد، وبہفت ہزار روپیہ دادہ مخلصی دید۔ وساہوان پشاور وشکارپور وغیرہ کہ در کابل سکونت اختیار کردہ بسبب عدم حصول زر و تعدی سردار دوست محمد خاں دل برخاستہ اند و می خواہند کہ رخت خود ازاں دیار برکشند۔ فقط۔

## خبر کلکتہ

شنیدہ ام کہ پنجاہ وشش خم باروت را بر کشتی نہادند و از کلکتہ بجانب الہ آباد رواں کردند۔ اتفاقاً کشتی بگرداب رفت و خمہا بغرقاب آمد و باروت خراب شد۔ گویند کہ نقصان یک ہزار و بست و پنج روپیہ بسرکار کمپنی انگریز بہادر شد۔ وہنوز رجمنتان گوالیار نرسیدہ اند۔ شاید کہ دریں نزدیکی رسیدہ باشند۔ وچہ عجب کہ بست و چہارم فروری سواد کلکتہ بورود زبدۂ امرائے عالی مقام عالی جاہ رفیع الاحتشام رونق یافتہ باشد۔ فقط۔

## خبر گوالیار

بتاریخ دہم فروری میجر سلیمن بہادر رزیڈنٹ گوالیار بدربار مہارانی رفت و از عدم اطلاع کتخدائی مہاراجہ اظہار تاسف نمود، گفت کہ اگر از پیشتر آگاہ می شدم انچہ از من می شد سرانجام می نمودم، وحالا انچہ مناسب باشد بمن اطلاع دہند تا بانجام ان پردازم۔ ودرہمیں تاریخ مہاراجہ بشان وعظم رئیسانہ بخانہ مادر زن خود رفت و شلک سلامی سر شدہ و قریب شام از انجا رخصت شدہ بمحل خود آمدند۔ بتاریخ یازدہم حسب دستور مرہٹہ کہ بعد فراغ رسوم کتخدائی بمندر یعنی بتخانہ می روند وانچہ رسوم مقرری اند بتقدیم رسانیدند۔ راو رام بھالکیہ مختار آں ریاست بمہارانی گفت کہ از رسمہائے قوم مرہٹہ است کہ بخانہ پدر و مادر زن نوشاہ میروند، و بس مناسب است کہ موافق رسم بعمل آرند۔ عذر درمیان آوردند۔ سرداران گوالیار باطلاع عدم ارادہ رفتن مہارانی بزم شوری در خانہ منشی بلونت سنگھ منعقد کردند، و آخر سخن بر ہمیں قرار یافت کہ مہارانی را ترک رسم نمودن مناسب نیست۔ چنانچہ ہمگی رفتہ التجا کردند۔ بعد قیل وقال بسیار مہارانی سوار شد و بخانہ آنان رفتند، وانچہ رسوم معمولی اند از ہر دو سو بعمل آمدند۔ وپسران بابو بولیہ را کہ سرکش اند، مہارانی بہ تشدد حکم دادند کہ اگر از گوالیار بزودی وشتاب نخواہند رفت سزائے سنگین تجویز خواہد شد۔ واطلاع بمہارانی نمودند کہ کپتان راس بہادر بر گدی کچھوای گھاٹ قبضہ نمود و سرداران انجا را کہ ٹھاکر می گویند بروں کرد۔ مہارانی بنام ٹھاکران حکم فرستادند کہ زنہار مورد فساد و مصدر فتنہ نشوند۔ انچہ کپتان راس بگوید برای عمل نمایند کہ معاملہ سرکار انگریزی و ریاست گوالیار واحد است۔ وبائی برام راؤ بھالکیہ اشارت کردند کہ مبلغ یک لکھ روپیہ بدرویشان و محتاجان علی الخصوص بہ تانہاں و جوگیان تقسیم نمایند۔ مہتمم دہلی گزٹ می نویسد کہ مختار بست ہزار روپیہ تقسیم کردہ باقی خود برد، ومبلغ چہل ہزار روپیہ کہ برائے آئین بستن شہر و چراغان از خزانہ دادہ بودند مبلغ دہ ہزار روپیہ صرف نمود و باقی را بخانہ خود فرستاد۔ ودر یکے از اخبار دیدہ ام کہ میجر سلیمن بہادر بسمتے خواہند رفت و

بر عهدهٔ رزیدنتی کرنیل سلیتن بهادر مامور خواهد شد. فقط

## خبر چین

می گویند که سر هنری باتسجر (؟) بکارکنان انگلستان نوشته است که تمامی فوج هندوستان از چین طلب باید نمود که آب و هوای این دیار ناسازگار است و این جا ماندن او شان عبث است. اگر جای دیگر خواهد ماند بکار خواهند آمد و انگلستانی نژادان را درین دیار باید داشت بلکه عوض هندوستانیان هم انگلستانیان مانند.

## خبر بست و چهار پرگنه

در محله بالی گنج شبی دزدان بر خانه مالداری ریختند و مال وافر بودند و دو کسی را زخمی نمودن و یک نفر را بکشتند و متفرق شدند و پنج چهار کس بطرف کلکته معه زر و زیور مسروقه رو آوردند. سرهنگان آگاه شدند و گرفتار کردند و از نام و نشان دیگران پرسیدند، لاکن آنان نگفتند. حاکم بست و چهار پرگنه بصوب بری پور رفته است که بدمعاشان در آنجا بکثرت فراهم شده اند. و خبر است که ضلع بارا است را شامل ضلع بست و چهار پرگنه خواهند کرد. و جنٹ مجسٹریٹ و عمله آنجا را یک قلم موقوف خواهند نمود. و مقام سلکهیا را هم شامل بست و چهار پرگنه خواهد شد.

---

در مطبع سلطانی مطبوع شد

# دہلی اردو اخبار

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو لہ عہ ششماہی اور عسہ سالیانہ

نمبر ۲۰۱ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ء یوم یکشنبہ جلد ۳


## اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبان اردو کے، جو نواب قطب الدین خاں صاحب نے بہت کوشش سے باستصواب مولوی محمد اسحٰق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپی ہے۔ ایک ربع تمام ہو چکا ہے، دوسرا ربع بھی قریب نصف کے آپہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے، صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں جس کسی کو خریداری منظور ہو مہتمم کو لکھے قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو عصہ روپیہ قیمت کل کتاب کی ہے۔ اور جو سب چھپ چکے گی اور سب چھپنے کے بعد لے گا تو قیمت للعہ ۔

## احکام

مسٹر سی مکنزی صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر دہلی کے ہوئے، اور مسٹر مکنزی کام ایڈیشنل سب جج بندیلکھنڈ کا کیا کریں گے۔ مسٹر ڈی روبرٹسن جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر مین پوری کے ہوئے۔ مسٹر الیف، ایچ، روبنسن ایکٹنگ کمشنر روہیلکھنڈ نے رخصت تین مہینہ کی، واسطے کاموں خانگی کے، پہلی تاریخ ماہ آئندہ سے حاصل کی مسٹر ڈبلیو، ڈی، ایچ، روتھ جنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر نہرٹہہ (کذا) کے ہوئے، لیکن مسٹر موصوف ابھی کام مجسٹریٹی اور کلکٹری مین پوری کا کریں گے۔

## حضور والا

عرض ہوئی کہ اسباب کپتان ولایت علی خاں کا قلعہ میں سے شہر کو جاتا تھا، مرزا شاہ رخ بہادر نے دروازۂ قلعہ پہ قرق کرا دیا — اور کپتان اشرف بیگ مرحوم کے بھتیجے نے چار ہزار روپیہ بابت نذرانہ عہدہ کپتانی کے داخل کیے، اور پانچ ہزار روپیہ بروقت مرحمت ہونے خلعت کپتانی کے داخل کرے گا، بایں اقرار کہ بروقت موقوفی کے عہدہ مذکور سے زر نذرانہ واپس کر لے گا — خبر ہوئی کہ دو چور نو محلہ میں سے گرفتار ہوئے تھے، چناں چہ انھیں قید کر کے صاحب قلع دار کو اطلاع کی — مزاج مبارک زینت محل بیگم صاحبہ کا بہ عارضہ بخار کچھ علیل تھا، اب فضل الٰہی شامل حال ہے۔ حضور انور بہ تقریب بسم اللہ صاحب زادی مرزا ولی عہد بہادر کے سیر روشنی اور آتش بازی کی اور رقص طوائف ملاحظہ فرما کے داخل محل مبارک ہوئے اور بہ تقریب جشن

بیگمات سے نذریں لیں، دیوان خاص میں دربار فرمایا، خلعت ملبوس خاص مرزا فخرالدین بہادر، اور مرزا بلاقی، اور مرزا مغل، اور مرزا عبداللہ وغیرہ کو، اور خلعت چھ چھ پارچہ کا معہ تین رقم جواہر نواب ضمیرالدولہ آغا حیدر اور راجہ بھولا ناتھ کو عطا ہوا۔ اور قریب چالیس خلعت کے علی قدر مراتب خواجہ سرایوں وغیرہ تعلقہ نظارت کو اور اور خلعت چھ چھ پارچہ کے حکیم احسن اللہ خاں، اور حکیم امام الدین خاں، اور حکیم اسد علی خاں، اور حکیم شرف الدین خاں، اور حکیم صادق علی خاں کو اور چھ چھ پارچہ اور تین تین رقم جواہر راجہ جے سکھ رائے، اور نواب ذوالفقار علی خاں، اور پرورش خاں، اور نوازش خاں وغیرہ کو عنایت ہوئے۔ اور قریب دس اشرفی اور چار سو روپیہ بابت نذر جمع ہوئے ۲۳ تاریخ دسمبر کو خلعت ملبوس خاص مع دستار سربستہ اور گوشوارہ اور طرۂ مقیشی اور کلغی اور بازوبند اور دوشالہ اور قبائے کمخواب زربفت اور سپر اور شمشیر اور پرتلہ اور تین رقم جواہر اور پالکی اور ایک ہاتھی معہ عماری اور ایک گھوڑے ساز دار اور آٹھ عدد ماہی مراتب اور نقارہ اور قلمدان کے مرزا شاہ رخ بہادر کو بابت عہدۂ وزارت عہدۂ وزارت مرحمت کیا۔ اور نقیب نے با آواز بلند پکارا کہ مرزا شاہ رخ بہادر ساتھ عہدۂ جلیلہ وزارت کے سربلند ہوئے۔ مرزائے موصوف نے گیارہ اشرفی نذر گذرانیں۔ بعد ازاں مرزائے موصوف نے دیوان عام میں دربار فرمایا۔ سرداروں اور اہل کاروں نے علی قدر مراتب نذریں گذرانیں۔ مرزائے ممدوح نے چھ اشرفیاں کلہ نقیب کو اور ایک ایک اشرفی اور ایک دوشالہ داروغہ ہائے ماہی مراتب اور توپ خانہ اور جواہر خانہ اور قلمدان اور فیل خانہ اور اصطبل وغیرہ کو بابت انعام مرحمت کیے۔

نواب احمد علی خاں بہادر دیر تک حضور انور سے عرض معروض کرکے برآمد ہوئے۔

## صاحب کلاں بہادر

شقہ حضور انور کا اس مضمون کا صادر ہوا کہ مابدولت بابت مختاری کل کے خلعت اور ماہی مراتب مرزا شاہ رخ بہادر کو دیا چاہتے ہیں، اور مرزا ولی عہد بہادر درخواست بیٹھنے کرسی کی روبرو حضور کے رکھتے ہیں۔ عرضی درجواب بھیجی گئی کہ حضور کو اختیار ہے۔ خط بنام جاگیردار فرخ نگر کے بیچ طلب کسی اسامی کے صادر ہوا۔ وکیل نواب فیض علی خاں والی جھجر کا خط اپنے موکل کو معہ ۱۰۱ اشرفی بابت نذر روز کلاں واسطے گورنر جنرل بہادر کے، گذران کے برآمد ہوا۔ اور مولوی صدرالدین خاں ملاقات کرکے برآمد ہوئے۔

## نصیر خاں

ازروئے چٹھیات سپاہ بمبئی کے، جو کہ بسر کردگی کرنیل مارشل صاحب کے تھی، حال شکست نصیر خاں والی قلات کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ تاریخ ماہ گذشتہ کو ایک بڑا گروہ بلوچوں کا ایک پہاڑ پر نزدیک درّہ ملّا کے نمودار ہوا۔ کرنیل موصوف نے بعد دیکھنے کے گروہ مذکورہ پہ حملہ کیا۔ سپاہ انگریزی نے باوجود کثرت دشمنوں کے بہت داد شجاعت اور مردانگی دی اور باوجود مقام نشیب اور نامعقول کے ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹی۔

سات گھنٹہ تک لڑائی رہی۔ سپاہی رجمنٹ انگریزی کے ایک دوسرے کو ترغیب جاں فشانی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قتل لفٹنٹ لوڈی صاحب کو یاد کرو۔ آخرکار دشمنوں کو شکست ہوئی، نصیر خاں اور گل محمد آغاز جنگ ہی میں بھاگ گئے تھے اور میر دہن زہری جوان کا سپہ سالار تھا معہ اپنے بیٹے اور چھ بڑے سرداروں اور ایک سو تیتیس جوانان کار آزمودہ کے دست گیر ہوا اور تین سردار اور زیادہ پانسو آدمیوں سے میدان جنگ میں بہ تیغ غازیان سپاہ انگریزی ہوئے۔

کہتے ہیں کہ درمیان کرنیل مارشل صاحب اور محمد حسین خاں وزیر والی قلات کے کچھ عہد و پیمان ہو گیا تھا۔ چناں چہ خان مذکور نے ہنگام جنگ کچھ مقابلہ نہیں کیا مگر بہ ظاہر جنگ زرگری کرتا تھا۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ نصیر خاں چاہتا ہے کہ بیچ پناہ گورنمنٹ انگریزی کے آجاوے مگر گل محمد اس کا چچا اس بات کو قبول نہیں کرتا۔

ایک اور اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس لڑائی میں دشمنوں میں سے قریب سات سو آدمیوں کے کشتہ اور زخمی ہوئے اور قریب بیس افسروں کے کشتہ اور دست گیر ہوئے۔ سپاہ انگریزی میں سے آٹھ سو سپاہی مارے گئے اور اکیس زخمی ہوئے۔

## دوست محمد خاں

از روئے ایک اخبار صحیح کے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خاں ۱۶ تاریخ دسمبر کو بہ ہمراہی رجمنٹ انگریزی، اور رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی اور چالیس سواروں کے کرنل اسکنر صاحب بہادر اور دو توپ بہ سرکردگی لفٹنٹ مکنزی صاحب کے اور کچھ سواروں کے دوسری رجمنٹ سواروں کے پشاور میں پہنچے۔ اور امیر صاحب تا آنے اپنے عیال و اطفال کے پشاور میں ہی قیام کریں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ لواحقانِ خان موصوف کے ساتھ کچھ سوار توپ خانہ اسپی کے اور دو رسالہ رجمنٹ دوسری کے نویں یا دسویں تاریخ ماہ حال کو روانہ ہونے کو ہے۔ اور خبر تھی کہ سترویں یا اٹھارویں تاریخ مذکور کو داخل پشاور ہوں گے۔ خان مذکور کے دو بیٹے تو آ گئے ہیں مگر ایک بیٹا محمد اکبر خاں بخارا میں ہے اور کہتے ہیں کہ وہاں کچھ توقیر اور خاطرداری اس کی نہیں ہوتی پس اغلب ہے کہ وہ بھی پناہ گورنمنٹ میں آجاوے گا۔

## بخارا

اس طرف کے اخبار مورخہ ۲۴ تاریخ اکتوبر سے واضح ہوتا ہے کہ کرنیل سٹوورٹ صاحب بامن و امان ہیں۔ والی بخارا نے صاحب موصوف کو قید سے رہائی دے کر حکم دیا کہ ایک پلٹن نئی بھرتی کر کے قواعد جنگ سے انھیں آراستہ کرو۔ چناں چہ صاحب موصوف بیچ نگاہ داشت سپاہ کے مصروف ہے۔ واضح ہو کہ لفٹنٹ شیکسپیر قلعہ دلیش میں پہنچے اور گورنر شاہ روس نے صاحب موصوف سے بہت تپاک سے ملاقات کی۔ اور واسطے چھڑانے (چھڑانے؟) مردمان روس کے قید بخارا سے، بہت آفرین کی۔

کانلی صاحب بامن و امان جنیوہ میں پہنچے اور بہمہ وجوہ خیریت رکھتے ہیں۔ یار محمد وزیر ہرات اکثر در باب کوچ قندھار کے تذکرہ کرتا ہے۔

## دادر

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ہڈیلی صاحب ملازم شاہ شجاع الملک اور لفٹنٹ ہوپر رجمٹ ۳۱ پیادگان ہندوستانی ۲۸ تاریخ ماہ گذشتہ کو کوئٹہ سے مقام مذکور الصدر میں پہنچے، بہ ارادہ بمبئی کی روانگی کے۔ سو جب تک کہ راہ ......

غارت گران مذکورین اپنے فن میں بہت چالاک ہیں چناں چہ ایک گروہ نے قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے اور ایک ریوڑ بھیڑوں سرکار انگریزی کے جو ہمراہ لفٹنٹ کولنگ ٹن صاحب رجمٹ ۳۸ کے کیمپ انگریزی میں آتا تھا حملہ کیا اور چھین لے گئے۔ حتیٰ کہ لفٹنٹ موصوف احتیاج استعانت کے واسطے چُھڑانے (چھڑانے) گلہ مذکور کے ہوئی۔ القصہ سواروں نے ان کی مدد کر کے ریوڑ غارت گروں سے چھڑایا اور بہ صد دشواری غلے کے اونٹوں اور ریوڑ مذکور کو دوسری تاریخ ماہِ حال کو کیمپ انگریزی میں بہ امن و امان پہنچایا۔ خبر تھی کہ کرنیل ڈلیر صاحب چھٹی تاریخ ماہِ حال کو مقام دادر میں پہنچیں گے۔ لفٹنٹ کنیڈی صاحب پولی ٹی کل ایجنٹ اور پوسٹ ماسٹر مقام مذکور کے ہوئے ہیں۔ برف بہ شدت پڑتی ہے اور سپاہ بہ باعث تاخت غارت گروں کے تکلیف پاتی رہتی ہے۔

## فیروز پور

اخبار آگرہ سے دریافت ہوتا ہے کہ کچھ سپاہی رجمٹ ۱۳ ملکہ انگلستان کے بہ سرکردگی کپتان ہیو لوک صاحب کے اور کچھ بچھیرے بہ سرکردگی لفٹنٹ رچرڈسن کے توپ خانہ اسپی میں سے ۸ تاریخ ماہ حال کو یہاں پہنچے۔ برگیڈیر پال صاحب نے ہر صبح قواعد سپاہ شروع کی ہے۔

صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ بہ باعث مسند نشینی رانی چند کنور کے علامت جنگ ہویدا ہوتی ہے اور اگر لڑائی بھی نہ ہو تو بھی متحرک ہونے سپاہ میں طرف پنجاب کے کچھ شک نہیں۔

## لدھیانہ

۱۴ تاریخ ماہ حال کو صاحب والامناقب کلارک صاحب بہادر ایجنٹ ملک محفوظہ کے مقام بسیانسی سے رونق افروز لدھیانہ ہوئے اور رائے کشن چند صاحب وکیل دربار لاہور اور مولوی رجب علی خاں صاحب سررشتہ دار اجنٹی انبالہ وغیرہ اشخاص بہ ہمراہی صاحب موصوف کے بھی وارد لدھیانہ ہوئے۔

## لدّاخ

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوا کہ زور آور سنگھ ناظم لدّاخ نے جو کہ متوسلان راجہ گلاب سنگھ جموں و ناں میں سے ہے اپنے حسن سلوک سے بہ خوبی انتظام وہاں کا کیا اور رعایا اور اہل حرفہ سب اپنے کاروبار میں مصروف رہتی ہے اور سرکش اور مفسد زمیندار سب مطیع ہو گئے ہیں۔ اور شہر لاس جو کہ مدت سے باج گذار مملکت چین کا تھا، اس شہر کو بھی ناظم مذکور اپنے قبضہ میں لایا، زمینداران شہر مذکور نے ظاہر کیا کہ قدیم الایام سے ہم زر خراج سرکار لدّاخ کو دیا کرتے تھے، اب جو کوئی حاکم زبردست یہاں آوے گا، بے شک محصول اسی کے پاس پہنچا کرے گا۔

## لاہور

۲۸ تاریخ نومبر کو ارکان سلطنت اور مصاحبوں نے دربار میں اجلاس کیا۔ سردار لہنا سنگھ مجیٹھ نے عرض کی فدوی نے تقسیم تنخواہ سواران رام گڈھ کی جاری کی، خرچ مرحمت ہوئے۔ چناں چہ پروانہ جات بنام معتمدان ٹھیکہ داران سندہال والہ کے متضمن دینے ایک ہزار روپے کے اور بنام ٹھیکہ دار سری امرت سر جیو کے متضمن دینے ایک ہزار نو سے روپے کے اور بنام مصری لال سنگھ کے واسطے ادا کرنے بارہ سو روپے کے بیچ وجہ تنخواہ سواران مذکورین کے سردار لہنا سنگھ کو صادر ہوئے ــــ سردار فتح سنگھ مان نے عرض کی کہ بجائے جنرل امر سنگھ متوفی کے اس کے بھائی بدھ سنگھ کو مقرر فرماویں۔ چنان چہ سرداران کونسل نے نام بردہ کو بجائے اس کے بھائی کے مقرر کیا ــ پروانہ بنام جنرل اونطائلہ صاحب کے متضمن انتظام معاملہ کوہاٹ اور رہت نگر وغیرہ کے صادر ہوا ــ پروانہ بنام رام دیال پانڈہ کے اس مضمون کا جاری ہو کہ تم مع اپنے سپاہیوں کے واسطے حفاظت اسباب انگریزی کے، جو کہ کابل کو جاتا ہے گذر، فیروز پور پر روانہ ہو، اور بموجب دوستی سرکارین عالیین کے اسے پشاور تک پہنچا دو ــــ خبر ہوئی کہ بابا بکرما سنگھ بیدی معہ چار ہزار آدمیوں کے ہمراہی کے وارد لاہور ہوئے ہیں۔ بعد استماع حکم ہوا کہ ڈیرہ بابائے موصوف کا بیچ باغ شالہ مار کے قائم کرا دیں ــــ ۲۹ تاریخ تمام ارکان سلطنت پہلے قلعہ میں جا کر خدمت رائے صاحب میں باریاب مجرا ہوئے، بعد ازاں بموجب حکم رائے صاحب کے شیش محل میں دربار فرمایا ــ عرضی جنرل دنتورا صاحب کی متضمن عسرتِ خرچ اور درخواست تنخواہ پلٹن اور سواروں اور توپ خانہ کے ملاحظہ ہوئی، بعد استماع بموجب فرد برآورد دیوان دینا ناتھ وغیرہ کے پروانہ بنام شیخ غلام الدین کے جاری ہوا کہ دو لاکھ بیس ہزار روپیہ بابت معاملہ فصل خریف آمدنی ملک دوآبہ میں سے دنتورہ صاحب کے پاس بھیج دیں۔ جاگیر سردار لہنا سنگھ مجیٹھ کا ردار راولپنڈی کی ضبط ہو گئی ہے از راہ پرورش واگذاشت ہوئی ـ چنان چہ پروانہ بنام حاکم رائے درباب معافی جاگیر مشار الیہ کے صادر ہوا۔ سردار فتح سنگھ نے عرض کی کہ واسطے بابا بکرما سنگھ کے وجہ خرچ عنایت ہووے۔ بمجرد سننے کے دو ہزار روپیہ عطا ہوئے۔

## آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ غلہ وغیرہ سامان اور اشیائے ضروری واسطے افغانستان کے ۸ تاریخ ماہ حال کو فیروز پور سے از راہ لاہور کے روانہ ہوا اور ہمراہ اسباب مذکور میجر موین صاحب کچھ سپاہ رجمنٹ پانچویں ہندوستانی سے اور لفٹنٹ وائس صاحب سپاہ بمبئی کے معہ چار سو گورکھوں کے اور لفٹنٹ رچرڈ صاحب گوروں کے چھ سو سپاہ دیسی کے تشریف لے گئے۔ سپاہ چھاؤنی فیروز پور خیال کوچ کا طرف لاہور کے رکھتے تھے واسطے تقسیم کرنے رجمنٹ انگریزی کے کچھ احکام نہیں آئے چنان چہ اغلب ہے کہ رجمنٹ مذکورہ ماہ جولائی تک چھاؤنی مذکور میں بہ فراغ خاطر قیام کرے گی۔

## گوالیار

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لارڈ بشپ صاحب نے مہاراجہ جھنکو راؤ کے چچا اور اہالیان ریاست سے [شرف] ملاقات حاصل کی۔ مگر بہ باعث کسل مزاج مبارک مہاراجہ کے ملازمت مہاراجہ نہ حاصل ہوئی۔ یوم یک شنبہ کو صاحب موصوف نے کوٹھی رزیڈنسی میں تشریف لے جاکر بعد نماز کچھ وعظ کہے اور یوم دوشنبہ کو بہ ہمراہی صاحب والامناقب صاحب رزیڈنٹ بہادر کے قلعہ گوالیار میں تشریف لے جاکر تمام روز وہیں رہے۔ قلعہ میں سے گیارہ تنلک سلامی کی فیر ہوئی۔ ہنگامِ شام بہ تقریب ضیافت انواع ماکولات بہ طور ہندوستانی اور مغلی اور مرہٹی اور انگریزی کے چنے گئے۔ بعد انفراغ کے تناول ماحضر سے صاحب موصوف ساتھ رقص طوائف اور تماشائے اقسام آتش بازی کے بہت مسرور الوقت ہوئے۔ من بعد کار پردازان ریاست نے کشتیاں پارچہ پوشاکی اور ایک ہاتی اور ایک گھوڑا بطور تواضع پیش کیا۔ صاحب موصوف نے پیش کش ہائے مذکور پر بعد تکلف دستِ قبول رکھ کر بہ صد عذرات واپس کردیا اور بعد ازاں طرف جھانسی کے تشریف لے گئے۔

## جے پور

واضح ہوتا ہے کہ میجر فاسٹر صاحب بہادر نے مع اپنے برگیڈ کے قلعہ کالک کو محاصرہ کر رکھا ہے۔ یہ قلعہ جھنجنو سے اسّی میل کے فاصلہ پر ہے اور بہت مستحکم قلعہ ہے۔ سنا جاتا ہے کہ یہ قلعہ اب تک ٹوٹ گیا ہوتا، مگر توپیں موافق نہ تھیں۔ ۱۳ تاریخ ماہ حال کو بہ باعث متواتر سر کرنے توپ و تفنگ کے سامان جنگ مثل گولہ اور باروت کے ہو چکا تھا۔ توقع پہنچنے سامان آمد اجمیر کی تھی۔ ۱۶ تاریخ میجر تھوربسی صاحب بھی کیمپ انگریزی میں تھے اور تدبیر حملہ کی ہوئی تھی۔ مگر سپاہ جے پور نے از بس بزدلی، ہمراہی سپاہ موصوف سے انکار کیا۔ بلکہ زینہ ہائے چوبی کے پہنچانے میں بھی ان کی مدد نہ کی۔ آخر کار میجر موصوف مع اپنے دونوں بیٹوں اور سپاہ مختصر کے آگے بڑھے، لیکن بہ باعث نہ مدد کرنے سپاہ جے پور کے آگے نہ بڑھ سکے۔ اب اتواپ کلاں اجمیر سے آنے کو ہیں یقین کہ بعد پہنچنے ان توپوں کے قلعہ مذکور بیچ قبضہ میجر موصوف کے آجاوے گا۔

## کلکتہ

چند ہفتہ گذرے کہ قرب و جوار مقام مذکور میں ایک عورت نوجوان خلاف اپنی خواہش اور رضا کے ستی ہوئی۔ حال مفصل اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ راجہ، مائی ساڈل نام ایک مقام کا، مرگیا۔ لواحقانِ راجہ موصوف نے اس کی نعش کو مقام مہیش ہین، جو کہ ایک میل کے فاصلہ سیرام پور سے واقع ہے، لے جا کر رات کے وقت جلادیا۔ اور اس کی رانی کو بھی، جو کہ قریب سولہ برس کے تھی، نعش راجہ متوفی کے ساتھ بزور جلادیا یا متعلقان رانی مذکورہ نے آگے استغاثہ کیا۔ سو صاحب مجسٹریٹ اس کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ اگرچہ رانی مذکورہ کا بزور اور خلاف رضا ستی ہونا ظاہر ہے، لیکن صاحب موصوف نہ گواہی دینے وہاں کے لوگوں کے، جرم طرف مجرموں کے ثابت نہیں کرسکتے —— دریافت ہوتا ہے کہ صاحب والامناقب

مسٹر لو صاحب بہادر ریزیڈنٹ لکھنؤ کہ ذریعہ رخصت طرف کیمپ کی تشریف لے گئے تھے، کلکتہ میں وارد ہو، کوٹھی مسٹر آرمین صاحب میں اُترے ہیں۔ اغلب ہے پھر طرف لکھنؤ کے جائیں گے اور مسٹر کالفلڈ صاحب اجنٹ مرشد آباد کے جو بجائے مسٹر لو صاحب کے مقرر ہیں، طرف مرشد آباد کے مراجعت کریں گے۔

ان دنوں ایک جہاز بحر کلکتہ میں وارد ہوا۔ ناخدا نے دار الشفا میں آن کے خبر دی کہ اکثر ملاح جہاز مذکور کے عارضہ چیچک سے راہی ملک عدم ہوئے، اور بہت اس مرض سے بستر رنجوری پر پڑے ہیں۔ اور بہ لحاظ اس بات کے کہ اگر انھیں دار الشفا میں حاضر کروں تو مرض شہر میں بھی جاری ہو جاوے گا، دار الشفا میں نہیں لا سکتا۔ پس امیدوار معالجہ ہوں۔ ڈاکٹر دار الشفا بھی ان کے لانے سے مانع آئے چناں چہ جہاز ہی پر ان کا معالجہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر اسباب بھی جہاز مذکور کا شہر میں لایا جائے گا تو قباحت ہے۔

## اکبر آباد

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک شخص پریم داس نام بیراگی لبِ جمن رہتا تھا اور اپنے تئیں بیچ ہیئت درویشوں کے آراستہ کر کے اور زرِ قلب بنا کر معاش حاصل کرتا تھا ایک روز اس بدبخت نے دریائے جمن پر جا کر غسل کیا اور تھیلی قلب روپیہ کی جو کہ ہمیشہ کمر میں رکھتا تھا بہ باعث سہو کے کنارے دریا پر بھول گیا اور اپنے مکان کو چلا گیا۔ ایک خاک روب وہاں بیٹھا تھا اس نے اس تھیلی کو نقد گراں مایہ تصور کر کے بہ خوشی اٹھا لیا اور ایک کو ان روپیہ میں سے صراف کے پاس لے گیا۔ صراف نے جو بہ غور نظر کی تو حقیقت زرِ قلب پر آگاہ ہوا، اور فوراً غل مچایا۔ اتفاقاً ایک برقنداز نے آن کر خاک روب کو گرفتار کیا۔ خاک روب نے حقیقت حال من و عن بیان کی کہ یہ زر قلب پریم داس کا ہے۔ القصہ پریم داس کو بھی گرفتار کیا اور کچھ آلات صنعت اس کے گھر سے نکلے بمقدمہ روبکار ہوا، بعد تحقیقات جرم اس پر ثابت ہوا۔ ۱۴ تاریخ مجرم مذکور کو پہلے گدھے پر سوار کروا کے پھر بہ ہزار ذلت تشہیر کیا اور بعد ازاں بہ میعاد دس برس کے قید کیا۔

## لکھنؤ

از روئے مضمون ایک خط کے واضح ہوتا ہے کہ ایک روز اوائل شہر شوال میں بیچ شہر لکھنؤ کے ایک ماجرائے عجیب واقع ہوا یعنی درمیان اہلِ ہنود و اہلِ اسلام کے نزاع ہوئی اور آتش فتنہ نے سر بہ فلک کھینچا آدمی دونوں فرقوں میں سے جمع ہوئے اور بہت خوں ریزی ہوئی۔ مسلمانوں میں سے بہت آدمی کشتہ اور مجروح ہوئے۔ سبب اس نزاع کا تحقیق نہیں ہوا۔ اغلب ہے کہ سبب کچھ قومی ہو گا۔

صاحب موصوف بہ طریق دورہ بیرون جات میں گئے ہیں، چند روز خاص قصبہ نجف گڑھ میں رہے، پھر وہاں سے طرف دیہات غربی کے گئے۔

باہتمام موتی لال پرنٹر و پبلشر کے چھاپہ ہوا

---

دہلی اردو اخبار کا یہ شمارہ "تاریخ صحافت اردو" مولفہ امداد صابری سے نقل کیا گیا ہے۔

# اسعدالاخبار
## (آگرہ)

اسعد الاخبار کا ایک مجموعہ (اوایل مئی ۱۸۴۸ء تا اواخر فروری ۱۸۵۲ء) راقم الحروف نے دیکھا، جس کی حسب ذیل خصوصیات قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ اس مجموعے کا ہر شمارہ دو ورقی نہیں بلکہ ایک ورقی ہے۔

۲۔ کسی شمارے کے پہلے یا دوسرے صفحے پر اخبار کا نام، تاریخ اور نمبر شمارہ وغیرہ درج نہیں ہیں۔

۳۔ ہر شمارے کی پریس لائن حسب ذیل ہے:

"اسعد الاخبار کے مطبع میں باہتمام قمرالدین خاں
کے چھاپا گیا۔ مقام اکبرآباد۔ پھلٹی بازار"

صرف اسی پریس لائن اور بعض اندرونی اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسعدالاخبار ہے۔

۴۔ بیش تر شماروں میں سرکاری گزٹ کا خلاصہ بھی ملتا ہے۔ جس میں گزٹ کے اجراء کی تاریخیں بھی درج ہیں، جن سے اخبار کی قریبی تاریخوں کے تعین میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ کسی نہ کسی فلسفی کے مختصر "مقالات" سے ہر شمارے کا آغاز ہوتا ہے۔ آگے چل کر اس کی جگہ پر "اخبار الاخبار" کا ترجمہ چھپنے لگا۔ جو نصف کالم سے ایک کالم تک پھیلا رہتا تھا۔

پیش نظر مجموعے کا پہلا شمارہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے[1]۔

---

[1] اسعدالاخبار کے اس مجموعے کی خبروں کا انتخاب "اردو ادب" میں شایع ہوا ہے۔ دیکھئے راقم الحروف کا مضمون "اسعدالاخبار (۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۲ء کی علمی، ادبی و سیاسی خبروں کا انتخاب)" اردو ادب ۱۹۶۲ء شمارہ (۱)

## مقالات حکیم اومیرس

یہ حکیم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانسو برس بعد ہوا۔ شاعری میں کمال کا مرتبہ رکھتا تھا بہت سے نصائح اور مواعظ اس سے یادگار ہیں۔ اور اس نے اکثر قصائد خوش مضمون بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہے۔ بعد اس کے جتنے شعرا یونان میں ہوے سب نے اس کی پیروی کی اور اسے اپنا رئیس سمجھا۔ ایک بار یہ حسب اتفاق یہ حکیم والاجاہ قید میں پڑا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں سے آیا۔ جواب دیا کہ ماں باپ کے پاس سے۔ پوچھا کہ کس کام کے لیے آیا۔ بولا اس لیے کہ ایک دن یہاں سے رہائی پاکر اور آزاد ہو کر چلا جاؤں۔ لوگ اسے بہت عزیز رکھتے تھے۔ ارسطو اس کے دیوان کو ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا۔ ایک سو اسی برس کی عمر ہوئی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو شعر میں جھوٹ بولا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ جھوٹ سے شعر کا حسن بڑھتا ہے۔ اگر سچ کے خواہاں ہو تو پیغمبروں کے پاس بہم پہنچے گا۔ اس نے کہا کہ عاقل وہی ہے جو برا کہنے سے بند رہے۔ اور بدی کو نیکی کے عوض بخش دے اور اہل خیر کے ساتھ نیکی کرے۔ اور کہا ہے کہ اہل سر سے دور رہو تاکہ تم ویسے ہی نہ ہو جاؤ۔ اور کہا ہے کہ نیکی کرنے میں جلدی کرو، مبادا کاہلی آجاے یا کوئی مانع پیدا ہو، اور نہ کر سکو۔ اور کہا ہے کہ ہر چیز کا ظاہر اس کے باطن کا مخبر ہوا کرتا ہے۔ اور اس نے کہا کہ آدمی جس کام کی کثرت کرے، نیک ہو خواہ بد اسی کام میں مشہور ہو جائے گا۔ مثلاً بد کام زیادہ کرتا ہے اور نیک کام تھوڑے، تو اس کی نیکی پایۂ اعتبار سے ساقط ہو کر برائی گلے پڑے گی، اور بد کار مشہور ہو گا، پس نیکی میں کثرت کرو تاکہ بدی پایۂ اعتبار سے ساقط اور رفتہ رفتہ زائل و نابود ہو جاے اور عنداللہ و عندالناس نیک کار ٹھہرو۔ فقط

## غزل حکیم حسن علی صاحب کولوی

ہوا زخمی میں ایسے شعلہ رو کی تیغ ابرو کا
کہ رکھتا ہے وہ ہم چشموں میں شیوہ عین جادو کا

اٹھاے ہاتھ جاں سے اور لے سر پہ وبال اپنے
سپیرا بن کے پکڑے جو کوئی یہ مار گیسو کا

فلک پر جو نمایاں ہے ہلال اس کو نہ سمجھو تم
نشاں ہے قاتل سفاک کی یہ تیغ ابرو کا

فراق شعلہ رو میں چشم گریاں بن گئی مجمر
ہوا ہے اخگر سوزاں میرا ہر قطرہ آنسو کا

جو ہم پہلو میرے بیٹھا اسے دیکھا تو جل بھن کر
رقیب روسیہ مانع ہوا پہلو سے پہلو کا

کیا قاتل نے جب دو چار ہم سے چشم و ابرو کو
ہوئے مقتول ہم کھا زخم تیر و تیغ ابرو کا

## اشتہار

پرچہ اسعد الاخبار نمبر ۴۲ میں حمائل مترجم کے مطبوع ہونے کا اشتہار سامعہ افروز دین داران امصار و دیار

کیا گیا ہے۔ سو واضح ہو کہ اسی روز سے حمائل موصوف بہ سعی واہتمام تمام وبہ حسن و جمال مالا کلام چھپ رہی ہے ۔۔۔ (یہ اشتہار تقریباً پون کالم یا آٹھ انچ کا ہے)

## خبر ہوشیار پور

آج کل ہوشیار پور میں بہت چیز گراں ہے خصوصاً قلی مزدوروں کا تو دماغ بالائے آسمان ہے۔ علاوہ اس کے ایک خط کی رو سے معلوم ہوا کہ انگریزوں کی بہت بری نوبت ہے، اور ہندوستانی نہایت خوش ہیں۔ چند روز ہوئے ایک ڈاک کے سپاہی نے کسی انگریز کو کسی بات پر گالی دی اور کچھ ایسا کہا کہ اس انگریز کی ہتک عزت پر دال تھا صاحب نے اپنی بے عزتی سمجھ کر حکام کو عرضی دی کہ اس شخص کو سزا قرار واقعی دی جائے اور اس پر حکم ہوا کہ تم عدالت دیوانی میں نالش کرو۔ (از صدر الاخبار)

## خبر مصر

دہلی گزٹ میں لکھا ہے کہ ان دنوں انگلستان کی ڈاک سے مصر کی تازہ خبریوں آئی ہے کہ محمد علی پاشا ایسا مبتلائے شدائد امراض ہے کہ جان کنی کی نوبت پہنچی۔ لیکن اس ڈاک کی روانگی تک دم باقی تھا۔ اور اس کے ارکان دولت نے اس کے بڑے بیٹے ابراہیم پاشا کو مسند حکومت پر بٹھا کر روس کی اطاعت و فرماں برداری قبول کرلی۔ (از زبدۃ الاخبار)

## خبر ملک پروشیہ

امسال ملک فرنگستان میں بڑے بڑے فتنہ برپا ہوئے۔ فرانسستان (فرانس) کا حال تو ہفتہ ہائے گزشتہ میں درج اخبار ہو چکا ہے۔ اب انگریزی اخبار سے معلوم ہوا کہ رعایائے ولایت پروشیہ نے بھی بڑا دند مچایا، اور فراسیسیوں کی طرح انھوں نے بھی اپنے بادشاہ کو ردّ اور نامنظور کر کے خود سری اور حکومتِ قوم اختیار کی عجب تماشا ہے کہ رعایا کے ہاتھ بادشاہوں کا دم ناک میں آرہا ہے۔

## خبر حیدر آباد دکن

حضرت بندگان عالی کرنل لو بہادر قائم مقام رزیڈینٹ کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے اور ان کے حسن رائے اور آداب شناسی پر کمال تحسین و آفرین کی اور واقع میں کرنیل مذکور بزرگان والا شکوہ کے آداب شناس اور اخلاق ستودہ میں کامل ہے۔ اور الحمد للہ کہ شکر رنجی جو نواب وزیر الممالک بہادر کی طرف سے بندگان عالی کے دل میں تھی، بالکل رفع ہوگئی۔ ان دنوں نواب عالی جناب حسب الطلب بندگان عالی باریاب ملازمت ہوئے اور حضور کو بدرجۂ کمال متوجہ حال خود پا کر نہایت مسرور و شادمان در بارے دولت خانے میں آئے۔ (از زبدۃ الاخبار)

# خبر کلکتہ

رستم نداف داماد کرم علی حلاج نے بہ علت قتل زن و فرزند کے پھانسی پھائی۔ بعد پھانسی پانے کے موکلان جس اور جلادوں نے اس کی قوم کے لوگوں سے ہر چند کہا کہ اس کی لاش لے جاؤ اور گاڑھ دو۔ بے خبروں نے، باوجودے کہ اس کی وصیت بھی تھی، قبول نہ کیا اور کہا کہ اس کو بھنگیوں نے ہاتھ لگائے ہیں، اب اگر ہم چھوئیں گے تو گناہ ہوگا۔ اور ہماری قوم میں ہمارا حقہ پانی بند کیا جائے گا۔ غرض کہ نہ اس کی تکفین و تدفین کی، نہ جنازے کی نماز پڑھی۔ افسوس جو لوگ اپنے کو مسلمان کہتے ہوں اور پھر وہ ایسی حرکت کریں ان کو اسلام سے کیا بہرہ ہے۔ اور کلکتہ میں کسی نے ایک عورت کو مار ڈالا، سو دیوان علی نام اسی عورت مقتولہ کا پہلا خصم اشتباہ جرم میں پکڑا گیا ہے۔ اور بہو بازار میں بھی ایک عورت ماری گئی۔ غالب کہ اس کو بھی اس کے خصم اور ناتے والوں نے مار ڈالا۔ اور ایک بھنگن نے اپنے خصم کو مار ڈالا اور اپنے تئیں اپنے ہاتھ سے زخمی کرکے لوگوں کے آگے ظاہر کیا کہ میرا خصم مجھے مار ڈالنا چاہتا تھا، جب قادر نہ ہوا تو اس نے اپنے تئیں آپ کو ہلاک کیا۔ وہ عورت ابھی اسپتال میں ہے اور یہ واقعہ مولا علی کی درگاہ کے متصل واقع ہوا۔ اور گاسپر فرنگی بہ علت غارت جامہ ہائے طالب علماں مدرسۂ طبابت کوتوال کی حوالات میں ہے۔ (از سلطان الاخبار)

# خلاصہ گورنمنٹ گزٹ

مقام آگرہ منگل کے دن مئی مہینے کی ۹ تاریخ ۱۸۴۷ء سرکولر آرڈرس مصدرہ صاحبان دیوانی عدالت ملک غربی (۲، ۷، ۵) ممالک مغربی کے سول ججوں کے نام۔ واضح ہو کہ بسبب وضوح غلطی کے ترجمہ اردو سرکیولر آرڈر صدر دیوانی عدالت مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۴۶ء مندرجہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ مشتہرہ ۱۶ دسمبر سنہ الیہ میں حکام ذوی الاحتشام اس ترجمہ اصلاح یافتہ کو بغرض اطلاع جمہور انام کے مشتہر فرماتے ہیں ...........

(یہ اشتہار جو ۶ انچ پر پھیلا ہے۔ اسی کے ساتھ اسعد الاخبار کا یہ شمارہ ختم ہو جاتا ہے۔ جلی قلم سے آخری سطر حسب ذیل ہے۔)

---

اسعد الاخبار کے مطبع میں باہتمام قمر الدین خاں کے چھاپا گیا۔ مقام اکبرآباد۔ پھلٹی بازار

جلد سویم

# فواید الناظرین

نمبر تئیسواں ۲۳

محررہ سیزدہم ماہ نومبر ۱۸۴۸ء عیسوی روز دوشنبہ

قیمت اس پرچہ کی چار آنہ ماہوار، جاری ہوتا ہے مہینہ میں دو بار، محصول ڈاک ذمہ خریدار

## کرۂ زمین کا حال

یہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ اہل فرنگ کی تحقیقات سے یہ بات بالکل تحقیق ہوئی ہے کہ شکل زمین کی گول مثال نارنگی کے ہے، جیسے کہ کرۂ زمین کی شکل دوسرے صفحہ پر لکھی جاتی ہے۔ اور چوں کہ شکل زمین کی تصویر میں گول نہیں لکھی جا سکتی، اس واسطے کرہ کو دو ٹکڑے کر کے لکھتے ہیں، اس طور پر کہ جیسے نارنگی کو دو ٹکڑے کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اہل فرنگ کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ زمین انیس کروڑ اسٹھ لاکھ سولیں ہزار چھ سے اٹھاون میل مکسر ہے۔ اور زمین کے تین حصے کئے ہیں جن میں سے دو حصہ پانی ہے اور ایک حصہ خشک زمین۔ اس نقشہ زمین پر بڑے بڑے ملک لکھ دیئے ہیں۔ ایک بڑے سطح پر جو پانی ہوتا ہے اس کو بحر کہتے ہیں اور ایک بڑے سطح زمین کو بر کہتے ہیں۔ عمق سمندروں کا چند گز سے لگا کے دو اور تین اور پانچ میل تک ہوتا ہے۔ نقشہ کرہ زمین کو دو آدھے آدھے کرہ میں لکھتے ہیں۔ ایک مشرقی آدھا کرہ زمین پر ملک فرنگستان اور ملک ایشیا اور ملک الفریقہ ہے، اور مغربی آدھے کرہ میں جنوبی اور شمالی امریکا ہے، یعنی نئی دنیا ہے جو کہ قریب تین سے پچاس برس سے لوگوں پر ظاہر ہوئی ہے۔

ملک امریکا ملک فرنگستان اور الفریقہ سے بحر اوقیانوس سے علیحدہ کیا گیا ہے، اور یہ بحر تین ہزار میل چوڑا ہے۔ اور ملک ایشیا سے ملک امریکا بحر خاموش سے جدا ہوا ہے۔ بعضے صاحب ملک ایشیا کو نہیں سمجھتے۔ ان کو جاننا چاہیئے کہ ملک ایشیا سے مراد ملک ہندوستان، ایران، کابل، چین، تاتار، برما، تبت، شام عرب وغیرہ ہے۔ اور اس لفظ کو ملاحظین کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ اکثر کام آتا ہے۔ جنوب میں ایشیا کے بحر ہندوستان واقع ہے اور دونو قطبوں پر جنوبی اور شمالی سمندر واقع ہیں۔ چھوٹے چھوٹے حصہ زمین کے جو کہ چاروں طرف سمندر سے گھرے ہوتے ہیں جزیرے کہلاتے ہیں اور جنوبی ایشیا میں بہت بڑا جزیرہ مسمی جزیری بارنیو اور دین دیمنز لینڈ اور لنکا اور میدگیسکر اور سلسلی اور انگلستان اور جزیرہ برف وغیرہ ہیں اور مغربی کرہ زمین پر الونا اسکوشا اور نیوزلند اور سینڈوچ، اور مغربی ہندوستان کے جزیرہ ہیں۔

## حال آغا محمد شاہ ایران کا

ایران میں یہ بڑا بادشاہ گزرا ہے۔ اور یہ وہی بادشاہ تھا جو کہ خوجہ تھا۔ اور جب آغا محمد بادشاہ ایران کا ہوا تو عراق اور فارس اور کرمان اور استرآباد

اور مازندران اور گیلان کا مالک ہو گیا۔ لطف علی خاں شاہ سابق جس کے دل میں ہراس نہیں آیا تھا پہلے طرف کرمان کے اور بعدہ طرف خراسان کے خیر و عافیت سے چلا گیا۔ آخر کار اس نے بہت سی سرگذشتوں کے بعد ایک گروہ اپنے رفیقوں کا جمع کر کے شہر کرمان کو حملہ کر کے لے لیا اور یہاں اس نے پھر ایک دفعہ توزک بادشاہی کا حاصل کیا، لیکن تمام اس کے کارہائے نمایاں میں سے یہ اخیر فتح تھی، آغا محمد نے بسرعت تمام فوج کثیر سے واسطے پامال کرنے لطف علی کے جو بعد شکست کھانے کے اور بھی دلیر ہوتا جاتا تھا، طرف شہر کرمان کے کوچ کر کے اس کو محاصرہ کر لیا۔ محاصرہ چار مہینے رہا لیکن دغابازی سے دروازے قلعہ کے کھل گئے۔ لطف علی خاں اگرچہ چاروں طرف سے گھر گیا تھا تس پر بھی تین گھنٹے لڑتا رہا اور وقت رات ہوئے وہ تختوں کے پل پر سے جو خندق پر تھا تین ہمراہیوں سمیت دشمنوں کے بیچ میں سے نکل کر بھاگ گیا۔ صبح کو جب آغا محمد نے سنا کہ شیر جال سے نکل گیا، وہ نہایت غضب ناک ہوا اور غصہ بے گناہ باشندوں پر نازل کیا۔ دل میں ایسے بیان سے درد ہوتا ہے، ہر ایک مرد جوان شہر میں تھا قتل ہوا یا اندھا کیا گیا اور جب قاتل بھی خونریزی سے تھک چکے تب بادشاہ کے دل میں ٹھنڈک پڑی۔ بیس ہزار عورتیں اور اطفال سپاہیوں کو کنیزی اور غلامی میں دیئے گئے۔ واضح ہوتا ہے کہ ستر ہزار آدمی اس شہر میں اندھے ہوئے اور اس سے بھی زیادہ قتل ہوئے۔ لطف علی خاں تھوڑے دنوں بعد اس بے رحم دشمن کے حوالہ کیا گیا جس نے اس کی نسبت نہایت زبوں حرکتیں کر کے اس کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور اس کو طہران میں اسیر بھیج دیا، جہاں وہ بعدہ قتل ہوا۔ ..... لطف علی خاں کو بسبب اس کی شجاعت اور دلیری کے اگر ایران کا رستم ثانی کہیں تو بجا ہے، کس واسطے کہ تاریخ میں اس کی بڑی بڑی شجاعت اور دلیری کا بیان لکھا ہے۔ اب شاہ آغا محمد کے وقت میں جس شخص پر ذرہ بھی شبہ دعوئے سلطنت کا پڑا وہ قتل ہوا یا اندھا کیا گیا۔ آغا محمد صرف اس وحشی بدلے ہی پر راضی نہ ہوا بلکہ اس نے مُردوں سے بھی بدلہ لیا۔ اس نے حکم دیا کہ ہڈیاں نیک کردار کریم خاں شاہ سابق ایران کی کھودی جاویں اور طہران کو بھیجی جاویں۔ جن کو اس نے معہ ہڈیوں نادر شاہ کی اپنے محل کے دروازہ میں گڑوا دیں تاکہ وہ ہر روز اوپر گور دو بڑے دشمنوں کی اپنے خاندان کے قدم رکھے .... اس طرح کے آدمی کی لیاقتوں اور اچھے اوصاف کے بیان کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی لیکن باوجود اس کے سخت حکمرانی کے بباعث اس کی تدابیر دانشمندی اور دادگستری اور تیزی عقل کے ایران میں امن و امان ہو گیا اور زراعت اور تجارت پھر ہونے لگی۔ بڑی وارداتیں اس بادشاہ کی سلطنت میں یہ ہوئیں کہ اس نے جارجیا اور خراسان کو تسخیر کیا اور شہر طفلس (میں)، جو جارجیا کا دار الخلافہ ہے خوب لوٹ ہوئی اور ہر قسم کا ظلم جو بسبب دشمنی قوم، تعصب مذہب کے ظہور میں آتا ہے واقع ہوا۔ بموجب حکم کے لڑکے

اور خوبصورت عورتیں قتل عام سے بچ رہیں تاکہ وہ فتح کرنے والوں کی کنیزی اور غلامی میں کام آویں۔ عبادت خانے عیسائیوں کے منہدم کیے گئے اور جو پادری ہاتھ لگا وہ قتل ہوا۔ پندرہ ہزار آدمی اس شہر سے اور دس ہزار اور اور شہروں اور اضلاع سے اسیر ہوئے اور ایران کی فوج نے معہ بہت سے مال غنایم کے مراجعت کی۔ دوسرے سال آغا محمد نے بعد فتح مذکورہ بالا کے طرف مشہد مقدس کے کوچ کیا اور تمام چھوٹے چھوٹے حاکموں نے اس کی مطابعت قبول کی۔ ظاہر میں اس کا ارادہ زیارت روضہ حضرت امام رضا کا اور سزا دینے ان لوگوں کا جنھوں نے روضہ موصوف کو لوٹ لیا تھا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اس کا اصل مطلب یہ تھا کہ اپنی حکومت خراسان پر قایم کرے اور ترکوں کو ان کی یورشوں سے باز رکھے اور اس دولت کا جو نادر شاہ کی اولاد کے پاس ہے قبضہ حاصل کرے۔ جس وقت کہ فوج ایران کی قریب شہر کے آئی بدنصیب اندھے شاہ رخ نے واسطے استقبال کے باہر آن کر آغا محمد کی متابعت قبول کی اور آغا محمد معہ تمام اپنے امیروں کے پاپیادہ امام کے روضہ میں گیا، بعد زیارت کے اس نے شاہ رخ سے جواہرات جو اس کے پاس تھے اور جو اس نے اپنے بیٹوں سے چھپا رکھے تھے طلب کیے۔ ہر چند بدنصیب بڈھے بادشاہ نے قسمیں کھا کر کہا میرے پاس جواہرات نہیں ہیں لیکن آغا محمد نے اس کو ایسی طرح طرح کی عقوبت پہنچائیں کہ اس نے سب قبول کر کر جواہرات حوالہ کیے لیکن اس لعل کو جو شہنشاہ اورنگ زیب کے تاج میں تھا اور خاص جس کے لیے آغا محمد کو زیادہ تر تحقیقات تھی اس نے ہرگز نہ بتایا جب تک کہ عقوبت سے اس کی جان نکلنے کو نہ ہوئی۔ اسی وقت آغا محمد نے حکم دیا کہ اب تکلیف نہ دو اور شاہ رخ نے کہا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے یہ مصیبت اپنے اوپر ڈالی۔ بعد اس کے اس نے حکم دیا کہ شاہ رخ کا تمام کنبہ مازندران میں بھیجا جاوے لیکن یہ بدنصیب پوتا نادر شاہ کا دو چار ہی دن بعد روانہ ہونے کے مشہد سے بہ سبب عقوبت کے جو اس نے اٹھائی تھی بیچ چونسٹھ برس کی عمر میں مر گیا۔ آغا محمد بیچ تیاری مہم بخارا کے ... مصروف تھا اور اس کو خبر پہنچی کہ روس والے دریائے ارمکسیس سے اتر آئے اور آذربائیجان کے لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بہ سبب فوت ہونے کیتھرائن ملکہ روس کے بیچ مہینے نومبر ۱۷۹۶ عیسوی کے ایران اس بڑے خوف عظیم سے بچ رہا۔ باوجودیکہ کیتھرائن کے جانشین نے فوج ایران سے بلوائی ہے لیکن آغا محمد نے شروع بہار میں پھر جارجیا کی طرف جانے کا ارادہ کیا، وہ شہر شیشا تک پہنچا تھا کہ پیمانہ اس کی عمر کا لبریز ہو گیا۔ دو اس کے خدمت گاروں نے، جن کو اس نے قتل کرنے کا جز وی خطا کے لیے حکم دیا تھا اس کے خیمہ میں آن کر سوتے میں اس نہایت عاقل اور نہایت ظالم بادشاہ کو خنجروں سے مار ڈالا۔ سر جان مالکم صاحب لکھتے ہیں کہ ابتدائے عمر میں آغا محمد کی پانچ یا چھ برس کی عمر تھی وہ بموجب حکم عادل شاہ کے خوجہ کیا گیا تھا اور اس سبب سے اس کو آغا کہتے تھے۔ اس کا بدن ایسا دبلا تھا کہ دور سے

پندرہ برس کا لڑکا معلوم ہوتا تھا اور بسبب جھریوں کے بڑھیا عورت سے مشابہت رکھتا تھا اور جب کہ اس کے چہرہ پر خفگی آتی تھی تو وہ نہایت بدشکل معلوم دیتا تھا، کریم خاں بسبب اس کی دانائی کے اس کو پیران وضع کہتا تھا، اس کی ساخت ایسی تھی کہ وہ ہر ایک طرح کی مشقت کو سہ سکتا تھا اور ہر قسم کے عیش و عشرت سے نفرت کرتا تھا۔ اور اس کو شکار کا شوق اس قدر تھا کہ اس نے قریب تمام اپنی زندگی گھوڑے کی پیٹھ پر بسر کی۔ ایک دن وہ کالی سوکھی ہوئی روٹی کھٹا دودھ ایک ایک ایرانی سپاہی سے لے کر کھا رہا تھا کہ ایک نے اس کے سرداروں میں سے بھی اس کی تقلید کی۔ بادشاہ نے بمجرد دیکھنے اس بات کے اس کو منع کیا اور کہا کہ اپنی شیرینی اور نعمت جس قدر تمہارا جی چاہے کھاؤ لیکن میرے سپاہی کا کھانا کبھی نہ چھوؤ۔ یہ بادشاہ طمع بہت رکھتا تھا۔ وہ لوگوں کی سیرتوں اور دل کی باتوں کو خوب جانتا تھا، یہی واقفیت اور حکمت مخفی رکھنے اپنے مقصود کے موجب اس کی کامیابی کی دشمنوں پر ہوئی۔ ان سے وہ قصد لڑنے کا نہ کرتا تھا جب تک کہ حکمت کام نہیں نکلتا تھا اور میدان رزم میں بھی بہ نسبت تلوار کے اس کی تدبیر سے زیادہ مطلب براری ہوتی تھی۔ اس کے ایک نہایت لیئق اور معتمد وزیر سے پوچھا گیا کہ آغا محمد بذاتِ خود بہادر ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اس کی بہادری میں کوئی شک نہیں لیکن مجھے کوئی ایسا موقع یاد نہیں جس میں اس کو ظاہر کرنے اپنی شجاعت کا قابو ملا ہو۔ اس بادشاہ نے ہمیشہ عقل و حکمت علمی سے اپنا کام نکالا اور کبھی ہاتھ کو واسطے حاصل کرنے کسی بات کے کام نہیں فرمایا۔ پہلے کوشش اس نے واسطے حاصل کرنے طاقت کے کی اور دوسرے واسطے قائم رکھنے اس طاقت کے اپنے خاندان میں۔ واضح ہوتا ہے اس بادشاہ نے تدبیریں جو واسطے بچانے تخت کے کیں لیکن وہ خود غرضی کے لیے نہیں تھیں۔ اور وہ اکثر بروقت ذکر ولی عہد کے کہتا تھا کہ میں نے اس قدر کشت و خون اس لیے کیا ہے کہ بابا خاں اطمینان سے سلطنت کرے، اپنے دو بھتیجوں یعنی فتح خاں کو جسے وہ پیار سے بابا کہتا تھا اور حسین علی خاں کو وہ بجائے اپنے فرزند کے جانتا تھا، اور صرف فتح علی خاں کے لیے جس کو وہ بادشاہ کرنا چاہتا تھا، اس نے اپنے بہادر سوتیلے بھائی جعفر علی خاں کو جس کا وہ خود اپنے سرفرازی کا ممنون تھا دغا سے قتل کیا۔ جب کہ بے انتظامی، جو بہ سبب آغا محمد کے واقع ہوئی ہے، موقوف ہوگئی۔ حاجی ابراہیم نے جو بادشاہ متوفی کے مرتے دم تک وزیر اعظم اور معتمد رہا، فتح علی خاں کو بادشاہ مشتہر کر دیا۔ بروقت تخت نشینی فتح علی خاں کے گونہ فساد اٹھا تھا لیکن وہ بغیر لڑائی بھی ہونے کے رفع ہوا اور اس وقت سے آج کے دن تک ملک میں کسی نوع کا فساد نہیں ہوا ہے۔ بہ لحاظ دعوئ شمالی مغربی سرحد کے فتح علی شاہ کامیاب نہیں ہوا کیوں کہ جارجیا روس والوں کا ضلع ہوگیا اور فوج جو واسطے حفاظت قلعوں مقام مذکور کے تھی کناروں بحر روس تک اور جنوبی کناروں کے بحر خذر تک ہو گئے خراسان میں بہت سے سرداروں نے برائے نام متابعت قبول کی اور گاہ گاہ خراج ادا کرتے تھے۔ ہرات بیچ قبضہ بادشاہ کابل کے آگیا۔

## اشتہار

واضح ہو کہ تفریح طبع کے واسطے پندرہویں روز مجلس مشاعرہ راقم کے مکان میں منعقد ہوتی ہے۔ چوں کہ سب اضلاع کے رئیس اس سے حظ حاصل نہیں کرسکتے لہذا راقم کو یہ منظور ہے کہ ہر ایک مشاعرہ کی غزلیں ایک دو ورقہ [پرچا] مثل اخبارات کے طبع ہوا کرے۔ اور چوں کہ بعض شعرا علم عروض و قافیہ سے کم ماہر ہوتے ہیں اس لحاظ سے نصف اخیر صفحہ میں اُس کے اس کا بیان ہو، کہ خریدار اس کے علم عروض و قافیہ سے واقف ہو جاویں اور شدہ شدہ ایک تذکرہ شعرائے حال کا بہ سبب اس کے کہ شروع غزل میں حال مختصر شاعر کا مندرج ہو گا تیار ہو جائے گا۔ اور بنظر رفاہ عام چار آنہ ماہواری جو کہ صرف کاغذ اور چھپائی کے واسطے تھا قیمت اس کی مقرر کی۔ ہاں اگر غزلیں زیادہ ہوں گی اور پرچہ اس قدر بڑھ جاوے کہ اس کے صرف کے واسطے وہ قیمت کافی نہ ہو تو فی ورق کچھ مناسب قیمت زیادہ کرنی پڑے گی۔ اور مصرع طرح مشاعرہ آئندہ کا اس کے اخیر میں طبع ہو گا۔ لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو اس پرچہ موسوم بہ معیار الشعرا کا خریدنا منظور ہو تو درخواست اپنی راقم کے پاس مدرسہ آگرہ میں ارسال فرماویں۔ اور محصول ذمہ خریدار ہو گا۔ یہ پرچہ بتاریخ ۲۱۔ نومبر روز سہ شنبہ کے طبع ہو گا۔ مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۴۸ء

فقط العبد ابوالحسن مدرس فارسی مدرسہ آگرہ

## رائے مہتمم

حقیقت میں یہ پرچہ مسمی معیار الشعرا جو مولوی صاحب کی کوشش سے جاری ہو گا، نہایت خوب ہو گا۔ اور اس علم کے در باب میں اب تک کوئی پرچہ نہیں نکلا تھا اور قیمت بھی انھوں نے نہایت کم رکھی ہے کہ کسی شائقین علم اشعار کو اس کا لینا گراں نہ گزرے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی ابوالحسن صاحب مہتمم اس پرچہ کے بہت عاقل اور سنجیدہ آدمی ہیں۔ جس کسی صاحب کو اس پرچہ کی خریداری منظور ہو یا تو ایک درخواست خاص بنام مولوی صاحب ممدوح کے مدرسہ آگرہ میں یا اس نیاز [مند] کے پاس بھیج دیں۔ فقط الراقم مہتمم فوائد الناظرین۔

## حال مروارید یعنی موتی کا

مروارید اور صدف یعنی سیپ ایک ہی مادہ سے پیدا ہوتی ہیں مگر مروارید کی پیدائش میں رائیں مختلف ہیں۔ بعضوں کے نزدیک مروارید ایک مادہ منجمدہ ہے اور مادہ یا تو گوشت کے اندر یا گوشت کے باہر ملا ہوا باطن صدف سے اس طرح پر جمع ہو کر منجمد ہوتا ہے کہ ظاہر صدف میں کوئی رخنہ پایا نہیں جاتا۔ اور بعضوں کے نزدیک جرم صدف میں اتفاقیہ یا بہ سبب خراش کیڑوں کے سوراخ ہو جاتا ہے، اس سبب سے جو مادہ کہ جسم جانور سے صدف کی پیدائش کے واسطے نکلتا ہے، قریب گوشت کے جمع ہو کے موتی بن جاتا ہے۔ بہر حال ان دونوں صورتوں میں موتی بن سکتا ہے چناں چہ مشاہدہ سے دریافت ہوتا ہے کہ ایسا ہی مادہ اور حیوانات میں بھی بغیر ظاہر ہونے کسی علامت خارجی کے جمع ہو کر کوئی چیز بن جاتی ہے، مثلاً مثانہ انسان میں مادہ کثیف الزج

جمع ہو کر تھیری بن جاتا ہے۔ جس مادہ سے کہ مروارید بنتا ہے وہ مادہ ہمیشہ گوشت جانور میں سے صدف بنانے کے واسطے خارج ہوتا رہتا ہے، اگر حسبِ اتفاق وہ مادہ کثیر ہو تو جسم گوشت کا اس کو بقوت جاذبہ باطن صدف کے متصل موتی بناتا ہے اور ہمیشہ جانور میں سے موافق اس کی عمر کے اور اخراج مادہ کے موتی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات موتی گوشت کے اندر بھی بن جاتے ہیں اور گوشت سے پیوستگی کامل نہیں حاصل کرتے بلکہ گوشت میں بذات خود جدا رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ثابت ہے کہ موتی اسی مادہ جسمی سے کہ مذکور ہو چکا، بنتا ہے۔ مگر بلاشک دونوں ترکیبوں مرقومہ بالا سے پیدا ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اول گوشت میں موتی بن کر بعد ازاں صدف کی طرف آتا ہو اور وہاں پختگی پاتا ہو۔ بعضوں کے نزدیک سبب رخنہ ہونے کے صدف میں مادہ مذکور موتی بن جاتا ہے۔ اس دلیل سے کہ جس صدف میں رخنہ نہ ہو اس میں موتی بھی نہ ہوگا۔ ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ دو اقسام کے کیڑے بدن میں پہنچ کے اس کے طول کی طرف میں متوازی ایک یا ڈیڑھ انچ کے سوراخ کرتے ہیں پھر باہر کے متوازی اس سوراخ کے دوسرا چھید کرتے ہیں تب موڑ کی جگہ ایک دوسرا سوراخ ہو جاتا ہے، اس سوراخ میں مادہ مذکور جمع ہو کے موتی بن جاتا ہے۔ موتی ترکیب صناعی سے بھی صدف میں پیدا کر سکتے ہیں، اس طریق سے کہ صدف کو ہوشیاری کھول کر اور تھوڑا سا اندر کھرچ کر اس جگہ مدور ٹکڑا صدف کا ڈال دیتے ہیں اس سبب سے مادہ مذکور جانور میں سے خارج ہو کر اس جگہ جمع ہوتا ہے اور چند سال میں موتی بن جاتا ہے۔ اس طرح کے تجربات فنلینڈ اور اور ملکوں میں بھی ہوئے ہیں مشہور ہے کہ لینس صاحب نے ایک ترکیب موتی پیدا کرنے کی ایجاد کی تھی لیکن وہ اب تک تحقیق کو پہنچی۔ قیمت موتی کی قد و قامت اور آب و تاب اور صورت و رنگ پر منحصر ہے۔ مگر بیشتر قدر اس کی قد و قامت پر ہوتی ہے۔ اگرچہ اور صفات میں کچھ کمی ہو حسن مروارید دورہ کامل اور صفائی اور سفیدی رنگ اور بے داغ ہونا اس کے جرم کا ہے۔ اہلِ روم موتی کے بہت متلاشی رہتے تھے۔ سروِلیس اور مارکس اریلیس نے ایک موتی کہ قیمتی پانچ لاکھ روپیہ کا قیصر روم کے نذر گذرانا تھا، اور کلیوپیٹرا ایک موتی قیمتی پچیس لاکھ روپیہ کا سرکہ میں پیس کر ایک دعوت میں پی گئی تھی۔

## اخبار حال صورت مہم پنجاب کا

واضح ہو کہ دیوان مولراج جو ملتان میں بیٹھا ہوا سرکش ہو رہا ہے ان دنوں میں دق اور حیران ہے۔ اور ناظرین اخبار نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ چھٹی اور ساتویں تاریخ ماہ حال کو اس نے فوج انگریزی سے شکست فاش کھائی اور اب بہادران انگریزی کا یہ ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ جب فوج مقام بمبئی کی پہنچے اس وقت محاصرہ ملتان کریں۔ غرض یہ ہے کہ اب ملتان کا حال تنگ ہے اور آثار ظاہری سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند روز میں

تسخیر ہو جائے گا۔ لیکن لاہور سے کنارہ دریاے چناب کے اس طرف قریب گیارہ ہزار فوج انگریزی پڑی ہوئی ہے اور عنقریب سپہ سالار یعنی کمنڈر انچیف صاحب جن کو جنگی لاٹھ کہتے ہیں وہاں پہنچیں گے اور دوسری طرف دریاے مذکور کے فوج چتر سنگھ اور شیر سنگھ وغیرہ کی تعداد میں قریب بیس ہزار کے مقیم ہے۔ اس لیے خیال میں آتا ہے کہ اس دریا کے قریب سخت لڑائی ہو گی لیکن اب تک سکھوں نے اس قدر دلیری نہیں کی ہے کہ دریاے چناب کو عبور کریں، اور یہ ایک افواہ شہر دہلی میں ہے کہ شیر سنگھ انگریزوں کی فوج سے بھاگ گیا لیکن اس کا یقین نہیں ہو سکتا جب تک وہ اخبار محقق میں نہ لکھی جائے گی۔ ان دنوں میں جو اخبار قابل ملاحظہ کے معلوم ہو گا وہ فوراً لکھا جائے گا۔

## خبر دہلی

کل کے دن اکیسویں تاریخ ماہ نومبر کو گورنر جنرل بہادر لارڈ ڈال ہوسی صاحب دام اقبالہ قریب گیارہ بجے کے دہلی میں داخل ہوئے اور سلامی ہوئی اور کوٹھی سر طامس مٹکف صاحب بہادر میں اُترے۔ یہ لاٹھ صاحب بہادر نہایت مُدبر اور عقلمند ہیں اور علم سے بہرہ کافی رکھتے ہیں۔ کئی دفعہ سخت لڑائیوں میں لڑے ہیں۔ ان کا قول یہ ہے کہ یہاں بالکل امن رہے گا لیکن اب ہوا کہ سکھ لوگ خواہ نخواہ جنگ کو طلب کرتے ہیں خیر اگر وہ لڑائی چاہتے ہیں انگریزی گورنمنٹ بھی مستعد ہے۔ خبر ہے کہ لاٹھ صاحب موصوف بائیسویں ۲۲ تاریخ ماہ حال کو یعنی آج وقت شام کے دہلی سے روانہ ہو گئے

یقین ہے کہ بعد سزا دینے اور زیر کرنے سرکشان پنجاب کے واسطے امن اور بہتری خلقت ہندوستان کے بہت سی تجویزیں کریں گے۔

## خبر ملتان

واضح ہو کہ مولراج نے ایک ایسی جگہ پر قبضہ کیا تھا کہ دوستان سرکار انگریزی کو بہت دق کرتا تھا سو جنرل وس صاحب نے بھی ایسے مقام پر قبضہ کرنا چاہا کہ اس کے سبب دشمن آگے نہ بڑھ سکیں۔ چناں چہ دوسری اور تیسری اور چوتھی تاریخ نومبر کو فرودگاہ لشکر سے ایک میل کے فاصلہ پر نالہ کو دائیں طرف چھوڑ کر ایک مورچہ بنایا گیا اور چھ توپیں نئے قسم کی اس پر قائم کی گئیں، مورچہ انگریزوں سے آٹھ نو سو گز کے فاصلہ پر دشمنوں کے مورچہ تھے جن پر بارہ توپیں سنی جاتی تھیں اور بسبب بلندی کے انھیں توپوں سے وہ دوستان سرکار انگریزی کی کمپنیوں پر گولہ مارتے تھے۔ بالجملہ ۶ تاریخ درمیان سپہ کار انگریزی محافظ مورچہ اور ملتانیوں کے خوب لڑائی ہوئی، تین دفعہ اعدا حملہ آور ہوئے اور شکست کھا کھا کر ہٹ ہٹ گئے۔ فوج انگریزوں میں سے کل دس پیادہ ہندوستانی مارے گئے اور ۴ گورہ اور سات ہندوستانی پیادہ زخمی ہوئے اور بسبب اس کے کہ دشمنوں نے بہاول خاں کی سپاہ کے لوگ اپنے تئیں قرار دیا قریب میں آکر کپتان لینڈ صاحب اور بہت سپاہی رجمنٹ ۳۲ کے بھی مارے گئے سو اس واردات کے واقع ہونے سے ۶ تاریخ یہ قرار پایا کہ چودہ چودہ سو آدمیوں کے دو کولم بسر کردگی لفٹنٹ کرنیل فرینکس

صاحب کمانیر رجمنٹ ملکہ اور لفٹنٹ کرنیل بروک صاحب رجمنٹ ۳۲ ملکہ اور چھ سو سوار زیر حکم میجر ویلر صاحب اور ایک توپ خانہ اسپی زیر حکم برگیڈیر مارکھم صاحب گھنٹہ بھر رات رہے نالہ کے شرق کی طرف سے جو کہ کیمپ دوستان انگریزی بازو پر ہے چکر کھا کر دشمنوں کے بازو پر حملہ کرنے اور میجر اڈورڈس صاحب کی سپاہ ابھی وقت نالہ کی طرف اوپر جاوے، اور سوائے دو گھوڑے چڑھی توپوں کے سب بھاری توپیں بٹھادی جاویں اور طرف لفٹنٹ ہولاک صاحب مع سپاہ کورٹلینڈ صاحب اور ہزار آدمیوں لفٹنٹ ایک صاحب اور پانچ سو سپاہ میجر اڈورڈس صاحب کی تعین کی گئی۔ گیارہ بجے رات کے یہ سپاہ مقام ماموره پر جاکر قایم ہوئی اور وہاں کچھ دیر ابھی نہ ہوئی تھی کہ چھ کمپنیاں کورٹلینڈ صاحب کے جن میں سب پوربیہ تھے دشمنوں کے پاس چلی گئیں مگر اتنی خیر گذری کہ اپنے افسروں کو نہ تو کچھ آزار پہنچایا اور نہ قید کر کے مولراج کے پاس لے گئے۔ الغرض ان کے جانے سے دشمنوں کو بہت دلیری حاصل ہوئی اور وہ اور لوگوں کو بھی ترغیب شامل ہو جانے کی کرنے لگے اور بفرط نشاط غل مچانے لگے لفٹنٹ صاحب نے یہ حال دیکھ کر فوراً کمک منگوائی۔ چنانچہ دو کمپنیاں گوروں کی اور دو کمپنیاں تلنگوں کی فوراً ان کے پاس جا پہنچیں اور باوجودیکہ یہ موقع نہایت خوف کا تھا لیکن بالاک صاحب اور پٹین صاحب اور بینی صاحب بہ کمال استقلال ٹھہرے رہے اور جنرل وس صاحب نے بھی روز استقلال کو بہت کام فرمایا کیونکہ فیروز پور اور سندھ سے اب تک فوج نہیں آئی اور دوستان سرکار کو اپنی جس فوج پر کمال بھروسہ تھا اس کی وفاداری کا یہ حال ہے) اور چاہا کہ کوئی تدبیر ایسی کی جاوے کہ دشمنوں کا زعم اور عزم ٹوٹ جاوے اور سپاہ انگریزی کا دل بڑھ جاوے۔ اس اثنا میں صبح ہو گئی اور فوج کو حکم ہوا کہ جلد کچھ پکا کھا کر ساڑھے نو بجے تیار ہو جاویں۔ ہنوز کھانا پکانے کی تیاری بھی نہ ہوئی تھی کہ خبر حملہ آوری سپاہ مولراج لشکر اڈورڈس صاحب پر سنی گئی۔ مگر بہت سے زد و خورد اور چپقلشوں کے جیسا کہ پاس کی لڑائی میں اکثر ہوتا ہے، دشمن بہت نقصان سے ہٹ گئے۔ اس میں فوج انگریزی بھی ان کی مدد کو جا پہنچی اور بعدہٗ نہر پر ٹھہر کے اور ساز و یراق سے آراستہ ہو کر مخالفوں پر جا گرے اور ایک مورچہ فتح کرنے گئے اور سب توپیں چھین لیں اور باوجود اس کے بہت کم آدمی فوج منصورہ میں سے مارے گئے۔ اور دشمنوں کا بڑا نقصان ہوا۔ اور ہری سنگھ کمانیر نے سواروں کے جو کہ ایگنیو صاحب سے دغا کر کے دشمنوں سے جا ملا تھا زخم کاری کھایا۔ اس لڑائی میں صرف دو افسر انگریزی مارے گئے اور کوئی اور افسر انگریزی زخمی نہیں ہوئے اس لڑائی میں سواران بے آئین بہت شجاعت اور آہنگ سے دشمنوں کے مورچوں میں گھس گئے اور توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت مولراج کسی معبد میں اپنے بھتیجے کی کریا کرم میں جو کہ ۶ تاریخ کی لڑائی میں مارا گیا تھا مصروف تھا۔ اور جب اس کے آدمی شکست کھا کر اس کے پاس گئے تو اس نے اپنے سرداروں کو بہت ملامت کی اور کہا کہ افسوس ہے کہ تم اپنی توپیں چھنوا آئے۔

وقت روانگی چھٹی تک پانچ توپیں دشمنوں کی لشکرِ منصورہ میں آگئی تھیں اور کرسٹی صاحب اور توپوں کی تلاش میں گئے تھے۔

## خبر پشاور

حال مفصل پشاور کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ ۲۳ تاریخ اکتوبر کو سب سکھ سپاہ پشاور نے بلوہ کیا اور دوسرے دن کرنیل میر جنگی شاہ کی مسلمان رجمنٹ نے بھی، جس پر میجر لارنس کو اعتماد تھا، رزیڈنسی پر گولہ مارے۔ سو میجر موصوف نے اپنے ٹھہرنے کچھ فائدہ نہ جانا اور ایک گھنٹہ پہلے ان کے حملہ آور ہونے کے مع لوئی صاحب اور مسٹر طامس اور ان کی بی بی اور پچاس افغان سواروں کے جنوب کی طرف کے ایک دروازے سے نکل گئے اور ۲۵ تاریخ بہ امن وامان کوہاٹ میں پہنچے۔ کہتے ہیں کہ اگر پانچ منٹ پہلے افسران مذکورین نہ بھاگ جاتے تو بے شک ان ناعاقبت اندیشوں کے پنجہ میں پھنس جاتے۔ فقط

از دہلی اردو اخبار

رام چندر مدرس علوم انگریزی مدرسہ دہلی کے اہتمام سے مطبع دار العلوم میں چھپا

---

فواید الناظرین کا یہ شمارہ دہلی کالج میگزین (قدیم دہلی کالج نمبر) سے اخذ کیا گیا ہے۔

ہنگامہ مہمات ملک داری کو تو کساد بازاری ہے، لیکن بازار کشت و خون نقب زنی وغیرہ کا خوب گرم ہے۔ زمانہ قلیل گذرتا ہے کہ ایک شخص میدان میں باہر شہر بمبئی کے زخمی ہوا تھا، اور اتفاقات حسنہ سے جاں بر ہوا۔ ایک عاشق نے اپنی معشوقہ کے گلے پر چھری پھیری عورت مذکور کے بچنے میں ابھی تردد ہے۔ ایک پدر سخت دل مہر [بے مہر؟] نے اپنے فرزند دلبند کو قتل کیا جسم کو مارے زخموں کے چکنا چور کر دیا۔ اعضا کاٹ ڈالے، اور پھر آگ سے نعش کو، سراغ مٹانے کے لیے جلا دیا۔ یہ امر کس قدر خلاف طبیعت ہے، دل کو اوس سے کس قدر نفرت ہوتی ہے۔ ایک عورت مری اور تحقیقات سے دریافت ہوا کہ مسموم تھی۔ چار اشخاص پر اس جرم کا الزام دھرا گیا ہے۔ یہ جمیع مقدمات صاحب مجسٹریٹ کے زیر تجویز ہیں۔

چوری، نقب زنی، خانہ جنگی اور شراب خواری وغیرہ اس کثرت سے ہوتی ہے کہ اخبار نویس لکھتے لکھتے تھک گئے اور خبر رساں بعلت کثرت کے، ان کو واقع عجیب نہ تصور کر کے، اون کا ذکر کیا، بلکہ خیال بھی نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ ارتکاب جرایم میں بمبئی کو آج کل عروج ہے۔ آج کل کوئی مہم در پیش نہیں، کچھ ایسے اور امور ریاست کی کثرت بھی نہیں، ورنہ یہی گمان ہوتا کہ حکام کو بند و بست شہر کی طرف توجہ کرنے کے لیے، بسبب کثرت کار کے فرصت نہیں ملتی۔ صاحب مجسٹریٹ وغیرہ پر واجبات سے ہے کہ وہ انسداد واردات کی طرف توجہ کریں، اور جان و مال رعایا کی حفاظت وقوع میں لاویں، ورنہ ان کے مقرر کرنے سے کیا نفع ہے۔

ارل ڈال ہوسی وارد کلکتہ ہو چکے ہیں۔ لارڈ ہارڈنج وطن کو تشریف فرما ہوے۔ مارکوئس ٹوئی ڈیل عنقریب گورنری مدراس سے دست بردار ہوں گے اور سر ہنری پوٹنجر ان کے قایم مقام ہوں گے۔

سر جان ڈیوس افسر انگریزی کی جگہ، جو چین میں متعین ہے، مسٹر بون ہیم مقرر ہوں گے۔ ایک زمانہ قلیل میں عہدہ داران کیمپ میں بھی انقلاب ہونے والا ہے۔ مسٹر کلارک صاحب ابھی گورنر بمبئی مقرر ہوے ہیں۔ غرض کہ ایک عرصہ قلیل کے اندر عجیب انقلاب ہوا، جس میں ہندوستان کی بہت غرض متعلق ہے سنتے ہیں کہ گورنر جنرل جدید نے تربیت حسنہ پائی ہے مثل اوروں کے وہ پیرو پرانی باتوں کے نہیں ہیں، بلکہ ارادے بلند رکھتے ہیں، اور راز داری کی طرف، بہت مایل ہیں۔ جس مدرسہ میں کہ ہارڈنج صاحب نے مہمات ملک داری کی تعلیم پائی تھی، وہاں کے آدمی اس بات کی دل سے آرزو رکھتے ہیں کہ آمد و رفت دیار و امصار اور اضلاع ایک ملک میں جلد اور بسہولت ہو۔ خرچ راہداری گھٹ جاوے، علوم و فنون کی ترویج ہو اور تجارت پر روک ٹوک نہ رہے۔ اگرچہ اکثر طلبا مدرسہ مذکور نے بعد ایک زمانہ کے بمجبوری ان امور کو تسلیم کیا، لیکن اوس سے کیا ہوتا ہے، کیوں کہ جو بات کہ عمر میں بڑھ کے حاصل ہوگی وہ اوسی قدر ثمرہ نیک بخشتی ہے۔

جتنی کہ وہ جوئیج ین (کذا) سے سیکھی جاوے۔ لارڈ ہارڈنج بقول ایک شخص کے فقط پنجاب کی لڑائی تک کے کام کے تھے۔ ان کے یہاں زیادہ رہنے سے کچھ بہت نفع نہ ہوتا۔ خلاف اون کے گورنر جدید نے اس زمانہ کے مدرسہ میں تعلیم پائی ہے تو غالب ہے کہ اون کے اس ولایت میں رہنے سے زیادہ نفع ہووے۔ سُنا جاتا ہے کہ اون کو سڑک آہن کی طرف بہت توجہ ہے۔ عجب نہیں اگر اون کی امداد سے اون ہی کے ایام سلطنت میں ہندوستان کے اندر بھی ایسی عمدہ چیز بن جاوے جس سے آمد و رفت زیادہ ہو، تجارت رونق پکڑ جائے، اور علم ترویج پاوے۔ چین اور مدراس کو اس انقلاب کے واسطے شکر کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم وجہ شکر گذاری کی اس وقت زبان پر نہیں لاتے۔

سب ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ سر فریڈرک کرے صاحب نے علاقہ کونسل سے دست بردار ہوکے کام رزیڈنسی لاہور کا اپنے ذمہ پر لیا۔ اون کو بھی یاد ہوگا کہ میجر لارنس صاحب کو یہ اجازت ہے کہ وہ ایک برس کے اندر اپنے علاقہ پر پھر چلے آویں، ورنہ اس علاقہ کا پھر کچھ حق نہ رہے گا۔ پس غالب ہے کہ فریڈرک کرے صاحب کل ایک سال تک لاہور میں رہیں گے اور وہ زیادہ بھی نہیں رہ سکتے، کیوں کہ ایسے حال میں اون کا علاقہ کونسل کا اون کے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ میجر میگ گریگر صاحب بھی لاہور سے روانہ ہو چکے ہیں۔ پس تھوڑے دنوں میں سارے واقف کار لوگ لاہور سے برخاست ہوگئے۔ یہ اشخاص مثل ہر دو لارنس اور سر جون لٹلر اور میجر میگ گریگر کے ایک زمانہ میں سکھوں اور اون کی عادات سے واقف ہوئے۔ اور استعداد وہاں کے انتظام اور حکمرانی کی بہم پہنچائی تھی لیکن افسوس کہ جب وہ کام کے لایق ہوئے تھے، تب وہاں سے دور کر لیے گئے، اور ان کی جگہ ایسے شخص مامور ہوئے جن سے سکھ ذرا بھی واقف نہیں۔ ہمارے نزدیک ایسی جلد تبدیلی عہدہ داروں کی مناسب نہیں۔ ہمارے نزدیک رعایائے پنجاب کے حق میں یہ امر نیک نہ ہوگا۔ قطع نظر پنجاب اور وہاں کی رعایا کے، تبدیل کرنا کرنا حاکم قدیم کا جو ایک ضلع میں، بسبب وہاں مدت تک کام کرنے کے جمیع امور سے واقف ہو گیا ہے، مناسب نہیں، بلکہ تب ہی تو اوسے رکھنا چاہیئے کیوں کہ اوس کے تجربہ سے رعایا اور حکام دونوں کو نفع ہووے۔ اگر میجر لارنس کو ولایت جانے کی ضرورت تھی تو بھلا گرے صاحب کو کس واسطے ایک سال کے لیے کلکتہ سے لاہور بھیجا گیا۔ مسٹر لارنس اس کار کو سر انجام دے سکتے تھے۔

## خلاصہ کیفیت مدرسہ دہلی بابت سال گذشتہ جو روبرو لفٹنٹ گورنر بہادر کے پڑھی گئی

۱۸۴۷ء کے اندر نئے طالب علم ۱۳۳ بھرتی ہوئے تھے اور اسی سال میں ۱۲۲ نے مدرسہ چھوڑ دیا۔ نیچے کی جماعت میں بہت طالب علم ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب سے فارسی مدرسہ کے اندر یہ حکم ہوا ہے کہ کوئی لڑکا جس نے گلستاں نہ پڑھی ہوگی داخل نہ کیا جائے گا

تب سے یہ بات نہیں ہے۔ انگریزی مدرسہ کی بھی نیچی جماعتوں میں بہت تھوڑے لڑکے بہ نسبت سابق کے ہیں۔ اس بات سے مدرسہ کی ترقی ظاہر ہے، کیوں کہ پہلے جمیع جماعتوں میں ابجد خواں بہت ہوا کرتے تھے۔ اب خلاف اس کے چوں کہ لڑکے گھروں سے تھوڑا تھوڑا پڑھ آتے ہیں، تو مدرسہ میں اونچی جماعتوں میں داخل ہوتے ہیں اور اس لیے ابجد خوانوں کی بہت کثرت نہیں۔ فی الحقیقت یہ بہت ترقی کی بات ہے لیکن اس امر سے اُن اصولوں کی خوبی کا جس پر انتظام اس مدرسہ کا مبنی ہے، امتحان قرار واقعی نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص جس نے اہل ہند کے تباہ اور قابل رحم کے حال کو دیکھا ہوگا سوال کرے گا کہ کس قدر یہ مدرسہ جہاں مبالغ کثیر صرف ہوتا ہے ہندوستانیوں میں اُس جہالت کو دور کرنے میں کامیاب ہوا ہے جو سیکڑوں بدی کا موجب ہے جس کے سبب سے ہندوستان میں افلاس چھا رہا ہے اور جس کے اثر سے ہندوستانیوں کا دل زنگ تعصب میں آلودہ ہے اور جس سے مضرت طرح طرح کی ان لوگوں کے حق میں متصور ہے۔ جو اشخاص کہ اس طور پر نظر کرتے ہیں اور ان کو اس بات کے سننے سے بہت خوشی حاصل ہوئی کہ تعلیم بہ وساطت زبان اردو کے ترقی پاتی جاتی ہے۔ کتب تاریخ اور علوم کے مدرسہ فارسی و انگریزی میں ایک ہی سے ہیں جو لوگ کہ زبان انگریزی کو نہیں جانتے اور انھوں نے علوم انگریزی اسی قدر تحصیل کیے ہیں جس قدر کہ ان طالب علموں نے جو اس زبان سے ماہر ہیں اور جنھوں نے اس زبان کی تحصیل کی ہے وہ اپنے ہم وطنوں کے خلاف عادت کے بالکل بے گانہ رائیں اور خیالات زبان سے ادا کر سکتے ہیں اور ایک عرصہ میں یہ رائیں ایسی ہو جاویں گی کہ گویا وہ بے گانہ نہیں ہیں، بلکہ ہندوستان زادی۔

علاوہ دو اخباروں کے جو پہلے طالب علموں کی استعانت سے مقرر ہوئے ہیں۔ ایک اور نیا رسالہ زبان اردو میں واسطے آگہی اور اطلاع ضروری کے ایسے ہندوستانیوں کو جو مدارس سے دور ہیں اور وہاں تک رسائی نہیں رکھتے انھیں طالب علموں نے جاری کیا ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اس کے خریدار روز افزوں ہوتے جاتے ہیں۔

سالہائے گذشتہ میں اکثر لوگ متعلق مدرسہ کے علاقہ ہائے مدرسی پر مدارس گرد و نواح کے مقرر ہوئے ہیں اور طالب علموں وغیرہ میں واسطے تربیت کرنے اپنے ہم وطنوں کے انتہا میل اور خواہش دلی ہے کہ انھوں نے اپنی جیب خاص سے روپیہ خرچ کر کے ایک مکتب واسطے تعلیم کس یتیموں کے شہر دہلی میں مقرر کیا ہے۔ ان جمیع باتوں سے ظاہر ہے کہ مدرسہ دہلی راہ راست میں طے منازل کرتا جاتا ہے، اور اس کے وسیلہ سے علم کو ترقی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ صاحبان ذی استعداد اس مدرسہ کے معاون ہوتے جاتے ہیں۔ ۱۸۴۶ء میں جب مدرسہ میں انعام تقسیم ہوا تھا، رو برٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی نے اقرار کیا تھا کہ ہم سال آیندہ میں اُس طالب علم کو انعام دیویں گے

جو علم ریاضی میں خوب استعداد بہم پونچا دے گا۔ یہی اقرار ہنری کوپ صاحب اڈیٹر اخبار دہلی گزٹ نے بھی اس شخص کے واسطے کیا تھا، جو تصویر کشی میں سبقت گاہ میسر کرے۔ امیدواروں میں سے گوپال سہائے علم ریاضی میں اور ماسٹر رحائی تصویر کشی میں کامیاب ہوے۔ اور صاحبان موصوفین نے انعام کو تین تین روپیہ کی سکالری ماہیانہ میں مبدل کر دیا۔ چنانچہ لفٹنٹ گورنر بہادر نے ان سکالروں کو سارٹی فکٹ بھی عنایت کیے۔ واضح ہو کہ گوپال سہائے نے علم ریاضی زبان اردو میں تحصیل کیا ہے۔

جناب گبنس صاحب جج دہلی اور روبرٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی نے بعض طلبا کو کار دفتر کا سکھایا اور اون کو علاقے بھی مرحمت فرمائے۔ اس لیے صاحبان موصوفین اون اشخاص سے، جو ہندوستانیوں کی تعلیم کے معاون اور ترقی خواہ ہیں، مستحق تحسین و آفرین کے ہیں۔

سال گزشتہ میں کئی چیزیں قیمتی اس مدرسے میں موصول ہوئی ہیں۔ تفصیل ان کی یہ ہے:

گورنمنٹ نے ایک بت سر چارلس مٹکلف صاحب کا دہلی میں بھیجا تھا۔ جناب طامس صاحب رزیڈنٹ اس شہر نے اوسے مدرسہ میں رکھوا دیا۔ مگر اب تک اس کے نصب کرنے کا مکان نہیں تیار ہوا۔

موہن لال اس کور [اِس کوائر] نے، جو اسی مدرسہ کا تعلیم یافتہ ہے، تریویلن صاحب اپنے دوست اور خیر خواہ مدرسہ کی تصویر معہ ایک ایسی ہی اپنی تصویر کے مدرسہ ہذا میں ارسال کی ہے چنانچہ یہ دونوں تصویریں مقابل ایک دوسرے کے کمرۂ امتحان مدرسہ میں رکھی ہیں۔

لوکل کمیٹی نے ایک صندوق آلات کیمیاگری کا معہ ایک تحفہ خوردبین کے اس مدرسہ کے واسطے اس سال میں خریدا ہے۔ ہم امید کر سکتے ہیں کہ ایک زمانہ میں مدارس سرکاری مرکز علم و ہنر کے بن جاویں گے اور کتب علم و ہیں تیار ہوں گی، تاکہ وہ صاحب جنھوں نے تقسیم انعام کے دن مدرسہ میں قدم رنجہ فرمایا، بہ خوبی دریافت کر لیں کہ سکالران اعلیٰ نے علوم میں کس قدر استعداد بہم کی ہے۔

## اظہار مہتمم

یہ ترجمہ بطور ایجاز و اختصار اس کیفیت کا ہے جس کا ذکر ہم نے پرچہ گزشتہ میں لکھا تھا۔ اگر مناسب جانیں گے تو واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے ترجمہ جواب مضمون کا بھی، جو اوس وقت مدبر و حاضرین جلسہ کے پڑھا گیا تھا، درج پرچہ اخبار کریں گے۔

## حال اوس پنچایت کا جو واسطے دست گیری بیواؤں اور یتیموں کے دہلی میں مقرر ہوئی ہے پھر لکھا جاتا ہے

بہت خوشی کی بات ہے کہ اس پنچایت میں ترقی روز افزوں ہے۔ ۶۱ بے کس بیوہ جن کو کوئی سہارا نہیں ہے، صاحبان پنچایت کی دست گیری سے پرورش پاتی ہیں اور چالیس سے زیادہ یتیم فوائد تربیت سے مستفید ہوتے ہیں۔ اہل پنچایت نے چند عرصہ سے ایک لیئق مدرس واسطے تربیت اطفال کے مقرر کر دیا ہے اور مکتب کو ایک ایسے مقام پر قرار دیا ہے کہ وہاں

ایک شخص اہل پنچایت میں سے ہر روز مکتب کے کاروبار کو دیکھتا ہے اور امتحان طلبا کا لیتا رہتا ہے۔

کئی روز ہوئے کہ امتحان سالانہ مکتب کا ہوا اور کئی طالب علموں نے خوب امتحان دیا اور حصول انعام سے بہرہ ور ہوئے۔ ہمارے نزدیک یہ امر اوپر استعداد اور کوشش مدرس کے دال ہے۔ ہمارے نزدیک اہل پنچایت کو اس مکتب کے باب میں دو چیزوں کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے ایک تو یہ کہ اس مکتب میں اکثر کتابیں زبان اردو میں سکھائی جاویں کیوں کہ بوسیلہ اس زبان کے تھوڑے عرصہ میں لڑکا بہت کچھ تحصیل کر لیا کرے گا اور دوسرے مدرس مدرسہ کو یہ بھی لحاظ رہے کہ طالب علم بہت سا نہیں پڑھیں بلکہ تھوڑا پڑھیں اور سمجھ کر پڑھیں ہم نے اکثر شہر کے مکتبوں کا امتحان لیا ہے اور پایا ہے کہ ایک خورد سال لڑکا بڑی کتاب فارسی کی تحصیل کرتا ہے اور رواں معنی بھی بتا دیتا ہے۔ لیکن اگر مدعا پوچھو تو نہیں معلوم۔ یا اکثر لفظ جو اوسی سبق میں آتے ہیں، ان کے سب کے معنی اوسے نہیں معلوم ہوتے۔ غالب ہے کہ اس مکتب میں ایسا نہ ہوتا ہوگا چوں کہ کئی خریدار ہمارے اخبار کے اہل پنچایت میں داخل ہیں، اس واسطے ہم نے یہ ہدایتیں قلم بند کیں۔

جن دنوں میں کہ نواب لفٹنٹ گورنر رونق افروز دہلی تھے اوس زمانہ میں ایک کیفیت اس مکتب کی اون کی خدمت میں پیش ہوئی تھی۔ چنانچہ نواب محتشم نے سپرنگر (اشپرانگر) صاحب پرنسپل مدرسہ کو ارشاد کیا تھا کہ تم اس کو جا کے دیکھو۔ چنانچہ صاحب موصوف نے جا کے لڑکوں کا امتحان لیا۔ اور کئی کو محک امتحان پر کامل عیار پایا۔ سو غالب ہے کہ وہ لفٹنٹ گورنر بہادر کو رپورٹ کریں گے اور نواب صاحب موصوف بھی غربا پروری کر کچھ مدد کریں گے۔ اگر اور رئیسان والا ہمت اس کار نیک میں مساعی ہوں تو کئی وجہ سے مناسب ہے اور رفاہ غربا متصور۔ صاحبان پنچایت اپنی طرف سے اس کار خیر میں بدل و جان مساعی ہیں۔ مگر کمی مداخل مانع کئی اصلاح کی ہے جو واسطے رفاہ غربا کے ضرور ہیں۔

## محب ہند

چھٹی جلد اس رسالہ مختصر اور مفید کی یہ ہے (۱) خاندان مغلیہ اورنگ زیب کی سلطنت تک، (۲) بیان برف و منہہ (۳) ذکر اوس آلہ کا جس سے ڈوبا ہوا اسباب سمندر اس سے نکال سکیں۔ (۴) چند غزلیات۔

## اخبار مقامات مختلفہ

اخبار ہرکارے سے دریافت ہوا ہے کہ ضلع انگول کی سرحد پر کچھ فوج مقیم تھی اور واسطے روانگی کے دشمنوں کی فوج کی طرف، حکم کا انتظار کھینچ رہی تھی۔ اکیسویں تاریخ ماہ گذشتہ کو حکم ضروری صادر ہوا، اور اسی تھوڑی سی سپاہ نے دشمنوں کی (کذا) دے کر میدان جنگ سے مار ہٹایا۔

کرنل کیپ ہل روسی اور ایک اور گروہ سے دشمنوں کے جا لڑے اور انھیں بھی ہٹا دیا، جو آدمی پہلے گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اپنے اپنے گھروں

کو واپس چلے آئے اور سرخروئی ہمراہ لائے۔

مہتمم انگلش مین پرچہ میں ایک ولایت کا یہ مضمون نقل کرتے ہیں کہ ہوپ ہوس صاحب یہ چاہتے ہیں کہ طلبا مدرسہ طبابت بنگال کے بہ طور اسسٹنٹ ڈاکٹروں کے مقرر کیے جاویں، بہت سے ڈائرکٹرز نے ان کی تائید کی ہے، اور پندرہویں تاریخ دسمبر کو یہ بات روبرو کورٹ کے پیش ہوئی اور بعد بڑی دیر تک تکرار او رمباحثہ کے بہت سے ممبر کورٹ کے اس بات پر متفق ہوے کہ طلبار مذکورین اس علاقہ پر مامور کیے جاویں۔ خاص صورتوں کے واسطے تو وہ اس امر کو منظور کرنے کو راضی تھے، لیکن اس بات میں حکم عام نہیں دیا چاہتے ہیں، کیوں کہ اون کے نزدیک اوس سے طلبار مذکورین کو ایک نوع کی سند ہاتھ لگے گی۔ صاحب مہتمم مذکور لکھتے ہیں کہ اس بات سے طلبار بہت ناراض ہوں گے، لیکن اون کا قول ہے کہ ایک روز ایسا ہوتا ہے کہ عطار علاقجات میں فوقیت اور ایک ملک کا کچھ لحاظ نہ کیا جاوے گا، اور شرائط فرمان ملکہ کے بدیانتت و امانت عمل میں آویں گے۔

اخبارات مولمین سے دریافت ہوتا ہے کہ امرا پورا میں بے بندوبستی کو روز ترقی ہے۔ جان و مال کی کچھ بھی حفاظت نہیں ہے، اور سب رعایا یہ چاہتی ہے کہ کوئی انگریزی رزیڈنٹ اوس نواح میں مقرر ہو جاوے، جس کی وساطت سے حکام ملک برما کی ہر ایک نوع کی روک ہو جاوے۔ ایک اور خبار سے دریافت ہوتا ہے کہ جی، پی، گرٹین صاحب نے ملک مکسور کی تحقیقات کر لی ہے، اور حکام سے اون کی یہ استدعا ہے کہ مجھے کلکتے کے اندر آنے کی اجازت دو، تاکہ میں حکام کے [سامنے] ایک کیفیت اپنی تحقیقات کی پیش کروں۔ واضح ہو کہ یہ صاحب شاید واسطے تحقیقات باعث مکسور کے اوس نواح میں بھیجے گئے اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اون کی یہ استدعا قبول ہوئی۔

اوسی اخبار سے یہ بھی دریافت ہوا کہ مقام بج بج میں لوگوں کو ایک شیر کے قیام کا گمان تھا، سو وہ جانور درندہ ہلاک ہوا۔ مگر بعد مارا جانے کے دریافت ہوا کہ وہ شیر نہ تھا بلکہ ایک بڑا چیتا تھا۔ ایک صاحب معہ چند آدمیوں کے اوس کی طرف گئے تھے۔ اون کے ہمراہی تو جانور کو دیکھتے ہی بھاگے اور موت کو سر پر دیکھا۔ تماشہ میں مثل بندروں کے درخت پر چڑھ گئے لیکن فرنگی مردانہ برچھی لیے ہوئے اپنے دشمن کی طرف چلا، اور آلہ مذکور سے اوس کا کام تمام کیا چیتے نے مرتے وقت ایسی مہیب آواز ماری کہ سارے گاؤں میں کھلبلی پڑ گئی اور ساکنین وہاں کے اس امر سے [جب] بخوبی مطلع ہو گئے کہ چیتا مارا گیا [تو] لاٹھیں لیے صاحب موصوف کی مدد کو آئے۔ فی الحقیقت اس فرنگی نے بہت جرأت کی، اور بدوں قوت کے اگر کوئی شخص ایسے کام کا ارادہ کرے، تو بے عقل ہے۔ اگر ذرا ہاتھ بہک جاتا تو تب یہ ساری جوانمردی خاک میں مل جاتی اور الٹی شماتت بدلے میں ملتی۔

اخبارات جرمنی سے دریافت ہوا کہ ملکہ پارمانے

اس دار فانی سے رحلت کی اور ڈیوک لکاان کی جگہ پر والی پار ما ہوا۔ چونکہ رعایائے قدیم نے اون کی چند روز ہوئے ہیں کہ اوبھیں خوب تعلیم کی، اس لیے غالب ہے کہ وہ اس ملک میں کاروبار ملکی کے انجام دینے میں بہت ہوشیاری اور دانائی کو کام میں لائیں گے، اور یہاں کی رعایا سے نوبت مقابلہ کی نہ پہنچے گی۔

## لاہور

دہلی گزٹ سے دریافت ہوا کہ لفٹنٹ اڈورڈ صاحب پر، جو اِس پار آب ستلج کے نوکری پر گئے تھے، قاتلوں نے ہاتھ صاف کیا ہوتا، لیکن عنایت الہی اون کے شامل حال رہی اور گزند اجل سے بچ گئے۔ جو شخص قتل کیا چاہتا تھا، اوسے انھوں نے گولی سے مار دیا۔

## تبّت

وہاں کا حال مندرجہ اخبار بالا سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ جمیع ترکی قومیں کاشغر اور یارقند کے حکام چین سے برگشتہ ہیں اور آمادہ جنگ۔ اور غالب ہے کہ وہ قلمرو چین کی اطاعت سے آزاد ہو جائیں اور اپنے تئیں خود سر بنالیں۔ بیس برس کا عرصہ منقضی ہوتا ہے کہ اوس نواح میں ایک بار اور ویسی ہی سرکشی ہوئے جو بدقت تمام اور ایک عرصہ میں فرو ہوئی تھی۔ صاحب دہلی گزٹ کہتے ہیں کہ اگر حکام چین بدلہ انگریزان مقتولین کا بخوبی نہ کر دیں گے تو واسطے بدلہ لینے کے یہ اور ایک دروازہ کھلا ہے۔

---

## جلندھر

وہاں کے اخبار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بعد انتظار دراز کے آخر کار بارش ہوئی اور مزارعین کو بہت نفع ہوا۔ کانگڑہ میں ایک چٹھی مندرجہ گزٹ مورخہ یکم ماہ حال میں لکھا ہے کہ پانچ روز تک وہاں کثرت سے بارش ہوئی۔ تیسری تاریخ کی چٹھی اوسی مقام سے یہ خبر پائی کہ وہاں اوس تاریخ کو شب کے وقت چار انچ برف پڑا، اور شہر کی سب عمارتیں گویا بلوریں ہو گئیں تھیں۔ اور صبح کے وقت اطفال خورد سال برف کی گولیوں سے کھیل تے دکھائی دیتے تھے خصوصاً سکھوں کے کیمپ کی طرف بہت کثرت سے برف پڑا۔ اور اکثر درخت خصوصاً بانسوں کے، بوجھ کے مارے گر پڑے۔

## خبر تقسیم تمغہ

ایک ولایت کے اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ تمغہ اوس سپاہ کے واسطے، جو پنجاب میں لڑی تھی، تیار ہو چکے، اور عنقریب ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور بہادران نامور کو عنایت ہوں گے۔

## دہلی

اس ہفتے میں یہاں کے رئیسوں کی ملاقات لفٹنٹ گورنر بہادر سے ہوئی، اکثروں نے نذریں دکھائیں، لیکن صاحب موصوف نے اونھیں نہیں لیا۔ جناب ولی عہد بھی خیمۂ گورنری میں رونق افروز ہوئے اور ملاقات نواب محتشم الیہ کی کی۔ چنانچہ بدلے میں اس کے نواب موصوف نے بھی قطب صاحب

میں اون سے ملاقات کی۔ نواب صاحب جھجر بموجب ارشاد جناب طامس صاحب اجنٹ دہلی کے واسطے استقبال لفٹننٹ گورنر کے دریائے جمن پر مثل اور رئیسوں کے نہ گئے بلکہ داخل ہونے صاحب موصوف کے دہلی میں نواب صاحب شہر میں تشریف لائے۔ سنتے ہیں کہ اس باعث سے صاحب اجنٹ اون سے ناراض تھے اور شاید ملاقات بھی نہ ہوتی، لیکن سنا جاتا ہے کہ بعد بہت قیل و قال کے ملاقات ہوئی لیکن لفٹننٹ گورنر بہادر ضیافت کے واسطے نواب صاحب موصوف کے مکان پر تشریف نہ لے گئے۔ اور سنا جاتا ہے کہ راجہ صاحب بلب گڈھ سے صاحب موصوف بہت راضی رہے اور دورہ کے اندر بلب گڈھ تشریف لے جائیں گے تو راجہ صاحب کی ضیافت بھی قبول کریں گے۔

دسویں تاریخ ماہ حال کو جناب لفٹننٹ گورنر بہادر خیمہ سے شہر میں تشریف لائے۔ اور میگزین سرکاری کو ملاحظہ کرکے مدرسہ اور عدالتہائے دیوانی کو ملاحظہ کیا۔ سنا جاتا ہے کہ شاید مکانات عدالت دیوانی میں سے کچھ اور مکانات مدرسہ میں داخل کیے جاویں گے۔ اور افواہ میں ہے کہ عمارات واسطے عدالتوں کے دہلی دروازہ کے باہر بنائی جاویں گی۔ لیکن ہم کو ابھی یہ امر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ گیارہویں تاریخ کو علی الصباح جناب لفٹننٹ گورنر بہادر قطب صاحب کی طرف تشریف فرما ہوئے۔ اور صاحبان سول بھی اپنے علاقوں کو تشریف لے گئے۔ صاحب کمشنر دہلی، صاحب موصوف کے ہمراہ ہیں، اور غالب ہے کہ اپنے علاقہ تک اون کے ہمراہ جائیں گے۔ مفتی اکرام الدین صاحب دسویں تاریخ ماہ حال کو صدر امینی کے علاقہ سے دست بردار ہوئے اور ان کی جگہ لالہ نندلال اپنے کاروبار سرکاری میں مصروف ہوئے۔

**بریلی** - از عمدۃ الاخبار - ۳ ماہ حال کو بوقت شب محلہ درزی چوک میں چند بزرگوار قمار بازی میں مصروف تھے۔ ایک مخبر نے کوتوالی میں جا خبر کی۔ کوتوال اور برق انداز بوسیلہ زینوں کے دفعتاً بلا ناگہانی کی طرح وہاں جا کودے۔ اوس وقت تو قمار بازوں کے چھکے چھوٹ گئے، اور ششدر تھے کہ کیا کریں۔ آخر بحسن سعی کوتوال صاحب کے سات نفر اون میں سے گرفتار ہوے۔ پھر تو موچی کا سکہ اون کے سر پر رکھا گیا، اور سر بازار برق انداز بھی جوتہ دری اور تری کہتے جاتے تھے۔ الغرض اب کوتوال کے، نظر حکام میں، پو بارہ ہوے، اور اون نالایقوں کے تین کانے۔ آگے جو بازی جس طرح سے ہوگا لکھا جائے گا۔

تین شخص نتھے کئی ہزار روپیہ صرافوں کا شاہجہانپور سے بریلی کو لاتے تھے، اثناء راہ میں قریب تھانہ فریدپور کے دو شخص مسلح آئے اور ارشاد فرمایا کہ جو روپیہ تمھارے پاس ہے ڈال دو۔ انھوں نے انکار کیا کہ مفلسوں کے پاس زر کہاں، مگر وہ لٹیرے کب ایسی سنتے تھے۔ ایک اون میں سے بولا کہ تمھارے پاس افیون ہے، ہم تمھیں گرفتار کریں گے۔ یہ وہی مثل ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانڈے۔ آخر کو ایک نے جا تھانہ میں اطلاع کی، اور دونوں شخص گرفتار ہوے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

باہتمام دھرم نارائن مطبع العلوم مدرسہ دہلی میں چھپا

# کوہ نور لاہور

نمبر ۵۰ — مطبوعہ ۲۴ جون سنہ ۱۸۵۱ء — روز سہ شنبہ

یہ اخبار ہفتہ میں دو بار ہر شنبہ اور سہ شنبہ کو چھاپا جاتا ہے قیمت اس کی بصیغہ ماہواری عہر اور بصیغہ پیشگی سالتمام عـــہ اور بصیغہ مابعد سالتمام عـــہ

اگر کوئی صاحب کوئی اشتہار یا مضمون چھپواویں گے تو فی سطر ۲ر اور ۶ سطر سے کم کے ۸ر لیے جاویں گے

## انتخاب گورنمنٹ گزٹ آگرہ، ۷ر جون سنہ ۱۸۵۱ء

### احکام

عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی ۲ر جون سنہ ۱۸۵۱ء

سرکلر نمبر ۱۴۸

حاکمان دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم

حسب ارشاد حکام کے آپ کو اس بات سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۴۶ء کی دفعہ ۸ جس میں اس بات کا حکم ہے کہ روز نیلام کے کم از کم ۳۰ روز پیشتر اشتہار جاری کیا جاوے، صرف اس اشتہار سے متعلق ہے جو بتعیین روز نیلام پہلی مرتبہ جاری کیا جاوے، نہ اس حالت میں جب کہ بحکم عدالت دیوانی یا اور وجہ سے نیلام معیاد معین تک ملتوی ہو کر مکرر اشتہار جاری ہووے۔

دفعہ ۲۔ بموجب احکام دفعہ ۱۳ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۵ء بموجب نمبر ۶ اُن قاعدوں کے جو بتجویز حکام حسب دفعہ ۱۱، ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۴۶ء منضبط ہو کر ان معاملات نیلام سے جو ایکٹ آخر الذکر کے مطابق عمل میں آویں متعلق کیا گیا ہے۔ اگر ان وجوہ میں سے جو دفعہ مذکورہ میں مندرج ہیں کسی وجہ سے نیلام کو ملتوی کرنا پڑے تو جائز ہے کہ التوار

روزمرہ عمل میں آوے ؛

دفعہ ۳۔ ان ملتویات کی بابت جن کی میعاد زیادہ ہو حکام کی تجویز سے اس فیصلہ میں جس کا ذکر حاشیہ میں مندرج ہے، یہ قاعدہ مقبول ہو چکا ہے کہ اگر نیلام صرف اوس روز سے جو پہلے معین ہو کر دوسری تاریخ نیلام کرنا منظور ہو تو اشتہار میں ۳۰ روز کی میعاد مندرج ہونا لازم ہے ؛

رانی سیس کنوری اور درگا پرشاد مدعیان اپلانٹیان بنام شیو لعل سنگھ وغیرہ مدعا علیہم رسپانڈنٹیان نظایر عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی بابت اگست ۱۸۵۰ء مندرجہ کتاب مطبوعہ

دفعہ ۴۔ اگر نیلام بلا قید میعاد ملتوی کیا جاوے تو معاملہ مذکور مقدمات دایرہ خارج متصور، اور اگر پھر نیلام کرنا منظور ہووے تو پہلے بہ تعمیل احکام دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۴۶ء اشتہار جاری کرنا چاہیئے ؛

دفعہ ۵۔ علی ہذا القیاس اگر بسبب نہ داخل ہونے زرثمن مشتری کی جانب سے نیلام ثانی عمل میں آوے تو بموجب قاعدہ ۱۰ مجوزہ حکام اس عدالت کے اشتہار میعادی ۳۰ روزہ مثل اشتہار اول کے جاری ہونا چاہیئے ؛

فرانس بی پیرسن رجسٹر

## خلاصہ

حکام کی تجویز ہوئی کہ اشتہار جو محض التوا نیلام روز اول سے بتقرر کسی دوسرے روز کے صادر ہووے، اُس میں ۳۰ دن کی میعاد لازم نہیں ہے ؛

---

## نمبر ۸۲۲

۲ رجون ۱۸۵۱ء

حاکمان دیوانی ممالک مغربی مکتوب الیہم

ایک ضابطہ جو صدر کلکتہ کی تجویز اور سوپریم گورنمنٹ کی منظوری سے مقرر ہو کر ذیل میں مندرج کیا گیا ہے صدر غربی کے حکام کو بھی مقبول ہو کر محکمہ جات ماتحت کی اطلاع اور ہدایت کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے ؛

دفعہ ۲۔ بلحاظ اصلاح کے جو بموجب ایکٹ ۳۰ ۱۸۵۰ء دفعہ ۲ ایکٹ ۴ ۱۸۵۰ء کے اس قدر عبارت میں کی گئی ہے جس کی رو سے اپیلانٹ کو اطلاع تحریری دینی چاہیئے تھی حکام کی یہ تجویز ہوئی کہ جب کسی مقدمہ اپیل کے کاغذات اس عدالت میں پہونچیں تو اس کی اطلاع کی ایک فرد تین مہینے تک اپیلانٹ کی آگاہی کے لیے عدالت میں آویزاں کی جائے گی تاکہ اپیلانٹ اپنی اپیل کی موجبات مفصل اس میعاد کے اندر جو قانون کی رو سے معین ہے، داخل کرے ؛

دفعہ ۳۔ یہ امر لازم نہ ہوگا کہ اوس عدالت کا حاکم جس کے فیصلہ سے اپیل رجوع کی جائے اپیلانٹ کو دفعہ ۲ ایکٹ ۴ ۱۸۵۰ء کے مطابق کاغذات کی روانگی کی اطلاع دیوے ؛

فرانس بی پیرسن رجسٹر

## خلاصہ

متضمن تذکرہ بالا اطلاع دہی اپیلانٹ کو درباب مرسل ہونے کاغذات صدر میں بموجب ایکٹ ۳۰ ۱۸۵۰ء ؛

---

## اشتہار نمبر ۸۵۳

۱۱ رجون ۱۸۵۱ء

عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی کے حکام کی تجویز سے غلام غوث منصف فتح پور، بسبب بد اعمالی اپنے عہدے کے کام میں معزول کیا گیا ؏

فرانس بی پیرسن رجسٹر

## حکم

### صاحب اکونٹنٹ ممالک مغربی

۱۶ رمئی ۱۸۵۱ء

## سرکلر نمبر ۲۷۰

مہتممان خزانہ مال ممالک مغربی مکتوب الیہم

سرکار گورنمنٹ سے اس بات کی اجازت ہوئی ہے کہ جو کوئی چاہے اس کو جبلپور کے خزانہ پر سرکاری مدرسہ انڈسٹری واقع مقام مذکور کے سوپرنٹنڈنٹ کے نام ایسے روپیہ کی بابت ہنڈیاں دی جاویں جو حقیقت میں اس مدرسہ کو ملے گا۔ پس التماس یہ ہے کہ جب کوئی ایسی ہنڈی کی درخواست کرے تو آپ اس کو ہنڈی دیجیے گا اور ہنڈی کی عبارت میں صاحب سوپرنٹنڈنٹ مذکور کو احتیاط کے ساتھ روپیہ کا پانے والا قرار دے کر یہ بھی لکھیے گا کہ کس بابت ہنڈی دی گئی اور اس چٹھی پر بطور سند استدلال کیجیے گا اور واضح ہو کہ ہنڈی مذکور دس دن دیکھی (کذا) بعد واجب الادا معین کر کے عنایت کیجیے گا۔

آر منی قایم مقام اکونٹنٹ ممالک مغربی

## سرکلر نمبر ۲۷۱

۲۸ مئی ۱۸۵۱ء

مہتممان خزانہ مال ممالک مغربی اور پنجاب و آنروے دریائے سندھ مکتوب الیہم

واضح ہو کہ صاحبان بورڈ رفنیو کی رائے صاحب اکونٹنٹ کی رائے سے اس بات میں مطابق ہے کہ اخراجات بندوبست ہر مہینے آڈٹ ہوا کریں، پس بمنظوری سرکار کے آپ سے التماس کی جاتی ہے کہ آپ اپنے سررشتہ میں ایسا قاعدہ ہمیشہ مرعی رکھیں کہ جو کچھ اخراجات قسم مذکور کے عمل میں آویں تو وے ہر مہینے آڈٹ کیے جاویں اور آپ ان عہدہ داروں کو جو خاص کر کام بندوبست پر آپ کے ضلع میں متعین ہوویں اسی طرح کے عمل کی ہدایت کیجیے گا۔

دفعہ ۲۔ اس مراد سے کہ اخراجات بندوبست جس قدر جلد ہو سکے تصفیہ ہوا کریں، آپ ان احکام کی نسبت اپنے تابعین کو نہایت تاکید کیجیے گا، اور آپ کے سررشتہ میں اس قاعدے کی نسبت کچھ غفلت سرزد ہووے گی، تو اس کی رپورٹ سرکار میں بھیجی جائے گی۔

آر منی قایم مقام اکونٹنٹ ممالک مغربی

## خط

مشفقی و مکرمی منشی ہر سکھ رائے صاحب مہتمم کوہ نور زاد عنایتہ التماس یہ ہے کہ اس خیر خواہ خلایق نے جو اخبار دریائے نور کو شکایت آمیز بندوبست پولس کا پایا تو کمال طبیعت اس خاکسار کی اور پر بے تمیزی مہتمم دریائے نور کے تنگ ہوئی کہ گیلی سوکھی

سب تراشنے لگے لہذا یہ خط بنظر اصلاح واسطے درج اخبار کوہ نور آپ کی خدمت میں لکھ کر بھیجتے ہیں اس مراد سے کہ ناظرین اخبار کوہ نور ضرور انصاف فرماویں گے۔ آپ براہِ مہربانی درج صفحہ اخبار فرما کر اس خیر خواہ کو پرچہ اخبار سے یاد فرماویں۔ عین عنایت ہوگی (فقط الراقم خیر خواہ خلایق)

آج اخبار دریاے نور مجریہ ۲۲ جون سنہ حال میں ہم نے جو حال بے انتظامی پولیس کا بے وجہ لکھا ہوا بچشم غور دیکھا تو کمال تعجب بلکہ تاسف اوپر ایسے ایسے مردمان ناعاقبت اندیشوں کے ہوا کہ قابل تحریر بلکہ تقریر نہیں، کیوں کہ جس قدر اب بندوبست اور انسداد واردات کا ہے بعہد کوتوال سابق مرحوم کے کبھی نہ تھا۔ خود ناظرین اخبار کوہِ نور بچشم غور بلا روے رعایت ملاحظہ فرماویں کہ شب و روز کس قدر بآرام و بے خوف و خطر گذران اپنے اپنے حوصلے کے موافق فقیر امیر کرتے ہیں۔ اور عدل و انصاف حکام وقت اور بے لوثی عملہ پولس کی اس قدر ہے کہ فقیر اپنے تئیں ہم پلہ امیر و ذی اختیار سمجھتے ہیں، اور اگر کہیں ناخن بندی روزگار ہو جاتی ہے تو کسی امیر غریب کو موبرابر نہیں گرداتنے اور اصلاح سے کام نہیں رکھتے اور عہد سابق میں تو کوئی روز ایسا نہیں گزرتا تھا کہ فی تھانہ ایک دو واردات مثل چوری چکاری و جکہ گری، خون خرابا نہیں ہوتا تھا۔ وہ اب بالکل یک قلم مسدود بلکہ بے نام و نشان ہو گیا ہے۔ اور جو شاذ و نادر اگر کوئی واردات، چوری چکاری کی ظہور میں آئی تو وہ اس طریق پر ہو گئی **بقولہ کہ** ماںبیٹوں میں — غایب۔ وہ یہ ہے کہ یا تو ملازم خاص نے چوری کری، ورنہ خود ہی بطمع تغلب مال خویش و اقربا ایک مکان سے نقل مکان کر کے شہرت دی کہ چوری ہو گئی۔ الاّ ہمارے شہر کے کوتوال یعنی پنڈت رام نراین صاحب اور افسر پولس پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب ایسے بانی کار اور کارگذار ہیں کہ وہ ایسی چوری کو تو فی الفور نکال لیتے ہیں بلکہ جاتے ہی معائنہ مقام واردات سے صاف روبروے خاص و عام اقرار کرا دیتے ہیں۔ ہم ایسے حاکمان عہد کے شکر گذار ہیں کہ یا الٰہی ایسے ایسے مردمان زود فہم و رسا، کارگذار حکام عادل و انصاف شعار کو خدا سلامت باکرامت رکھے۔ اور ان ناعاقبت اندیشوں کو کریم کارساز، بے نیاز ہدایت بخشے۔ ہاں مگر ہماری دانست میں ایسی تحریر دروغ بے فروغ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی نالی اون کی بھی بمدد اہل پولس کے توڑی گئی ہے کہ جس سے وہ ناراض ہو کر موجب تحریر بے انتظامی پولس ہوے ہوں تو عجب نہیں ہے لیکن وہ اتنا نہ سمجھے کہ اوس کے توڑنے میں موجب بہتری اور صفائی شہر کا متصور ہے۔ اگر ایسی صفائی اور توڑ تاڑ نلی ہاے کی عمل میں نہ آتی تو امیر رئیس۔ گھوڑا، ہاتھی، پالکی وغیرہ کیوں کر دوڑاے جاتے، اور فقیر، محتاج، نابینا وغیرہ بغیر کھائے ٹھونکر کے بآرام شب و روز کیوں کر چلتے بلکہ اکثر لوگ عیاش اپنی اپنی ماہ پارہ ہا کو تبدیل کسوت کرا کر فیلان شب رنگ پر بروز روشن بے غم پھرتے ہیں۔ اب مہتمم صاحب [دریاے نور] چہرۂ انصاف کو آئینہ غور و تعمق میں معائنہ کر کر یا تو وجہ موجہ بے انتظامی منتظمان پولیس کی پرچہ آئندہ میں درج فرماویں ورنہ دروغ نویسی بیجا اپنی پر کہ نتیجہ اوس کا العاقل کفیہ الاشارت ہے خط کش ہوں۔ فقط۔

## خبر بریلی

اس ہفتے میں ایک عورت کو بجرم قتل لڑکے کے پھانسی ہوئی — اور تاریخ ۱۵ کو رات کے وقت خوب بارش ہوئی۔

## اشتہار

اجلاد مجمع القوانین المعروف بہ قانون مارشمن، جو آگرہ سے اس مطبع میں آنے والی تھیں، اس ہفتہ میں آگئیں، جن صاحب کو خریدنا اون کا منظور ہو سولہ روپیہ نقد بھیج کر مہتمم مطبع کوہ نور کے پاس سے منگالیں اور اگر ہمراہ جلد مارشمن کے جلد تتمہ کی جو باندراج احکامات ابتداء ۱۸۴۲ء لغایت ۱۸۴۹ء مولفہ منشی لچھمن لال صاحب اس مطبع میں چھاپہ ہوا ہے، مطلوب ہو تو چار روپیہ قیمت تتمہ کی ملا کر بیس روپیہ بھیجدیں۔ اور قانون دیوانی ابتداء عملداری سرکار سے لغایۃ ۱۸۴۹ء تمام و کمال یعنی باندراج احکام کل پیش نظر اپنے سمجھیں۔

## التماس بخدمت فقیر فلاں

خطے کہ درج ذیل می نمایم بملاحظہ ان کیفیت اعمال خواہند دریافت و بجمیع ناظرین اخبار واضح باد کہ این کس ہماں پریس مین است کہ در محرم گذشتہ بہ ورکابر پایہ ریا متمکن گشتہ۔ از نعمت آقاے کہ اورا بہ سفارش نامداے بترسیل زادراہ و تنخواہ پیشگی طلب داشت، منحرف گردیدہ بہ طمع ترقی تنخواہ کہ از پانزدہ المضاعف یافت، درغازہ آرای و آئینہ داری فقیر پرداخت، وچوں دوکان افتراش درینجا رونق نہ پذیرفت، بتقاریب حرب بطرف سیالکوٹ سر کشید معلوم نیست کہ شراکت فقیر پرتو قیر تا ہنوز در آنجا ہست یا نہ، مگر انچہ درآں جا کرد از خط مشفقے ام کہ بذیل ہذا درج می نمایم و دریں باب سرمو تجاوز نمی پندارم ہم چو ستارہ صباح روشن می دانم کہ در ذہن صفا فقیر . . . . . ایں کس ایں قدر ہم نہ گنجید کہ کسے کہ بر رفقاء اصلی خویش نہ ساخت بر رفقاء نقلی چہ خواہد ساخت (مگر ہاں) کند ہم جنس باہم جنس پرواز+

کبوتر با کبوتر باز با باز+

## خط

جناب منشی صاحب مظہر کرم مصدر ہمہ زاد اشفاقہ، پس از تبلیغ مراسم نیاز آن کہ دریں جا خیریت است و مژدۂ عافیت سامی مطلوب۔ بہ عطاے اخبار گوہر بار خود بندہ را مرہون منت ہاے بے غایات فرمودند۔ اللہ تعالیٰ آن شفیق را بایں نوازش مشفقانہ دیر گاہ سلامت دارد۔ مشفقی! حالم بدیں نمط است کہ ایں کارخانہ را صرف براے تفنن طبع بہزار مشقت بہم رسانیدہ جاری کردم۔ چار ماہ شد کہ در آں سرگردانم از جملہ کاروبار دست بردار شدہ تا حال قریب یک ہزار روپیہ زیر باری کشیدم اکنوں صورت این است کہ میاں علی حسین را بہ باعث قسم و قول ہاے گوناگوں صرف بدیں جہت آوردہ بودم کہ ایں کس اشراف معلوم می شود خیر خواہی خواہد کرد۔ در ایں جا آمدہ از روز آغاز کارچناں بدذاتی ہا کردہ کہ بیانش دشوار است۔ خلاصہ ہم آں کہ دریں جا مثل فقیر صاحب اکثر کساں را اغوا کردہ مستعد اجرای و تیاری مطبع ثانی ساختہ و یک قلم کار ایں مطبع را خراب کردہ۔ چہ عرض کنم در تہہ تہہ وز

دو نمبر اخبار سابق برآوردہ، نمبر سویم تا حال ناتیار است وشب ایں رازہ شان از خارج بہ تحقیق وثبوت پیوستہ کہ تدبیر تقرر مطبع دیگر است۔ ازیں جہت در کار ایں جا تندہی نمی سازد۔ ہزارہا کس دیدہ ام چناں مردم نمک حرام بنظر نیامدہ۔ ناچار جناب را شفیق دیرینہ تصور ساختہ، دریں وقت کہ گرفتار صد گونہ آلام ہستم، تکلیف می دہم کہ اگر شرط صاحب سلامت مقتضی باشد از دستگیری و مہربانی بندہ دریغ نہ فرمایند۔ در دو امر مدد می خواہم۔ اول ایں کہ آدم کارگذار، لایق وہوشیار فوراً روانہ سازند۔ تنخواہ او را از دہ تا بست عــہ حسب الارشاد سامی خواہم داد، واز روزے کہ آں کس روانہ شود ملازم من است۔ باید کہ شبا شب خود را رساند۔ ہر قدر کہ زود خواہد رسید مستوجب پرورش خواہد شد۔ و دو کس رولیہ واسترپہ ہمراہ خود آرد، لیکن آدم کارگذار باشند ناواقف نباشد۔ دویم ایں کہ پنج قطعہ سنگ خرید کردہ دہند، بدیں تفصیل کہ چار بطول بست انچہ و چاردہ انچہ عرض، ایک بہ طول ۲۵ انچہ وہفدہ انچہ عرض، از ہر جا کہ بدست آید واکنوں یک سنگ خواہ مخواہ ہمراہ آدم روانہ سازند۔ زر اول شصت روپیہ بخدمت روانہ خواہم کرد۔ ہر چہ کمی وبیشی از ایں یک سنگ باشد ارشاد فرمایند کہ حسب الارشاد بعمل آید۔ بندہ را تمام عمر مرہون منت انگارند۔ زیادہ نوشتن فضولیست بہر حال ایں را کارخانہ خود تصور سازند: آنکہ حصہ بابو امانت علی خاں دریں مطبع بود خارج گردیدہ۔ ایشاں برائے طلب زر حصہ خود نوشتہ اند، صبح وشام روانہ سازم واکنوں دامن آں مشفق گرفتہ ام بہر حال از من دریغ نسازند کہ من نیاز کیش دیرینہ ام۔ بہر حال سر دست یک سنگ از مطبع خود مرحمت سازند وبرائے تدبیر دیگر سنگ ہا ارقام فرمایند کہ ہنڈوی سہ صد روپیہ دیگر موجود دارم صرف انتظار ارشاد سامی ست، مگر اکنوں برائے اجرائے کار پریس مع یک سنگ روانہ فرمایند وہنڈوی شصت روپیہ فردا روانہ خواہم کرد زیادہ نیاز (الراقم محمد مہدی حسین خاں افسر)

## خبر امرتسر

ہفتہ گذشتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ ایک گورہ نے جیون سنگھ کمیدان پلٹن سورج مکھی کو جو بباعث خیر خواہیوں اور بہادریوں کے نہایت نیک نام تھا ضرب شمشیر آبدار سے قتل کیا۔ حال مفصل اس کا یوں معلوم ہوا کہ تاریخ دسویں جون کو نو بجے صبح کو ایک سپاہی نے قلعہ گوبند گڑھ سے آکر دروازہ لوگڈھ پر کہ جہاں تعیناتی کمیدان مذکور کی معہ گارد معمولی کے تھی، کہا کہ کمانیر صاحب قلعہ گوبند گڈھ نے حکم دیا ہے کہ دو گورہ جو شہر میں گئے ہیں، جس وقت اس دروازہ کو آویں گرفتار کر کے قلعہ میں بھیج دینا چنانچہ وہ کہہ کر گیا ہی تھا کہ اتنے میں دو گورہ آپہونچے کمیدان نے سپاہیان گارد کو حکم دیا کہ دونو کو قید کرو چنانچہ سپاہیوں نے ان کو روک لیا۔ ایک گورہ تو گون (؟) کے اوپر جو دروازہ پر پڑی تھی بیٹھ گیا۔ بعد لمحہ کے اوس گورے نے جو چارپائی پر بیٹھا تھا یکایک جھک کر ایک گھونسا حولدار کی کمر پر ایسا مارا کہ فوراً گر گیا اور دوسرے نے تلوار کمیدان کی کہ سرہانے چارپائی کے رکھی تھی ہاتھ میں لے کر برہنہ کر لی اور ہلانے لگا۔ اس پر دو تین سپاہی مستعد چھین لینے کے ہوئے مگر کمیدان نے

سپاہیوں سے کہا کہ تم کچھ مت کہو اور سب کو ہٹا کر خود گورہ کے پاس گیا اور کہا کہ تلوار دیدو۔ گورہ نے بجواب اس کے ایک ضرب گردن کمیدان پر ایسی سخت لگائی کہ دست بجز مثل تار صابون تا بہ شانہ نکل گئے اور بعد اس کے گورہ مذکور باہر نکل گیا۔ اور دوسرے کو سپاہیان گارد نے قید کر لیا۔ متصل دروازہ شہر کے ایک کمہار اپنا گدھا لیے آتا تھا اوس عقلمند گورہ خونخوار کو معہ شمشیر برہنہ آتا ہوا دیکھ کر راہ فرار پکڑی کہ اس سے اس پر تو بس نہ چلا، الا گدھے کے ٹکڑے کر ڈالے، اور وہاں سے چل کر بپاے خود جو بہاے پھانسی کے نیچے پہونچا اور انجام کار سرو کار اپنا اوس سے سمجھ کر چوب ہاے پھانسی کو ضربات شمشیر سے کاٹنے لگا کہ اس عرصہ میں گارد گوروں کا جو معہ یک کس حولدار قلعہ گوبند گڈھ سے گرفتاری نامبردگان کے لیے آ پہونچا اور کہا کہ اینک تن می دہی یا جان کہ تس پر فوراً اوس ابلیس طینت نے تلوار کو زمین پر ڈال دیا اور حلقۂ سنگین کو آویزۂ گوش مردمی کر لیا اور بعد اوس کے وہی گارد دروازہ پر آکر دوسرے گورہ کو بھی قید کر کے لے گیا۔

## خبر پشاور

پشاور میں غلبہ چوروں کا بہت ہے۔ دسویں یا گیارہویں تاریخ نراین کھتری کے گھر میں چوری ہوگئی اور قریب چھ ہزار روپیہ کے نقصان ہوا۔ کئی چور ایک روز کھیروں کے کھیت پر آپڑے اور محافظوں کو زخمی کر کے بہت سا نقصان کیا۔ مگر اون میں دو آدمی پکڑے گئے اور داخل جیل خانہ ہوئے — ایک طوائف ساجی نام کے گھر میں چوری ہوگئی اور چھ سو روپے کا اسباب چوری گیا — شیخ ضیاالدین تحصیلدار دوآبہ سے رعایا کچھ ناراض سنی جاتی ہے — دریاے سندھ آج کل نہایت زور شور پر ہے، مردمان مہمند جو اکثر اشیاء خورد و نوش پشاور سے لے جاتے آمد و رفت ان کی بالکل بند ہے — قوم سواری اور مردمان کوہ بند خیبر میں جو باہم فساد تھا در پنولا امن ہے — زمینداران موضع مغل خیل نے فریاد کی کہ ہم رات دن مدافعت شور و شر مردم مہمند میں مشغول رہتے ہیں اور اُن سے لڑ بھڑ کر ملک سرکار انگریزی کے نسبت کچھ گزند نہیں آنے دیتے امیدوار ہیں کہ سرکار انگلشیہ سے کچھ ہم کو حق الخدمت ملا کرے — ایک ہندو نے ایک بچہ کو زہر دے کر مار ڈالا چناں چہ اس کو قید کیا ہے — کپتان لمسڈن صاحب بہادر جو پرگنہ یوسف زی کی طرف تشریف لے گئے تھے معہ الخیر واپس آگئے اور تین ہنود کو بعلت خون اٹھارہ اٹھارہ برس کو قید کر کے ہندوستان بھیج دیا — ارسلان خاں سردار یوسف زی پندرہ دن ہوے کہ قضاے الٰہی سے راہی ملک بقا ہوا اور بیٹے اور سوار سردار مذکور کے پرگنہ صواب میں جاگیر سکونت پذیر ہیں — عبداللہ خاں سردار شب قدر بہ خوف یا داشتن نمک حرامی اپنے مسکن سے بھاگ کر کسی پہاڑ میں متواری ہے اور تمنا ہے کہ کچھ جماعت ہمراہ لے کر شب قدر کو تاخت و تاراج کرے، چوں کہ وہاں خوف اوس کا زیادہ ہے لہذا حسب منظوری سرکار ساکنان

شب قدر ہنود خواہ مسلمین سب کے سب مرمت اور درستی قلعہ شب قدر میں مصروف ہیں — شاہ جی تحصیل دار پرگنہ بست نگر بدنام ہے اور رعایا اوس کی دست تعدی سے نالاں ہیں۔ مگر وہاں کے آدمی بھی نہایت سخت اور بہت بد ذات ہیں۔ جب تک اون پر تشدّد اور تنبیہ نہ ہو کسی کو خیال میں نہیں لاتے ہیں۔

مطبع کوہ نور مقام لاہور میں باہتمام منشی ہرسکھ رائے کے چھپا بقلم نرائن داس پنڈت دہلوی

# آفتاب ہند

جلد۲ مطبوعہ ۱۷ مارچ ۱۸۵۳ء نمبر ۱۱

## اشتہار آفتاب ہند

شہر بنارس میں محلہ کدار گھاٹ بہ مکان بابو کالی ناتھ بابو لی عرف راجا بابو کے مطبع کاشی پریس میں اخبار ہذا اور اخبار بنگلہ طبع ہوتا ہے، جس صاحب کو لینے کی خواہش ہو مہتمم اخبار کو مطلع فرما دیں، فوراً ان کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔ اور جس صاحب کو کوئی خبر یا رائے اخبار ہذا میں لکھانی منظور نظر ہو تو راقم اخبار کے پاس تحریر فرما کے مرحمت کریں، بلا اجرت کے درج اخبار کی جائے گی۔ مگر اشتہارات چھاپنے کی اجرت فی سطر ایک آنہ لی جائے گی۔ اور جس صاحب کو کوئی کتاب یا پوتھی یا نقشہ بہ خط بنگلہ و فارسی و ناگری و انگریزی میں چھپانا مرکوز خاطر ہو تو مہتمم اخبار کے پاس بھیج دیں۔ بہ نسبت مطبع ہائے اس شہر کے بہ کفایت تمام اور صاف چھاپی جائے گی۔

## تواریخ ہند

### تتمۂ ذکر زبدہ صوبہ اودھ

نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے عہد دولت میں جوہری محلے کے متصل باقر خاں نے ایک آم باڑ بنایا اور دونوں جہاں میں فائدہ اٹھایا۔ خاں مرحوم .... ولایت زادہ، عمدۂ روزگار .... سو سوار وغیرہ اس کے

رسالے میں تھے۔ اب آغا فتح علی خلف الصدق اس کا قید حیات ہے، لیکن محض بے کار و تکالیف میں گرفتار مگر مکان مسطور پر قابض ہے۔ ایک موضع بھی اس مبارک بنیاد کے اخراجات کے لیے نواب آصف الدولہ بہادر نے دیا تھا، لیکن بعد دو برس کے اہل کاروں نے کسی حیلہ سے ضبط کر لیا۔ غرض یہ خجستہ بنیاد فی الواقع محل قبولیت و مقام تعزیت ہے۔ مجلس میں یہاں کی، شائبہ ریا کا نہیں۔ سوائے گریہ و زاری اہل مجلس کو کام دوسرا نہیں۔

غلط ہے خلق کی کثرت کہیں نہیں ہوتی
و لے بکا کی یہ کثرت کہیں نہیں ہوتی

خوشا حال اس کے بنانے والے کا کہ دنیا میں نام کیا اور عقبیٰ میں ثواب لیا۔ قبر بھی اس مرحوم کی اسی میں ہے بلکہ اکثر اغنیا و مساکین اس کے مکانات و صحن میں آسودہ ہیں۔ . . . چوک سے متصل، دکھن طرف فرنگی محل، وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت میں اس مکان کے بیچ ایک فرانسیس تجار پیشہ اُترا تھا چوں کہ بے اذن حضور اعلیٰ کے یہ امر وقوع میں آیا تھا، ملازمان حضور کو گوارا نہ ہوا، آخر اس کو اخراج کیا، پھر اورنگ زیب کے وقت حسب الحکم بادشاہی مکان مسطور ملّا قطب الدین شہید کے فرزندوں کو ملا۔ چناں چہ اب تک بھی ان کی آل اولاد کی سکونت وہیں ہے۔ لیکن وجہ معاش جو ان کی بند ہوگئی، یہ صرف قصور طالع کا ہے۔ والا آج نواب وزیر کی سرکار سے ہزاروں پرورش پاتے ہیں۔ وارد و صادر یہاں سے بہتیرا کچھ لے جاتے ہیں۔ یہ تو استحقاق زیادہ رکھتے ہیں، کیوں کہ آبا و اجداد سے اسی خاندانِ عالی کے نمک خوار و شکر گزار ہیں۔ جس وقت مزاج عالی کا تنک ایک متوجہ ہو، یہ تو قلیل کیا چیز ہے، ماورائے اس کے نعما کثیر پاویں گے اور مدت العمر کو بے نیاز ہو جاویں گے لیکن کل امراً مرہون باوقات ہا۔

تا در نہ رسد وعدهٔ ہر کار کہ ہست
سودے نہ کند یارے ہر یار کہ ہست

حاصل یہ ہے کہ مکان مذکور قدیم مدرسہ ہے۔ بڑے بڑے فاضل مدرس وہاں گزرے ہیں۔ بلکہ اب تک بھی سرشتہ درس و تدریس کا جاری ہے۔ چناں چہ سوائے شہر کے طلبا، اطراف و اکناف سے وہاں تحصیل کے واسطے آتے ہیں، اور فیض ان سے اٹھاتے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اس شہر میں چرچا علم و فضل [کا] بہ نسبت اور بلاد کے زیادہ ہے۔ کیوں کہ فریقین کے فاضل یہاں موجود ہیں۔ لیکن سنیوں کے فرقے میں مولوی مبین صاحب اور فرقۂ ناجیہ امامیہ میں مولانا سید دل دار علی سلمہ اللہ تعالیٰ وحید عصر ہے۔ تبحر اس بزرگ کا اس کی تحریر سے ہویدا، خوش بیانی اس کی تقریر سے پیدا۔ سیکڑوں افراد اس کی بدولت گمراہی سے نکلے اور منزل ہدایت کو پہنچے۔ مذہب امامیہ کو ترقی کامل اسی نے بخشی۔ اور ہند میں نماز جمعہ و جماعت اسی نے کی [؟]

شعرا بھی جتنے اس شہر میں ہیں، کیا فارسی گو، کیا ریختہ گو، کہیں نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعد برہم ہونے شاہ جہاں آباد کے اکثر غریب امیر میرزایان ہندوستان سے نواب صفدر جنگ وشجاع الدولہ بہادر کے عہد میں آکر اس شہر میں بہ سکونت دایمی قیام پذیر ہوے۔ پس شہر تو عبارت اشخاص سے ہی ہے۔ یہی دہلی ہوگیا۔ اور باشندے بھی اس کے بہ سبب کثرت صحبت وتتبع زبان تلفظ صحیح کرنے لگے۔ یہاں تک کہ جن کی طبع موزوں تھی شاعر ہوگئے۔ باوجود اس کے لہجے میں بہت تفاوت رہ گیا، لیکن محاورے میں کم، کہ زباں داں ہی اس کو سمجھے اور اسی کی طبیعت اس پر لگے۔

(باقی بہ ہفتہ آئندہ)

MEDICAL SYSTEM

# بیان علم طبابت

## بیان خاصیت موے سر آدمی

موے سر آدمی کو جلاوے وسرکہ میں داخل کرکے جراحت گزیدہ سگ یا جراحت پر رکھے فوراً صحت حاصل ہووے۔ اور اگر خاک موے میں عرق گلاب ملاکر سرین زن حاملہ کے لگادے، فوراً حمل سے فراغت حاصل ہووے اور اسی خاک میں سرکہ ملاکر سگ دیوانہ کے زخم پر لگاوے تو فوراً اس کا درد رفع ہو۔

## خاصیت مغز

اگر مغز سر آدمی مار گزیدہ کے جراحت پر لگاوے صحت پاوے۔

## خاصیت استخوان

استخوان کو جلاکر دھواں اس کا بواسیر تک پہنچاوے [تو] ظاہر وباطن دونو مفید ہے۔

## خاصیت سر

اگر کلیہ سر آدمی کو تن سے جُدا کرکے زمین میں دفن کرے، اور وہیں تخم ساجرم بوکر خون آدمی سے سینچے اور وقت تیار ہونے درخت کے اس سے کسی قدر ساجرم اپنے پاس رکھے، جس کے مشام میں بو اس کی پہونچے گی مطیع وفرماں بردار ہوجائے گا۔

## خاصیت لعاب دہاں

اگر لعاب دہاں کو گزیدگی مردم پر لگاوے، صحت حاصل ہووے۔ اور واضح ہو کہ لعاب دہاں مردم ہمیشہ خواص زہر کا رکھتا ہے، اگر انسان تشنہ وگرسنہ ہو۔

## خاصیت ریم

اگر قدرے ریم آدمی شراب میں ملادے، جو کوئی پی لے مدہوش ہو جاوے، مطلق تن بدن کا خیال نہ رہے۔

## خاصیت ریم گوش

اگر ریم گوش میں سیاہ مرچ ملاکر آنکھ میں گلادے [لگادے؟] فوراً بینائی سے محروم ہو جاوے، اور اگر نوشادر ملاکر لگادے، بینائی زیادہ ہو۔

(تتمہ بہ ہفتہ آئندہ)

CHEMISTRY

# بیان علم کمستری

ایک ٹکڑہ فسفراس [فاس فورس؟] بہ مقدار چھ سرخ لے کر باریک باریک ٹکڑے بناوے اور ایک گلاس میں قدرے پانی دے کر اس میں ان کو ڈالے اور اس گلاس کو آوندگی میں رکھ کر نرم آنچ دے تاکہ وہ فسفراس گل جاوے۔ بعد ازاں ایک چھوٹی شیشی دراز قد کی لے کر اس میں گرم پانی بھرے اور پھر اس پانی کو پھینک کر، وہ ملا ہوا فسفراس کا پانی آنچ سے اٹھا کر اسی شیشی میں بھرے، اور کاک سے اس شیشی کا منہ بند کرے اور رومی مصطگی اس کاک پر لگادے تاکہ ہوا کا گذر اندر شیشی کے نہ ہو۔ یہ پانی شیشی کا بہت روز تک اس [میں] رہے گا اور روشنی اس کی مثل چاندنی کے رہے گی۔ بہ وقت شب اس کی روشنی میں کتاب وغیرہ بھی چاہے تو پڑھ لے اور ایام گرمی میں اس شیشی کو ہر روز ایک مرتبہ ہلایا کرے، تو اس کے اندر سے آگ کے شعلہ کے مانند ظاہر ہوگا، اور روشنی مدت تک قائم رہے گی۔

GOLDEN INK

## صنعت
## طلائی روشنائی کی ترکیب

قدرے گوند ببول کا سفوف بناکر برانڈی شراب میں گلاوے اور قدرے پانی آمیز کرے، اور ایک پیالہ چینی قدرے ورق طلا رکھ اور پانی دے کر خوب پھینٹے تاکہ وہ بخوبی مل جائے اور رات بھر رکھ چھوڑے۔ اگر پانی اس کا خشک ہو جائے تو گوند کا پانی ملادے، بعدہ زعفران کو شفاف پانی میں تر کر کے عرق نکالے اور اس عرق طلا میں ملاکر پھینٹے، بعدہ جو حروف و نقشہ لکھنا منظور ہو قلم مصوری سے لکھے اور بعد خشک ہونے اوپنی [؟] سے جلا کرے، لیکن روشنائی بہت گاڑھی یا بہت پھیکی نہ رہے۔

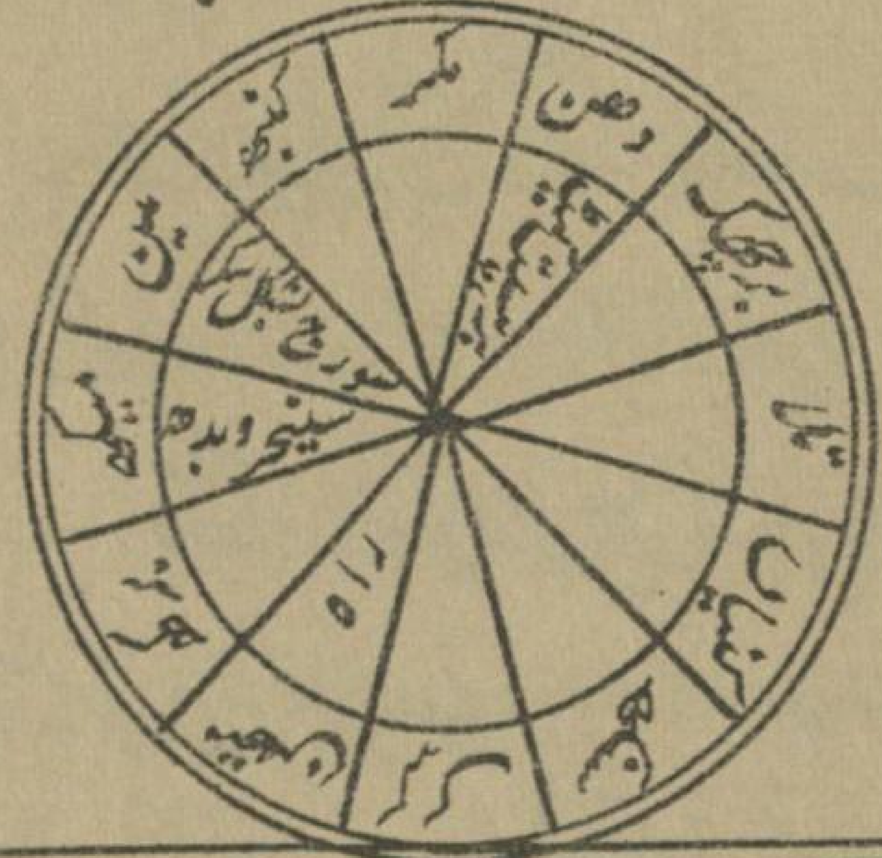
## ASTRONOMI

# بیان علم جوتش

## بیان جوگ کا تفصیل وار

واضح ہو کہ سوائے سورج کے اگر خانہ بارہویں میں ستارہ بھی ہووے، اس کو انتھا جوگ کہتے ہیں۔ اور دوسرے یا دسویں خانے میں کوئی ستارہ نہ ہووے، اس کو سنبھا جوگ لکھا ہے اور جو ان جگہ پر ستارہ نہ ہووے تو اس کو دوردھرا جوگ کہتے ہیں۔ اور اگر خانہ دوسرے یا بارہویں میں ستارہ نہ ہو اکمندر جوگ اس کا نام رکھا ہے انشاءاللہ باقی حال جوگ کا آئندہ لکھا جائے گا۔

## دائرہ راس چکر




پترہ — THE WEEKLY ALMANAC. — ہفت روزہ

| نام روز | ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء | ماہ ... ثانی سنہ ۱۳۲۲ھ | ماہ چیت سنہ ۱۲۵۹ | کرس کہہ یعنی بدی ماہ چیت سمت ۱۹۰۹ | | | نام نچھتر | | | مقدار روز | | طلوع آفتاب | | غروب | | تحویل ستارگان در برج و تعطیل مندرجہ گزٹ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | تتھ | ڈنڈ | پلا | نام نچھتر | ڈنڈ | پلا | ونڈ | پلا | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | منٹ | |
| شنبہ | ۲ | ۲۲ | ۲۱ | نومی | ۲۶ | ۳۹ | اتر بھادرپد | ۳۰ | ۲۹ | ۳۰ | ۴۵ | ۵ | ۵۲ | ۶ | ۵۸ | |
| یکشنبہ | ۳ | ۲۳ | ۲۲ | دسویں | ۲۳ | ۴۰ | ریوتی | ۲۹ | ۱۸ | ۳۰ | ۴۹ | ۵ | ۵۲ | ۶ | ۵۸ | چاند کنبھ بعد ۴۷ ڈنڈ ۴۰ پلا |
| دوشنبہ | ۴ | ۲۴ | ۲۳ | اکادسی | ۲۱ | ۳۷ | اشونی | ۲۹ | ۱۵ | ۳۰ | ۵۲ | ۵ | ۵۱ | ۶ | ۵۹ | |
| سہ شنبہ | ۵ | ۲۵ | ۲۴ | دوادسی | ۲۱ | ۳ | بھرنی | ۳۰ | ۲۱ | ۳۰ | ۵۶ | ۵ | ۵۱ | ۶ | ۵۹ | تعطیل مارلی اشنان ۱ روز کو |
| چہارشنبہ | ۶ | ۲۶ | ۲۵ | تردوسی | ۲۱ | ۴۱ | [illegible] | ۳۲ | ۴۹ | ۳۱ | ۳ | ۵ | ۵۰ | ۷ | ۲ | چاند مین بعد ۲ ڈنڈ ۲۸ پلا |
| پنجشنبہ | ۷ | ۲۷ | ۲۶ | چودس | ۲۳ | ۴۱ | [illegible] | ۳۶ | ۳۱ | ۳۱ | ۳ | ۵ | ۵۰ | ۷ | ۲۱ | |
| جمعہ | ۸ | ۲۸ | ۲۷ | اماوس | ۲۶ | ۴۷ | [illegible] | ۴۱ | ۱۸ | ۳۱ | ۷ | ۵ | ۴۹ | ۷ | ۲۲ | چاند میکھ بعد ۴۱ ڈنڈ ۱۸ پلا |

# انتخاب گورنمنٹ گزٹ

مطبوعہ ۲۲ فروری ۱۸۵۳ء

فورٹ ولیم ڈپارٹمنٹ، لیجس لیٹف

۴ فروری ۱۸۵۳ء

ایکٹ مندرجہ ذیل جو جناب نواب گورنر جنرل ہند اجلاس کونسل کی تجویز سے ۴ فروری سنہ ۱۸۵۳ء کو صادر ہوا۔ خاص و عام کی اطلاع کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے۔

[یہ گزٹ پورے ڈھائی صفحات پر پھیلا ہے]

CALCUTTA

## خبر کلکتہ

اخبارات سے منکشف ہوا کہ ۳ ماہ مارچ کو بہ وقت دوپہر محلہ مانک تلا میں ایک بقال کی دوکان میں آتش زدگی ہوئی، جس قدر اشیا کہ اس دوکان میں موجود تھا، جل کر خاک ہوگیا[1]۔ اور رفتہ رفتہ وہ آگ گرد و نواح کے مکانوں کو جلاتی ہوئی.... بازار تک پہونچی۔ غرضے کہ دمکلہ کی امداد سے وہ انطفا ہوئی۔ معلوم ہوا کہ پانچ ہزار گھر خشتی و خس پوش اور دو ہزار درخت اور تین سو خورد کلاں جانور اور دس پندرہ آدمی و علاوہ اس کے اور اشیاء جو کہ موجود تھا جل کر خاک ہوگیا۔ اور کلکتے کے کشت باغ میں گاذروں کے پارچہ جو کہ دھونے کو لائے تھے، جل گئے۔ اس آتش زدگی میں بہت آدمیوں کے جان و مال کا نقصان ہوا۔ مگر یہ بھی سنا گیا ہے کہ امرایان کلکتہ کی یہ رائے ہے کہ چندہ کر کے خسارہ آتش زدگی کا دوکان داروں کو دیویں کہ وہ سب کے سب اپنے کاروبار میں مصروف ہوں۔

TO THE MOST NOBLE THE GOV.- GENL.

## خبر گورنر جنرل بہادر

اخبارات ولایت سے مدرک ہوا کہ نواب گورنر جنرل لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر چارٹر تک یہاں رونق افروز رہیں گے۔ بعد ازاں ڈیوک آف کاسٹل صاحب بہ جائے نواب محتشم الیہ کے مقرر ہوں گے۔

---

[1] نقل مطابق اصل کے ہے۔

LAHORE

## خبر لاہور

تاریخ چھ مارچ کو سید .... گوروں نے بہ حالت نشہ .... آکر بڑا فتور مچایا اور بہت سے آدمی دوکان داروں کو زدوکوب کیا۔ جب نہایت شور و غل ہوا .... تھانہ و تحصیل تک اطلاع .... اور برق انداز ان تحصیل و چوکی داران بہ نظر حفاظت جو اس جگہ پر آئے تو ان بدمستوں کو زیادہ تر جوش آیا بلکہ ایک چپراسی تحصیل کو پہلے تو خوب مارا، بعدہ ایک بوتل شراب کی اس کے سر پر ماری کہ خون جاری ہوگیا۔ اور اس زیادتی پر بھی زمین پر گرا کے خوب مارا۔ بارے مردمان بازاری نے اس ظالم کے ہاتھ سے اس کو رہا کرایا۔ اس مار و مار میں جماعت ہزارہا آدمی کی ہوگئی، اور کوتوال و تھانہ دار و تحصیل دار جمع ہوئے اور حضرات کو گرفتار کرلائے، جب گارد گورا آئی حوالہ ان کے کیا۔ مگر ان ذات شریف نے ایک آدمی گارد کو بھی زخمی کیا۔

CALCUTTA

## خبر کلکتہ

اخبار پربھاکر سے دریافت ہوتا ہے کہ ایک آدمی بنگالی نے اولاً دن دوپہر خزانہ ترینری [TREASURY] سے باوجود محافظت سپاہیان ایک بہی لاکر پولیس میں .. ہوا کہ دیکھو ہم سپاہیوں کی آنکھ میں خاک ڈال کر یہ بہی لائے ہیں۔ افسران پولیس نے مات دیکھ کر مو کلان تھانہ کے زیر نظر اس کو کیا۔ دن بھر حضرت پر کرامت قید رہے۔ وقت شب کسی طور سے چل دیے۔ اور نواب گورنر جنرل بہادر کی خواب گاہ میں پلنگ تلے جاکر کھٹ کھٹ مچایا کہ اس میں جناب محتشم الیہ کی آنکھ وا ہوئی۔ ظن غالب ہوا کہ یہ کیا آواز ہے۔ فوراً پہرہ داروں کو آواز دی۔ وہ سب جا پہنچے اور حال سے خبردار ہوکر حضرت کو برآمد کیا اور استفسار کیا کہ تم کون ہو، اور یہاں آنے کا کیا کام تھا، اور تمھارا کیا نام ہے؟ اس پر وہ بولے کہ ہم تم کو نہیں جانتے کہ تم کون ہو۔ یہ ہمارا گھر ہے۔ ہم سوتے تھے، بے فائدہ کیوں ستاتے ہو۔ یہ بات سن کر سب ہنس پڑے اور حسب الحکم نواب صاحب اس کو پہرہ میں رکھا۔

AGRA

## خبر آگرہ

کوہ نور لاہور سے ہویدا ہے کہ مسٹر بستی صاحب بعد مودی رسوم مسند نشینی مہاراجہ صاحب گوالیار ۲۸ تاریخ

[فروری ۱۸۵۳ء] کو اکبر آباد میں تشریف لائے۔ خبر ہے کہ مہاراجہ موصوف بھی واسطے ملازمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر تشریف لاویں گے۔

## BENARAS

## خبر بنارس

خبر ہے کہ محلہ شوالہ میں ایک شخص کے گھر میں وقت تولد لڑکی نے آواز دیا کہ اے دایہ مجھے تو نہ چھو۔ دایہ نہایت ڈری اور پدر لڑکی سے حال کہا۔ وہ اس حال کو سن کر بہ ارادہ قتل شمشیر برہنہ بہ کف دروازہ زچاخانہ تک آیا کہ اندر سے لڑکی [نے] آواز دی کہ میرے جینے سے تیرا بڑا فایدہ ہے۔ یہ کلمہ سن کر وہ خاموش چلا آیا۔

خبر ہے کہ مہاراجہ صاحب ستارہ کی کتخدائی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔

دریولا مہاراجہ صاحب بتیا کہ نظر اوپر جاترہ کے ازبس رکھتے ہیں، جاترہ .... کو تشریف فرما ہوئے۔

ان روزوں بازار گرانی غلہ اس قدر گرم ہے کہ غریب غربا رعیت ازبس لاچاری سے شکرگذاری (کذا) بقالان بدخصال کرتی ہے کہ باوجود ہونے .... غلہ کے یہ رعایا پر ستم کرتے ہیں۔

راے بلدیو سہائے مصر اشنان .... گھاٹ پر تشریف لے گئے تھے۔ سڈی [سیڑھی] پر سے گر پڑے نہایت چوٹ آئی۔

---

باہتمام بابو کاشی داس متر شہر بنارس محلہ کرار گھاٹ، بر مکان بابو کالی ناتھ باپولی عرف راجہ بابو کے مطبع کاشی پریس میں انتظام سے منشی درگا پرشاد کے ہر ہفتہ میں طبع ہوتا ہے

# کتابیات

*Selections from the Records of the Government of N. W. P.*, Part IV, pp. 1—160.

T.W. Beal : *Dictionary of Oriental Biography*, London, 1894.

E. Brown : *History of Persion Literature in Modern Times*, London.

C.E. Buckland : *Dictionary of Indian Biography*, London, 1906.

W. Carey : *Good Old Days of Hon'ble John Company*, 2 Volvmes London, 1859.

J. Natarajan : *History of Indian Journalism* (Report of the Press Commission, 1955, Part II), Delhi, 1956.

I. H. Qureshi : *Two Newspapers of Pre-mutiny Delhi*, in the *Indian Historical Records Commission's Proceedings*, Vol. XVIII.

K.A. Sajanlal : *The Akhbar Malva*, in the *Indian Historical Records Commission's Proceedings*, Vol. XX.

C.A. Story : *Persian Literature*, Vol. V, London, 1953.

| | | | |
|---|---|---|---|
| اختر شاہنشاہی | اختر الدولہ حاجی سید محمد اشرف | اختر پریس لکھنؤ | ۱۸۸۸ء |
| ایجاد رنگیں | سعادت یار خاں رنگیں | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۲ء |
| باغ نو بہار | | | |
| بہی رسیدات اخبارات (قلمی) | پنڈت جیون راکھن تیواری | نیشنل ارکائیو آف انڈیا نئی دہلی | ۱۸۴۷ء—۱۸۵۷ء |
| تاریخ صحافت اردو | امداد صابری | دہلی | ۱۹۵۳ء |
| تشریح الحروف | | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۰ء |
| جوگن نامہ | احمد یار خاں شریر | مطبع مصطفائی لکھنؤ | ۱۸۵۳ء |
| چار باغ و خنجر عشق | سعادت یار خاں رنگین و مولوی ابو الحسن | مطبع مصطفائی دہلی | ۱۸۵۳ء |
| چہار باب | شاہ اہل اللہ | مطبع مصطفائی لکھنؤ | ۱۸۴۱ء |

| | | | |
|---|---|---|---|
| حیات جاوید | خواجہ الطاف حسین حالی | | |
| خطبات گارساں دی تاسی | گارساں دی تاسی | انجمن ترقی اردو۔ اورنگ آباد | ۱۹۳۵ء |
| خطوط غالب | مرتبہ مہیش پرشاد | ہندستانی اکیڈیمی الہ آباد | ۱۹۴۱ء |
| دستنبو | اسداللہ خاں غالب | مطبع مفید خلایق آگرہ | ۱۸۵۸ء |
| دولت ہند | ہنری فنوک | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۰ء |
| دیوان غنی | غنی کشمیری | مطبع مصطفائی لکھنو | ۱۸۴۵ء |
| رسالہ علم ہیئت | ماسٹر رام چندر | مطبع دہلی اردو اخبار | |
| رسالہ قواعد اردو | مولوی امام بخش | مطبع سید الاخبار دہلی | ۱۸۴۸ء |
| | | مطبع العلوم دہلی | ۱۸۴۹ء |
| رسالہ کیمیا | منشی شیام لال | مطبع کوہ نور لاہور | ۱۸۵۳ء |
| سرور المحزون | مترجمہ شاہ ولی اللہ | | |
| قصہ سیاہ پوش و مثنوی جگر سوز | شکوہ احمد شکوہ و طالب علی عیش | مطبع مصطفائی دہلی | ۱۸۵۳ء |
| قصہ گرو چیلا | | مطبع مصطفائی لکھنؤ | ۱۸۴۵ء |
| گلستان مسرت | مرتبہ عبدالرحمن شاکر | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۱ء |
| منتخب الجنایات | | مطبع اسعد الاخبار آگرہ | ۱۸۵۳ء |
| مثنوی گل زار نشاط | فتح علی شایق | مطبع مصطفائی لکھنؤ | ۱۸۴۷ء |
| مفتاح التواریخ | ولیم بیل | | |
| نسخہ شجرۃ الامانی | محمد حسین قتیل | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۱ء |
| نہر الفصاحت | محمد حسین قتیل | مطبع مصطفائی کان پور | ۱۸۵۱ء |
| نام حق | | | |
| ہفت ضابطہ | | | |
| ہندستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں | محمد عتیق صدیقی | انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ | ۱۹۵۸ء |
| ہندستانی قصوں سے ماخوذ اردو مثنویاں | ڈاکٹر گوپی چند نارنگ | مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی | ۱۹۶۲ء |

# اخبارات

| | | |
|---|---|---|
| اسعد الاخبار | آگرہ | ۱۸۴۸ء |
| آفتاب ہند | بنارس | ۱۸۵۲ء |
| آگرہ گورنمنٹ گزٹ | آگرہ | |
| دہلی اردو اخبار | دہلی | ۱۸۴۱ء |
| سحر سامری | لکھنؤ | ۱۸۵۶ء - ۱۸۵۷ء |
| سراج الاخبار | دہلی | ۱۸۴۴ء |
| | | ۱۸۵۶ء - ۱۸۵۷ء |
| صادق الاخبار | دہلی | ۱۸۵۶ء |
| فواید الناظرین | دہلی | ۱۸۴۸ء |
| قران السعدین | دہلی | ۱۸۴۸ء |
| کوہ نور | لاہور | ۱۸۵۱ء - ۱۸۵۵ء |

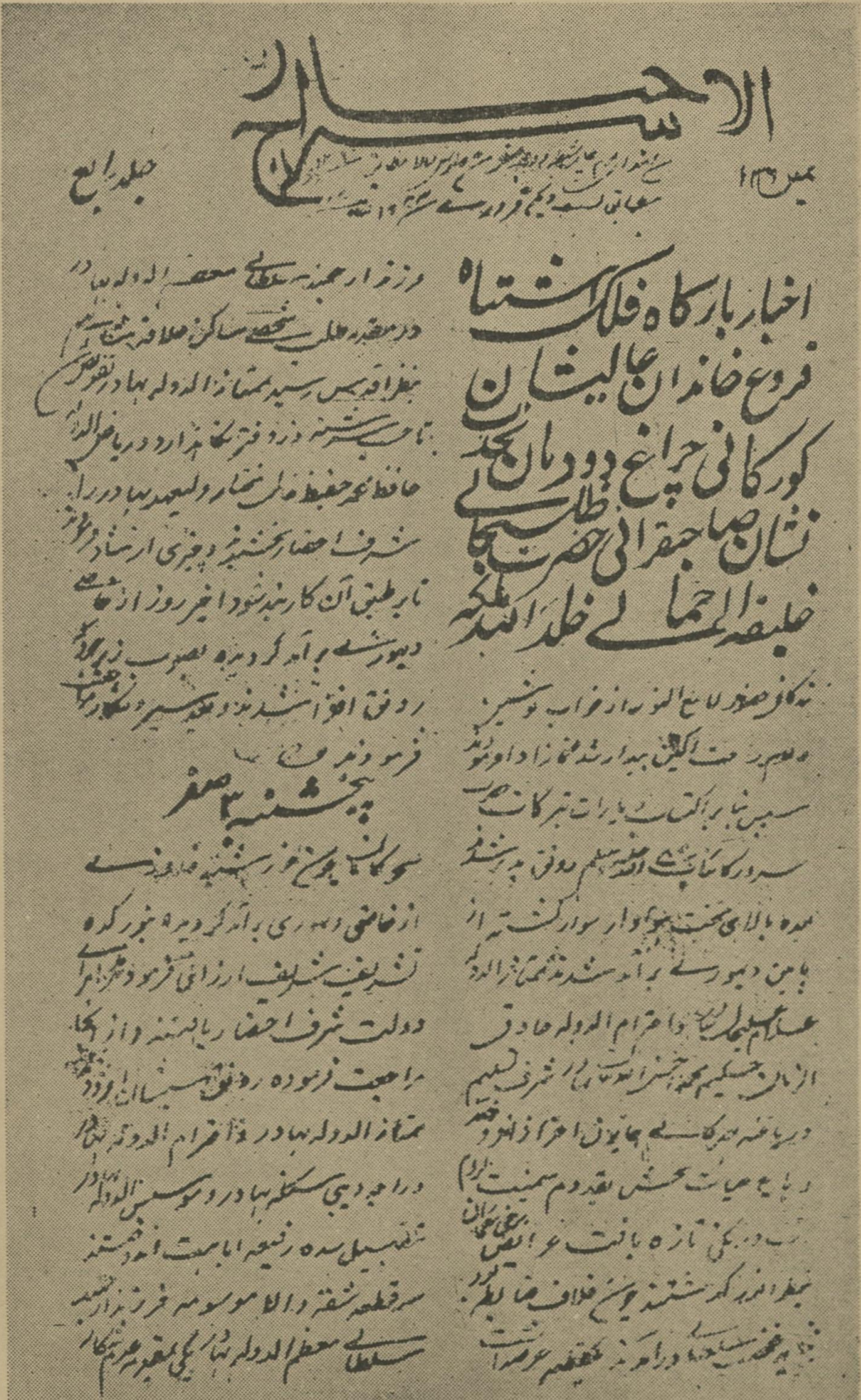
# رسایل

| | | |
|---|---|---|
| اردو (اپریل ۱۹۳۵ء) | پنڈت دتاتریہ کیفی | "اب سے آدھی صدی پہلے کے اردو اخبارات" |
| (اکتوبر ۱۹۳۵ء) | مولوی عبدالرزاق | "اب سے آدھی صدی پہلے کے اردو اخبارات" |
| اردو ادب (۱۹۵۳ء شمارہ ۳) | میکش اکبر آبادی | "مثنوی سراپا سوز" |
| (۱۹۵۷ء شمارہ ۴) | نثار احمد فاروقی | "آفتاب ہند" |
| (۱۹۶۲ء شمارہ ۱) | محمد عتیق صدیقی | "اسعد الاخبار" |
| دہلی کالج میگزین (قدیم دہلی کالج نمبر) | قاسم علی سجن لال | "فواید الناظرین" |
| صبح (۱۹۶۲ء شمارہ ۱) | محمد عتیق صدیقی | "قران السعدین" |
| نقوش (لاہور نمبر) | خورشید عبدالسلام | "لاہور کی صحافت" |
| نوائے ادب ( ) | امتیاز علی عرشی | " |

# تصاویر

# صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات

## ترتیب



# سراج الاخبار

نمبر ۱۴۳ — جلد رابع

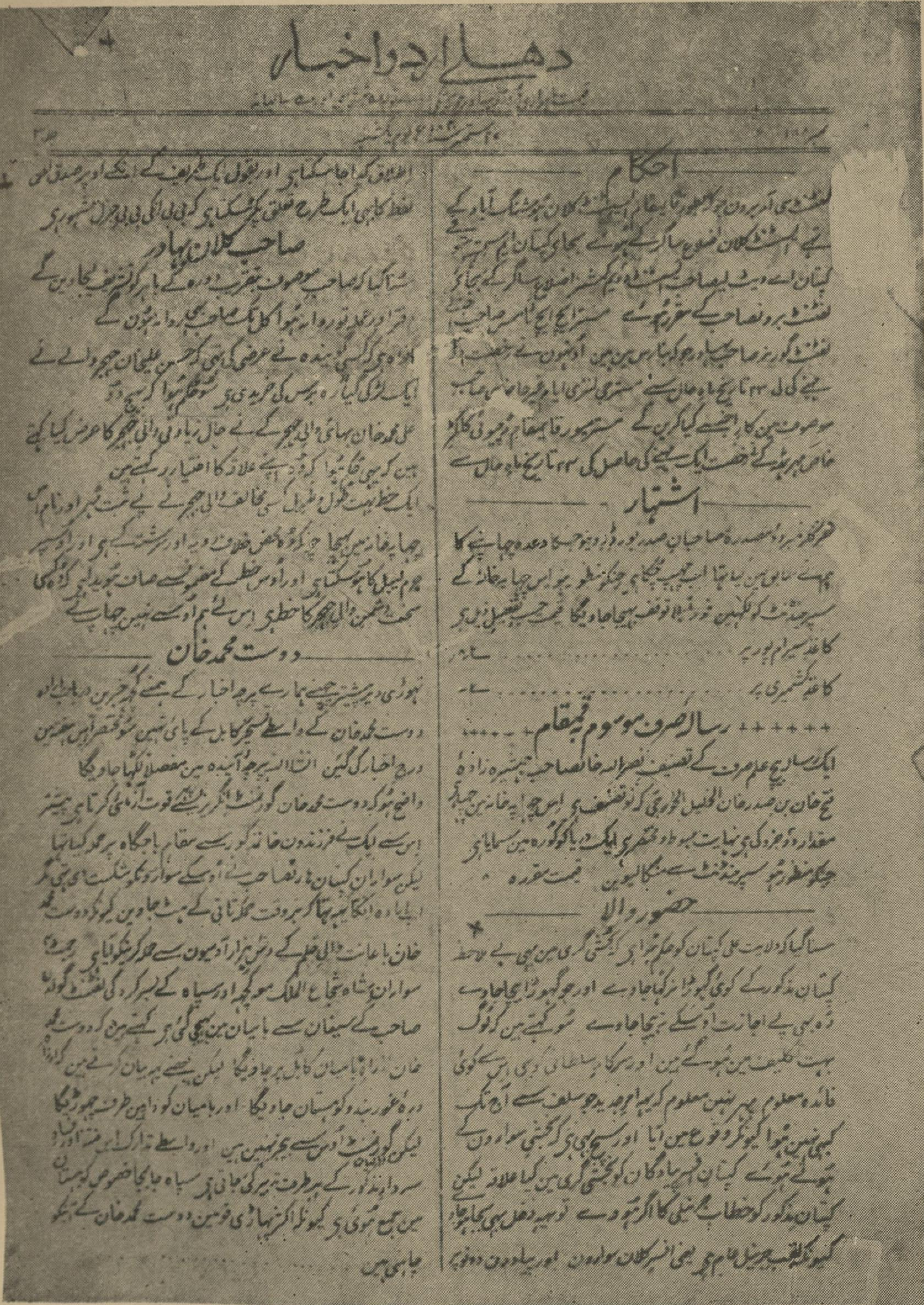
## اخبار بارگاه فلک اشتباه فروغ خاندان عالیشان گورگانی چراغ دودمان چغتائی نشان صاحبقرانی حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی خلد الله ملکه

بندگان حضور لامع النور از خواب نوشین
[illegible] رحمت الهی بیدار شده [illegible]
[illegible] زیارت تبرکات حضرت
سرور کاینات صلی الله علیه وسلم رونق [illegible] فرموده
بعده بالای تخت هوادار سوار گشته از
باهر دیوری برآمده شدند ممتاز الدوله
[illegible] و احترام الدوله حاذق
الزمان حکیم محمد احسن الله خان [illegible] شرف تسلیم
دریافته بعد [illegible] همایون اعزاز اندوختند
[illegible] عیادت [illegible] بقدوم میمنت لزوم
[illegible] تازه یافت عرایض [illegible]
بنظر انور گذشتند [illegible]
[illegible] در آمده [illegible] عرضه داشت

وزیر [illegible] سلطانی معظم الدوله بهادر در
در مقبره [illegible] شخصی ساکن علاقه [illegible]
بنظر اقدس رسید ممتاز الدوله بهادر [illegible]
[illegible] هزار روپیه [illegible]
حافظ محمد حفیظ [illegible] ولیعهد بهادر [illegible]
شرف احضار بخشیده [illegible] ارشاد [illegible]
[illegible] آن کار رسید شود آخر روز از [illegible]
دیوری برآمده [illegible]
رونق افزا شدند [illegible]
فرمودند

### پنجشنبه ۱۲ صفر

[illegible]
از خانه [illegible] برآمده [illegible]
تشریف شریف ارزانی فرمودند [illegible]
دولت شرف احضار یافته و از آنجا
مراجعت فرموده رونق [illegible]
ممتاز الدوله بهادر و احترام الدوله [illegible]
و راجه دیبی سنگه بهادر [illegible] الدوله
[illegible] شده [illegible]
[illegible]
سلطانی معظم الدوله بهادر [illegible]



# دہلی اردو اخبار

## احکام

[illegible]

## اشتہار

[illegible]

کاغذ کشمیری [illegible]

## رسالہ صرف موسوم بہ قمقام

[illegible]

## حضور والا

[illegible]

## صاحب کلان بہادر

[illegible]

## دوست محمد خان

[illegible]

قطعہ تہنیت عید سعید فرمودہ حضرت ابوظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ غازی

لشکر اعدا الہی آج سارا قتل ہو ؛ گور کیا گور یہی تا کو جو نصارا قتل ہو ؛ آج کا دن عید کا نکلے جیسے جانیے ہم ؛ الٰہی ظفر تیغ جب قاتل ہمارا قتل ہو

یہہ قطعہ ہماری پاس بعد تحریر کاپی پہنچا تو سبب تبرک درجہ اشتاعت اخبار کیا گیا خدا تعالیٰ جلد فتح جاری بادشاہ غازی کے کرے

صادق الاخبار

عید ہر سال تمہیں تہنیت آمیز رہے ؛ عرق خون بجان عدو خنجر خون ریز رہی ؛ قتل کفار ہوں اور فتح مبارک ہو ظفر ؛ نام کو بھی نہ جہاں میں سر انگریز رہے

حضرت دفتر کا ایک دم سے لشکر آیا ؛ دلی جب نام ظفر سب کے زبان پر آیا ؛ عید پر عید خوشی پر خوشی آج نہیں ؛ تو مبارک ہو کہ دشمن پہ ظفر آیا

نمبر ۵ مطبوعہ دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۷۳ ہجری موافق سیزدہم ساون سمبت ۱۹۱۴ جلد ۱۲

اشتہار | دو شنبہ | شکریہ

واضح ہو کہ یہہ اخبار ہر ہفتہ میں دو شنبہ کے روز دو ورقہ طبع ہو کر بخدمت شائقین اور الاتبار و رؤسا رعالی وقار روانہ ہوتا ہی قیمت اسکی بنظر رفاہ عام ایک روپیہ ماہوار اور پیشگی ششماہی پانچ روپیہ اور نہ ۸ روپیہ سالانہ جس صاحب کو خریداری اوسکی منظور ہو تو درخواست بنام سید جمیل الدین خان مالک و مہتمم صادق الاخبار محلہ جمیل پورہ عرف چوڑی والان بھیجکر طلب فرماویں اور مضمون رفاہ عام مفت چھپتا ہی اور رفاہ خاص مطبوعہ دو آنہ رائج کو چاہی کہ اپنی مہر یا دستخط بنقش تمام تحریر کر کر مقام بود و باش بے راہ نوازش ارسال فرماویں

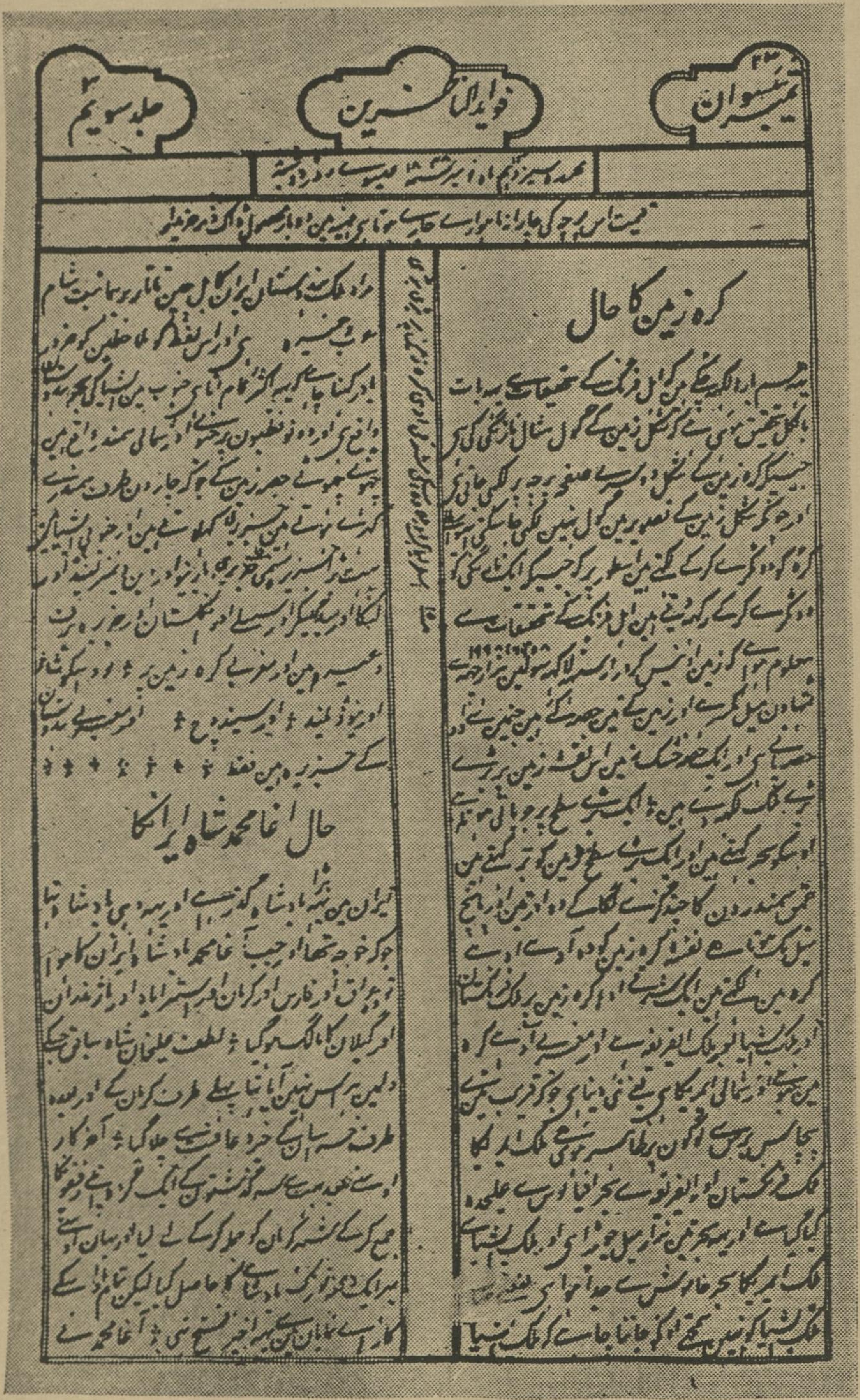
ہزار شکر اور لاکھ احسان ایزد منان کی کہ روز مبارک عید قربان شریران بداین اور مفسدان معاندین دین یعنے فریب فرنگیان بی دین سے بخیریت گذرا اور ہنود و اہل اسلام بیچ اوسکے پابت گاؤکشی کسیطرح کا جھگڑا نہوا دونوں گروہ آپس میں بجو شیر و شکر ملی رہے یہہ سب نتیجہ اقبال ہماری شہنشاہ دین پناہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ اور حسن تدبیر سے سقراط دوران دلقراط دوران نعمان عصر جالینوس دہر احترام الدولہ بہادر خلف حکیم محمد احسن اللہ خان وزیر اعظم اس سلطنت کا ہی کہ بلا مبالغہ ان کی ذات بابرکات پر جامع جامعیت قطع کیا ہی ذراع کا کیا مرتبہ مدح ایسے معدود کی لکھ سکتے مگر جب خود دیا ہو تو البتہ ... کر سکی

اشتہار شکر

ذائقہ چشان قند و نبات پر واضح ہو کہ کئی سو من شکر سرخ کہ ہم پیلو شکر ... نی روپیہ ... اکبھی بنوالیکو سکان ... عالم خان ... شاہ ...

زر مسلہ شائقین و الاتبار صادق الاخبار

| | |
|---|---|
| مرشد زادہ آفاق جناب صاحب عالم میرزا محمد ضیاء الدین صاحب بہادر دام اقبالہ | ۱۰ عدد |
| جناب شیخ محمد صدر الدین خان بہادر | ۱۰ عدد |
| جناب شیخ محمد فیض اللہ خان بہادر | ۱۰ عدد |



نمبر ۲۳ | فوائد الناظرین | جلد سوم ۳

[illegible]

قیمت اس پرچہ کی چار آنہ ماہوار [illegible]

## کرہ زمین کا حال

یہ رسم اب انگریزی میں کہ اہل فرنگ کے تحقیقات سے یہ بات
بالکل تحقیق ہو گئی ہے کہ شکل زمین کی گول مثال نارنگی کی ہے
جیسے کہ کرہ زمین کی شکل دوسرے صفحہ پر لکھی جاتی ہے
اور چونکہ شکل زمین کی تصویر میں گول نہیں لکھی جا سکتی
کرہ کو دو ٹکڑے کر کے لکھتے ہیں سطح پر جیسے کہ ایک نارنگی کو
دو ٹکڑے کر کے رکھ دیتے ہیں اہل فرنگ کے تحقیقات سے
[illegible]

مراد ملک ہندوستان ایران کابل چین تاتار و مابین شام
[illegible]

## حال آغا محمد شاہ ایرانکا

ایران میں یہ بادشاہ کہ جس کا ذکر ہے بڑا بادشاہ تھا
[illegible]



دہلی ماہ مارچ

جلد ا اکتیسوین بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۵۰ع

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی

قیمت اس رسالہ کی ایک روپیہ جاری ہوتا ہے مہینہ مین ایکبار محصول ڈاک بذمہ خریدار

Mohibi Hind or Monthly Oordoo Magazine By

محب ہند

Ramchundra 1st Teacher of European Science in the Delhi College.

Table of Contents

1st Travels of Yousuf Khan.

2d History of China.

3d Urdoo Poetry

فہرست مضامین رسالہ ہذا

(۱) بقیہ حال سفر یوسف خان کمبل پوش کا انگلستان مین

(۲) تاریخ ملک چین

(۳) قصہ فسانہ عشاق تصنیف مرزا محمد مسمی سلطان فتح الملک بہادر دام اقبالہ

رامچندر مدرس علوم انگریزی مدرسہ دہلی کی اہتمام سے مطبع العلوم دہلی مین مطبوع ہوا

پہلی ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۶ نجیب ہند جلد ششم

یہہ تصویر شہنشاہ محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی ہی اور انکی سلطنت کا حال رسالہ گذشتہ میں لکھا گیا ہے ؛



# The Musharah

## Assembly of the poets

One of the most amusing entertainments of the natives of the principal towns of the Upper Provinces and particularly those of Delhi is the Musharah or the assembly of the poets. Any gentleman who is either himself a poet (which is generally the case) or a great lover of poetry can establish a poetical meetings - This person is called the Meer Musharah or the principal person of the assembly of the poets - In order to call this assembly the Meer Musharah sends very polite letters to the principal poets of the town inviting them to the Musharah and requesting them to bring with them their poetical compositions - He also sends them a verse called the Turah according to the rhyme

محب ہند کے انگریزی حصے کا ایک صفحہ



صحبتِ ہند میں مشاعرے کی ایک قلمی تصویر

# کوہ نور لاہور

نمبر ۵۰ مطبوعہ ۲۴ جون ۱۸۵۱ء روز سہ شنبہ

یہ اخبار ہفتہ مین دوبار ہر سہ شنبہ اور شنبہ کو چھاپا جاتا ہی قیمت اسکی بصیغہ ماہواری ۸ اور پیشگی یکسالہ التمام ۔۔۔ اور بصیغہ مابعد سالتمام ۔۔۔

اگر کوئی صاحب کوئی اشتہار یا مضمون چھپوا دین گے تو فی سطر ۲ اور ۶ سطر سے کم کے ۸ لئے جاوین گے

## انتخاب گورنمنٹ گزٹ آگرہ

### احکام

عدالت دیوانی صدر ممالک مغربی ۲ جون ۱۸۵۱ء

### سرکلر نمبر ۱۸۴

حاکمان دیوانی ممالک مغربی کمو بالکیم حسب ارشاد حکام کے آپ کو اسبات کی اطلاع دیجاتی ہے کہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۴۶ء کے دفعہ ۸ جسمین اسبات کا حکم ہے کہ روز نیلام کے کم سے کم ۳۰ روز پیشتر اشتہار جاری کیا جاوی صرف اس اشتہار سی متعلق ہی جو بتعین روز نیلام پہلی جاری کیا جاوی نہ اس حالت مین جبکہ بحکم عدالت دیوانی یا اور وجہ

سے نیلام میعاد معین تک ملتوی ہو کر مکرر جاری ہووے ✣

دفعہ ۳ بموجب احکام دفعہ ۱۳ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۵ء جو بموجب نمبر ۶ ان قانون کے ہو تجویز حکام حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۶ء منضبط ہو کر ان معاملات نیلام نے جو ایکٹ آخر الذکر کے مطابق عمل مین لائے متعلق کیا گیا ہے اگر ان وجوہ مین سے جو دفعہ مذکور مین مندرج ہین کسی وجہ سے نیلام کو ملتوی کرنا پڑے تو جایز ہی کہ التوا روز مرہ عمل مین آوے

دفعہ ۳ ان ملتویات کی بابت جنکی میعاد زیادہ ہو حکام کے تجویز سے ہر فیصلہ مین

THE AFTA BHIND

# آفتاب ہند

PUBLISHED EVERY THURSDAY.

جلد ۲ مطبوعہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء نمبر ۱۱

## اشتہار آفتاب ہند

شہر بنارس محلہ کہا اگہہات بمکان بابو کالی ناتہہ بابو لی عرف راجا بابو کے مطبع کاشی پرلیس میں اخبار ہذا اور اخبار بنگلہ طبع ہوتا ہے جس صاحب کو لینے کی خواہش ہو مہتمم اخبار کو مطلع فرماویں تو اونکی خدمت میں ارسال کیا جاویگا معہذا جس صاحب کو کوئی خبر یا راے اخبار ہذا میں لکہنی منظور نظر ہو تو راقم اخبار کے پاس تحریر فرماکے مرحمت کریں بلا اجرت بے درج اخبار کیجاویگی مگر اشتہارات چہاپنے کی اجرت فی سطر ایک آنہ لیجاویگی اور جس صاحب کو کوئی کتاب یا جو کچہہ بالفعل بخط بنگلہ و فارسی و ناگری و انگریزی میں چہاپنا منظور خاطر ہو تو مہتمم اخبار کے پاس بہیجدیں بہ نسبت مطبع ہاے دیگر اس شہر کے بکفایت تمام اور صاف چہاپی جاویگی ۔۔

## تواریخ ہند

تتمہ ذکر زبدہ صوبہ اودہ

نواب وزیر الملک شجاع الدولہ بہادر کی عہد دولت میں جو ہری بیگم کے متصل باقر خان نے ایک امام بارہ بنایا اور دونوں جہانیں خاں بہادر اور تہابا خان مرحوم مغل ولایت زادہ عمدہ روزگار ۔ ۔ ۔ ہی موسوار مغل وغیرہ اونکے رسالے میں تہے اب آغا فتح علی خلف الصدق اونکا قبضہ جات ہے لیکن محض بیکار و نکالیف میں گرفتار مگر مکان مسطور پر قابض ہے ایک موضع بہی اوس مبارک جاود کے اخراجات کے لیے نواب آصف الدولہ بہادر نے دیا تہا لیکن بیس دو برس کے ہلکاروں نے کسی حیلہ سے ضبط کر لیا عوض بہ محض جاود فی الواقع



ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ کہ منظومہ مقدمۃ الصلوٰۃ تصنیف علامہ شرف الدین بخاری مشہور بہ

مع خلاصہ شرح اختیار بن غیاث الدین الحسینی رحمہما اللہ تعالیٰ

در مطبع مصطفائی محمد مصطفیٰ خان طبع نمود


ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ



The first Eight Chapters from Herschel's Astronomy, the 12th Chapter from Bonnycastle's Astronomy and the Supplement from the Encyclopaedia Britannica, Translated

by

Pundit Ajoodiapershad,

Teacher of European Sciences,

Dehli College

And the 9th and 10th Chapters from Herschel's Astronomy & the 11th Chapter from Airy's Gravitation Translated

by

Ramchunder

Teacher of European Sciences,

Dehli College,

1848

ترجمہ اول آٹھہ باب کا ہرشل صاحبکی علم ہیئت سے اور بارہوین باب کا بونی کیسل صاحبکی علم ہیئت سے

اور تتمہ کا انسایکلوپیڈیا برٹینیکا سے پنڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی نے کیا اور ترجمہ

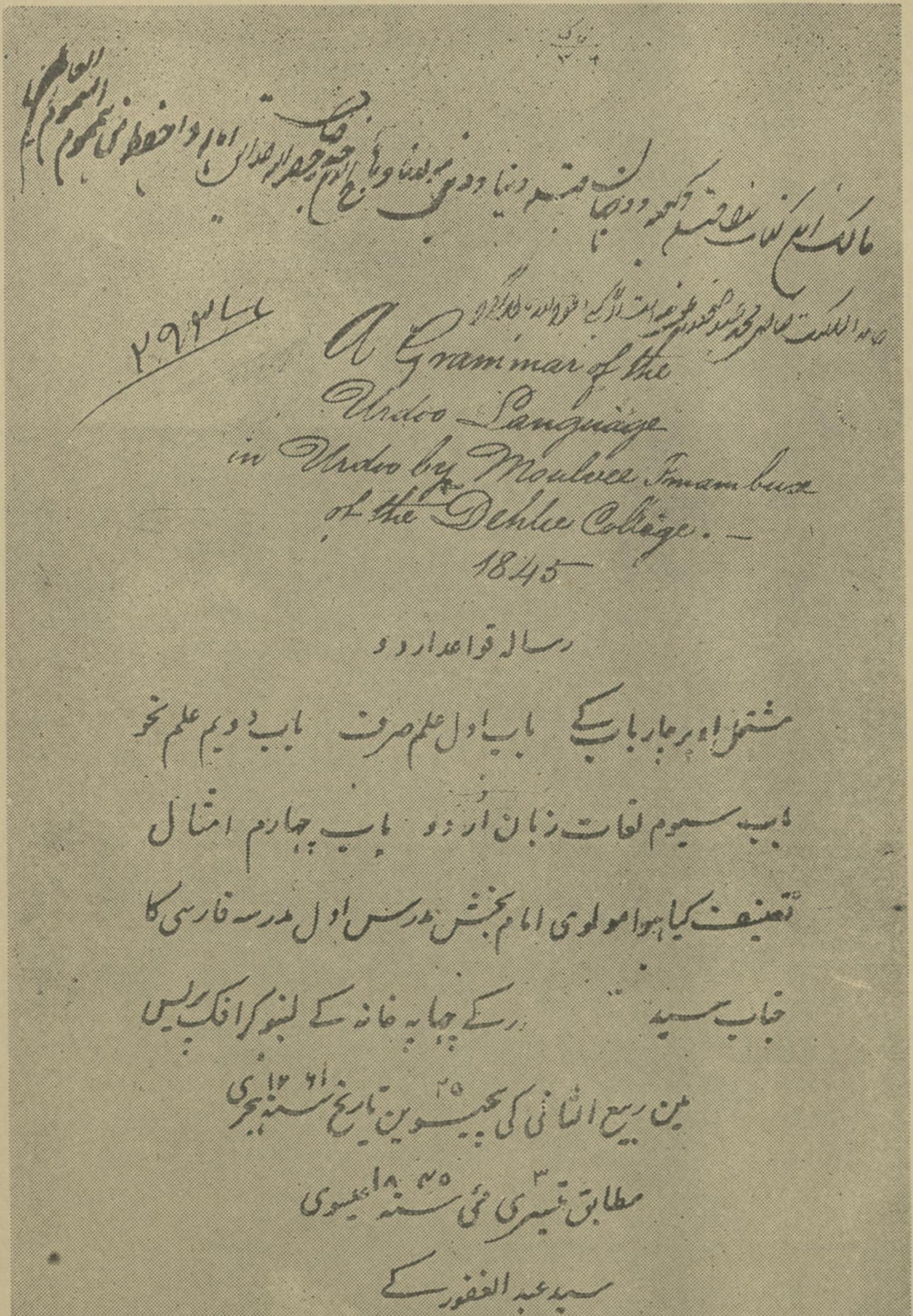
نوین اور دسوین باب کا ہرشل صاحب کی علم ہیئت سے اور گیارہوین باب کا ایری صاحب

کی رسالہ کشش سے رامچندر مدرس علوم انگریزی نے کیا

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر و پبلشر دہلی اُردو اخبار پریس واقع مکان متعلقہ امام بارہ متوفیہ

مولوی محمد باقر صاحب علاقہ گذر اعتقاد خان مین چھاپہ ہوا

۱۸۴۸ء



A Grammar of the Urdoo Language in Urdoo by Moulvee Imambux of the Dehlee College. —
1845

رسالہ قواعد اردو

مشتمل اوپر چار باب کے باب اول علم صرف باب دویم علم نحو

باب سیوم لغات زبان اردو باب چہارم امثال

تصنیف کیا ہوا مولوی امام بخش مدرس اول مدرسہ فارسی کا

جناب سید [illegible] کے چھاپہ خانہ سے لتھوگرافک پریس

مین ربیع الثانی کی پچیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ ہجری

مطابق تیسری مئی سنہ ۱۸۴۵ عیسوی

سید عبد الغفور کے

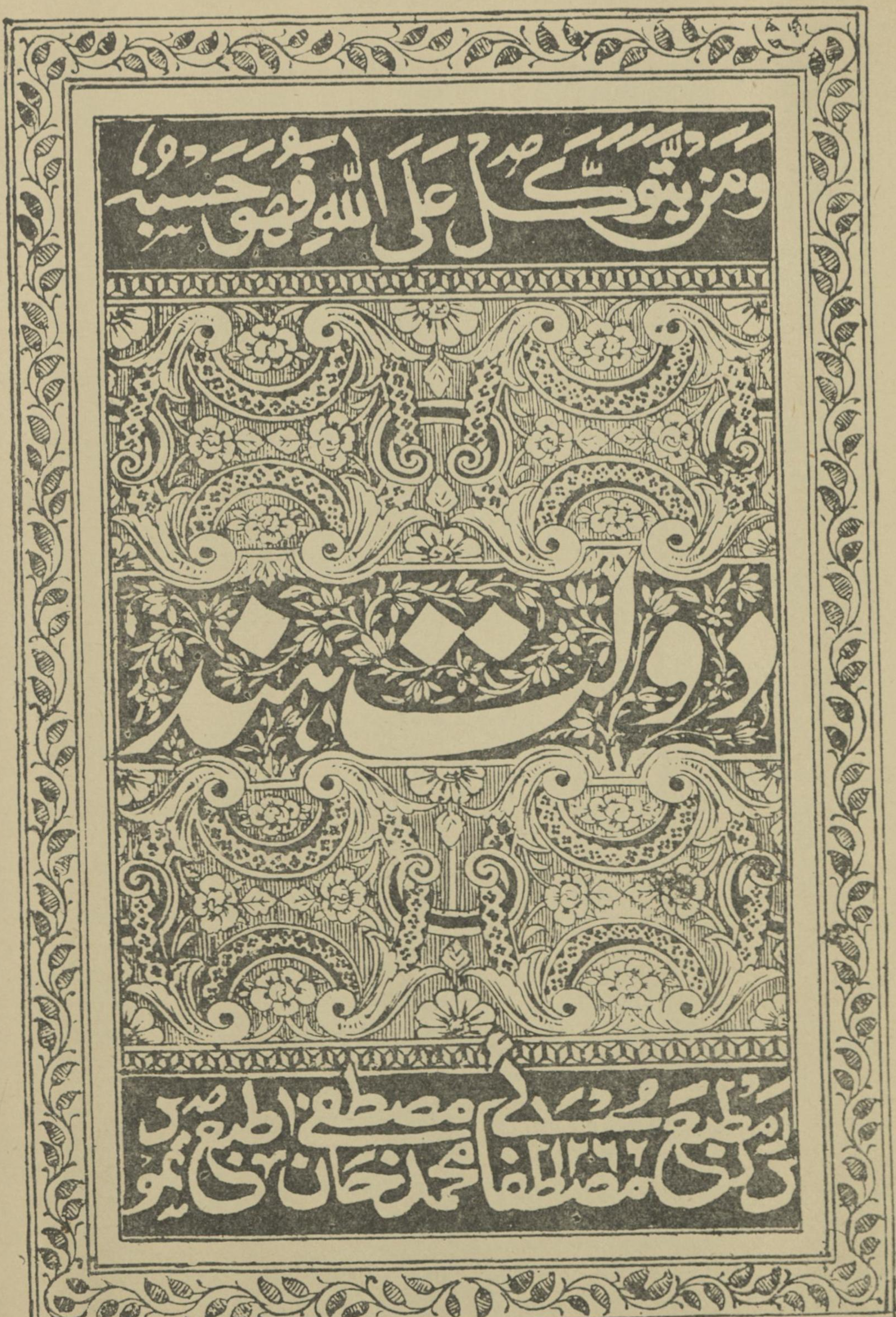
اہتمام سے چھپا

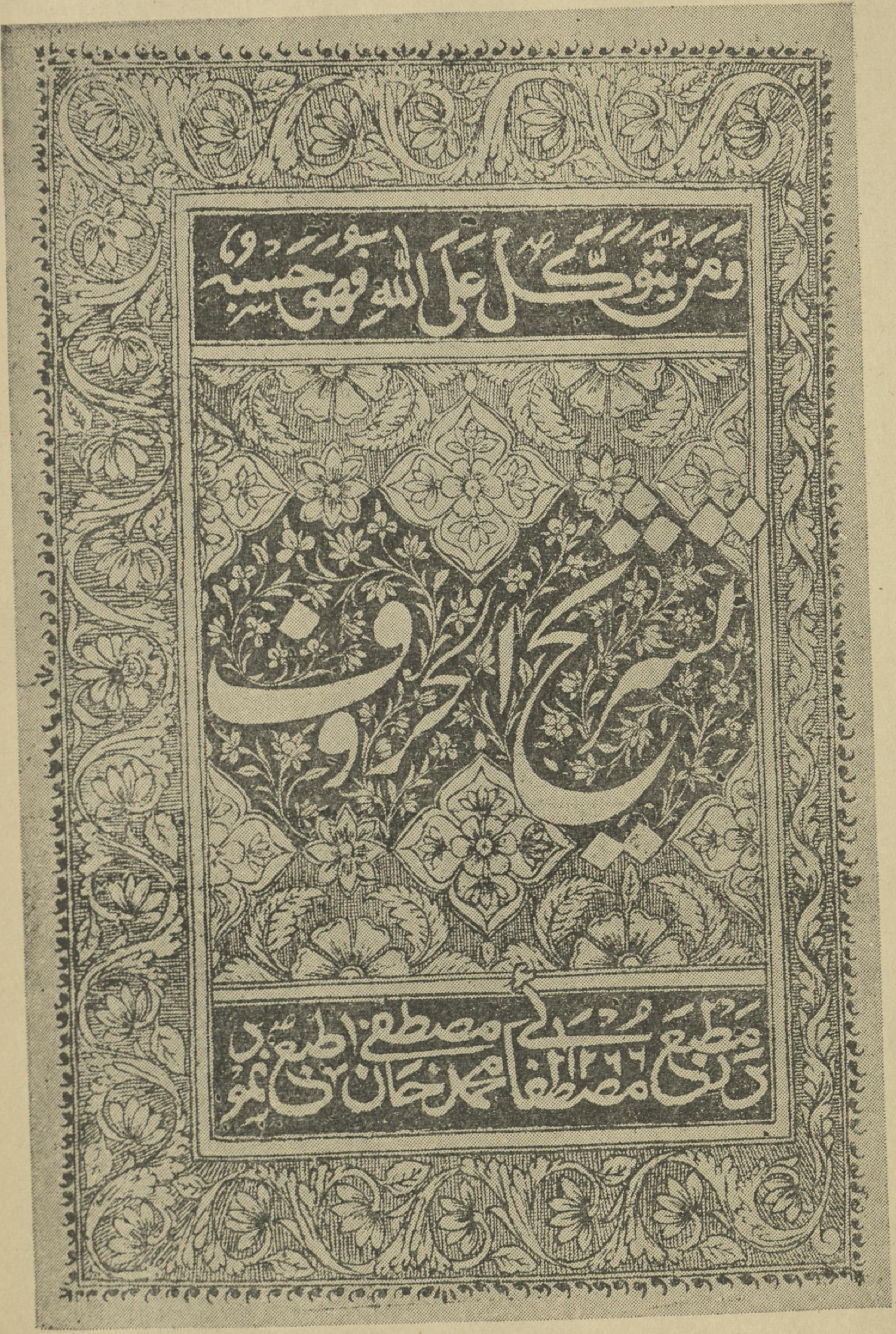
A Grammar of the
Urdoo Language
Urdoo by Moulvee
Imambux of the
Dehlee College
1849

# رسالہ قواعد اردو

مشتمل اوپر چار باب کے باب اول علم صرف مین ✣ باب دویم علم نحو مین ✣ باب سوم
لغات زبان اردو مین ✣ باب چہارم امثال ہندی مین تالیف کیا ہوا مولوی امام بخش
صاحب مدرس اول مدرسہ فارسی کا

باہتمام سید اشرف علی واسطے مطبع العلوم واقع دہلی گذر کشمیری دروازہ مین چھاپا سنہ ۱۸۴۹ع


ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
دولت ہند
مطبع مصطفائی ۱۲۶۶
محمد خان
طبع


ومن يتوكل على الله فهو حسبه



فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

حسب الحکم مہتمم مطبع کثیر المنافع المسمی بسلطان المطابع

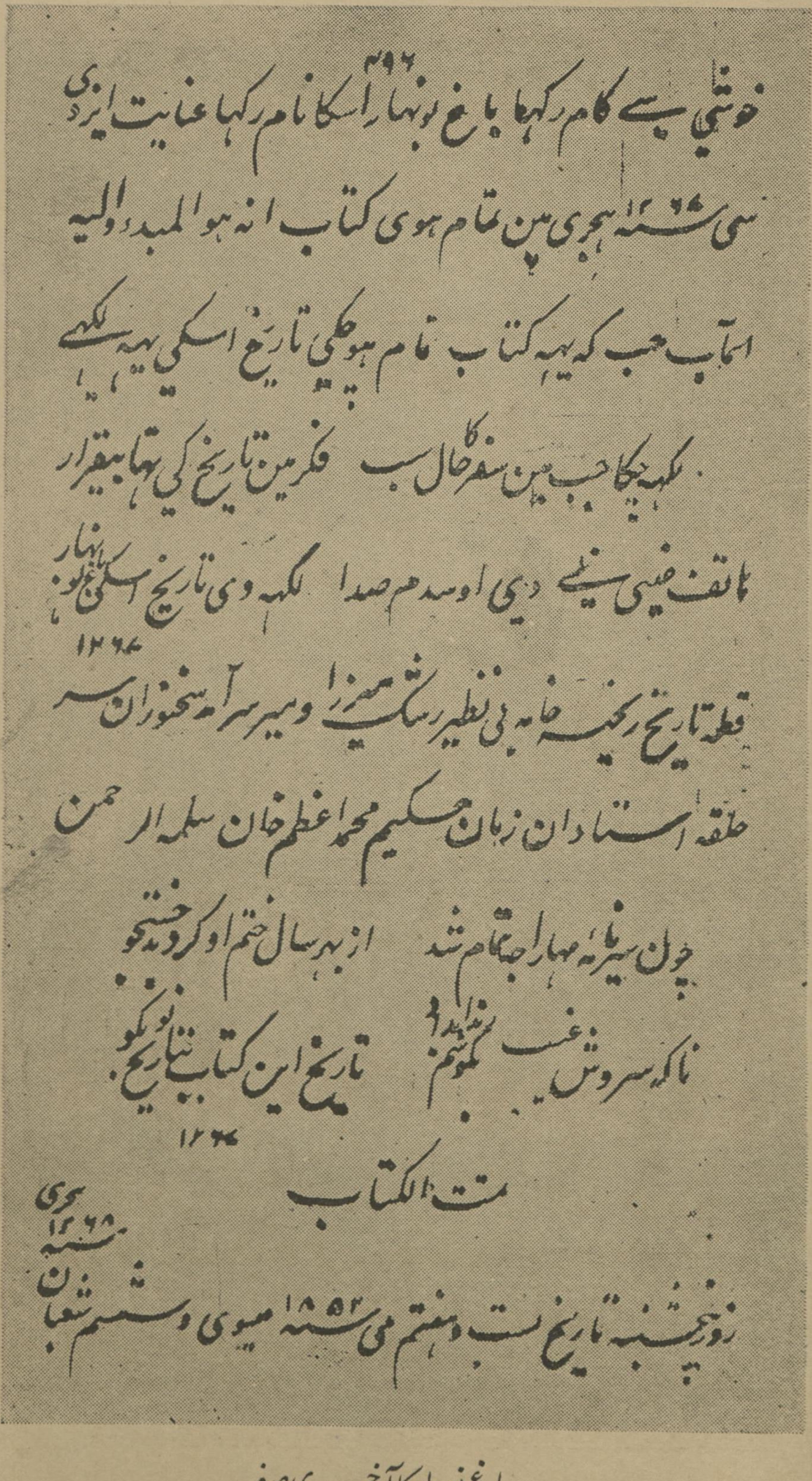
نسخۂ الامامیہ

باہتمام داروغہ شیخ مدد علی در کلان کوٹھے

بفرمائش میر محمد حسین در کارخانہ محمد بخش طبع شد

بفضلہ سبحانہ

این رسالہ عجیبہ مسمی بباغ
نوبہار در مطبع مہاراجہ
ہلکر بہادر مطبوع گردید



۴۹۶

خوشی سے کام رکھا باغ نوبہار اسکا نام رکھا عنایت ایزدی

سے ۱۲۶۸ھ ہجری مین تمام ہوی کتاب انہ ہو المبدء والیہ

المآب جب کہ یہہ کتاب تمام ہو چکی تاریخ اسکی یہہ لکھی

لکھہ چکا جب مین سفر کا حال سب    فکر مین تاریخ کی تہا بیقرار

ہاتف غیبی نے دی اوسدم صدا    لکھہ دی تاریخ اسکی باغ نوبہار

۱۲۶۸

قطعہ تاریخ ریختہ خامہ بی نظیر رشک میرزا و میر سر آمد سخنوران سر

حلقہ استادان زبان حکیم محمد اعظم خان سلمہ الرحمن

چون سیر نامہ مہاراجہ تمام شد    از بہر سال ختم او کردند جستجو

ہاتف سروش غیب بگوشم رسانید و    تاریخ این کتاب بتاریخ نو نکو

۱۲۶۸

تمت الکتاب

روز پنجشنبہ تاریخ بست ہفتم می سنہ ۱۸۵۲ میوی و ششم شعبان سنہ ۱۲۶۸ ہجری

باغ نو بہار کا آخری صفحہ


ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه

گلستان مسرت

حدائق المعانی

# منتخب الجنایات

باستثناء منسوخات سنہ ۱۸۰۳ء سے سنہ ۱۸۵۰ء تک

سنہ ۱۸۵۱ء مین تکمیل پا کے

باہتمام حقیر علی حسین باعانت جناب مولوی وجیہ الزمان

صاحب سررشتہ دار سابق صدر نظامت کے واقع سنہ ۱۸۵۲ء مطبع محمدی مین

چہاپی گئی من مقام آگرہ


ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
راہ نجات


ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

نصائح لطیفہ

مطبع مصطفائی واقع کانپور مطبوع گردید


ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

# اخبارات و رسائل کا اشاریہ

(جن اخبارات و رسائل کے نام عربی رسم خط میں لکھے گئے ہیں، وہ حواشی میں ملیں گے)

# اشخاص کا اشاریہ

(جن افراد کے نام عربی رسم خط میں لکھے گئے ہیں، ان کا ذکر حواشی میں کیا گیا ہے)

# مطابع کا اشاریہ

# مطبوعات کا اشاریہ

(جن کتابوں کے نام عربی رسم خط میں لکھے گئے ہیں، وہ حواشی میں ملیں گے)

# مقامات کا اشاریہ

(جن مقامات کے نام عربی رسم خط میں لکھے گئے ہیں، وہ حواشی میں ملیں گے)